دیوانِ آبرو

مُرتّبہ

ڈاکٹر محمّد حسن

ترقی اردو بیورو نئی دہلی

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

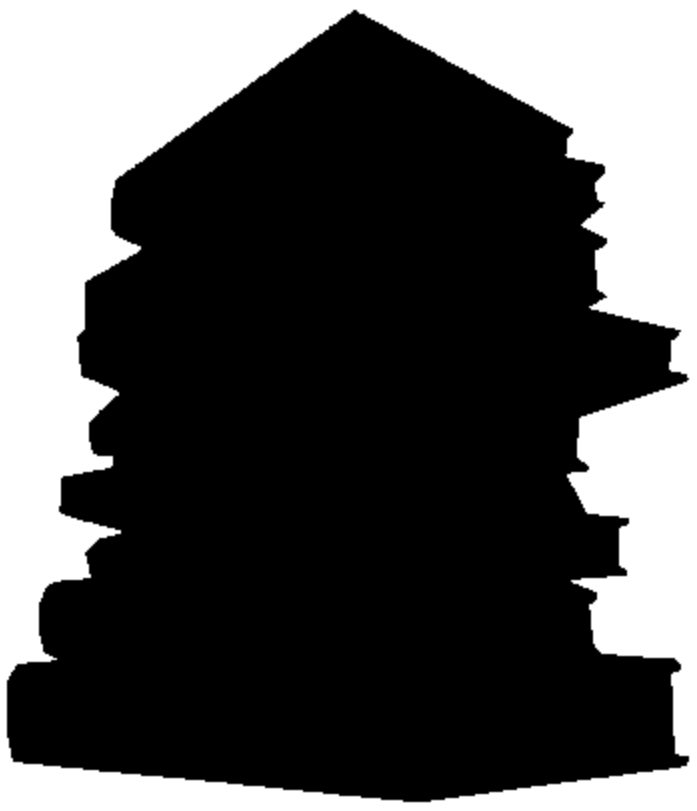

Marfat.com

Marfat.com

دیوانِ آبرو

مُرتّبہ

ڈاکٹر محمّد حسن

ترقی اردو بیورو نئی دہلی

Marfat.com

D E A N-S-A A 3 4 0

Edited By

Prof Mohd Hasan

130201

سنہ اشاعت . 1990 — 1911 شک

© ترقی اردو بیورو، نئی دہلی

پہلا اڈیشن، 2000

قیمت : 25/-

سلسلۂ مطبوعات ترقی اردو بیورو 636

کتاب کا کوئی حصہ دفتر سے تحریری اجازت حاصل کیے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

ناشر، ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8 آر کے پورم نئی دہلی-110066

طابع، جے۔ کے آفسٹ پرنٹرز۔ دہلی

Marfat.com

پیش لفظ

ھندوستان میں اردو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لیے ترقی اردو بیورو (بورڈ) قائم کیا گیا۔ اردو کے لیے کام کرنے والا یہ ملک کا سب سے بڑا ادارہ ھے جو دو دھائیوں سے مسلسل مختلف جہات میں اپنے خاص خاص منصوبوں کے ذریعہ سرگرم عمل ھے۔ اس ادارہ سے مختلف جدید اور مشرقی علوم پر مشتمل کتابیں خاصی تعداد میں سماجی ترقی، معاشی حصول، عصری تعلیمی اور معاشرہ کی دوسری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے شائع کی گئی ھیں جن میں اردو کے کئی ادبی شاھکار، بنیادی متن، قلمی اور مطبوعہ کتابوں کی وضاحتی فہرستیں تکنیکی اور سائنسی علوم کی کتابیں، جغرافیہ، تاریخ، سماجیات، سیاسیات، تجارت، زراعت، لسانیات، قانون، طب اور علوم کے کئی دوسرے شعبوں سے متعلق کتابیں شامل ھیں۔ بیورو کے اشاعتی پروگرام کے تحت شائع ھونے والی کتابوں کی افادیت اور اھمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ھے کہ مختصر عرصہ میں بعض کتابوں کے دوسرے تیسرے ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت پڑتی ھے۔ ترقی اردو بیورو نے اپنے منصوبوں میں کتابوں کی اشاعت کو خاص اھمیت دی ھے۔ کیونکہ کتابیں علم کا سرچشمہ رھی ھیں اور بغیر علم کے انسانی تہذیب کے ارتقاء کی تاریخ مکمل نہیں تصور کی جاتی۔ جدید معاشرے میں کتابوں کی اھمیت مُسلّم ھے۔ بیورو کے اشاعتی منصوبہ میں اردو انسائیکلوپیڈیا، ذولسانی اور اردو۔ اردو لغات بھی شامل ھیں۔

Marfat.com

ہمارے قارئین کا خیال ہے کہ بیورو کی کتابوں کا معیار اعلا پائے کا ہوتا ہے اور وہ ان کی ضرورتوں کو کامیابی کے ساتھ پورا کررہی ہیں۔ قارئین کی سہولتوں کا مزید خیال کرتے ہوئے کتابوں کی قیمت بہت کم رکھی جاتی ہے تاکہ کتاب زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچے اور وہ اس بیش بہا علمی خزانہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہوسکیں۔

یہ کتاب بھی بیورو کے اشاعتی پروگرام کی ایک کڑی ہے۔ امید ہے کہ آپ کے علمی ادبی ذوق کے تسکین کا باعث بنے گی اور آپ کی ضرورت کو پورا کرے گی۔

ڈاکٹر فہمیدہ بیگم
ڈائرکٹر ترقی اردو بیورو

Marfat.com

فہرست مضامین

1.	تعارف	8
2.	دیباچہ	9
3.	اولیت کا مسئلہ	13
4.	طرزِ کلام	21
5.	لسانی اہمیت	36
6.	مختصر کتابیات	46
7.	کچھ املا کے متعلق	47
8.	دیباچہ طبع سوم نام اور حالاتِ زندگی۔ آبرو کا دور۔ لسانی اہمیت۔ طرزِ کلام	49
9.	دیوانِ آبرو	75
10	واسوخت	288
11	ترجیع بند	292
12	مثنوی در موعظہ آرائش معشوق	298
13	مرثیہ آبرو	309
14	متفرقات مستزاد، تضمین، مخمس، ترجیع بند، مثنوی	317
15	فرہنگ دیوان آبرو	399

Marfat.com

تعارف

آبرو شمالی ہند میں اُردو کے پہلے شاعروں میں ہیں۔ ان کا کلام شمالی ہند کی اُردو شاعری کی اوّلین یادگاروں میں سے ہے فائز کا جو کلام اب تک دستیاب ہوا ہے وہ ۱۱۴۳ھ ہجری میں نظرِ ثانی کے بعد مرتب ہوا ہے حاتم کا قدیم دیوان نایاب ہے اور ان کا "دیوان زادہ" بہت بعد میں مرتب ہوا۔ آبرو کا انتقال ۱۱۴۶ھ ہجری میں ہوا اور ان کا دیوان اپنے دور کی عکاسی کے اعتبار سے صحیح معنوں میں گویا مرقعِ دہلی ہے۔ یہ تاریخی یادگار ادبی اور جمالیاتی کیف سے بھی خالی نہیں ہے۔

کلیاتِ آبرو کے چھ مخطوطے اس وقت تک دریافت ہو چکے ہیں۔ ایک خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے دو حیدرآباد میں۔ تیسرا پٹیالہ میں چوتھا کنگز کالج کیمبرج کی لائبریری انگلستان میں موجود ہے۔ پانچواں فورٹ ولیم کالج کا نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی لائبریری میں ہے اور چھٹا مولانا عبدالحق کے ذاتی کتب خانے کا ہے جو اب انجمن ترقی اُردو پاکستان کراچی کی ملکیت ہے۔ ان مخطوطات کی فراہمی کے سلسلے میں ڈاکٹر مشفق خواجہ اور ڈاکٹر مسعود حسین خاں کا شکریہ واجب ہے۔

محمد حسن

پروفیسر اردو
جواہر لعل نہرو یونی ورسٹی
نئی دلی ۶۷

Marfat.com

دیباچہ

ادبی شہرت اور ناموری پُراسرار طلسم سے کم نہیں، کبھی غالب کے اُردو کلام کی بنا پر شہرت کا قصرِ اعلیٰ تعمیر ہوتا ہے جسے زندگی بھر شاعر 'بے رنگ من است' سے تعبیر کرتا رہا۔ کبھی جوہر قابل کو وقت کی گرد اس طرح دھندلاتی ہے کہ اس کا نشان تک باقی نہیں رہتا ادبی تاریخ دراصل ہر دور کے بدلتے ہوئے مذاقِ سلیم کا آئینہ دار ہوتی ہے یہ بھی ہوتا ہے کہ روایت کا محل جن بنیادوں پر چنا جاتا ہے اکثر ان کو فراموش کر دیا جاتا ہے جن کا خون اور پسینہ اس کی بنیاد میں صرف ہوتا ہے جو کسی طرزِ نو کی داغ بیل ڈالتے ہیں اور خونِ جگر سے نقش و نگار بناتے ہیں آگے آنے والے ان کے چراغوں سے اپنی مشعلیں روشن کرتے ہیں اور ان مشعلوں کی روشنی میں چراغوں کی لویں دھندلا جاتی ہیں اور پھر عالی شان عمارتوں کی توصیف کرنے والی نگاہیں پلٹ کر ان ابتدائی روشنیوں کو فراموش کر دیتی ہیں، جنھوں نے ابتداؤں کو ممکن بنایا تھا۔

اردو شاعری کا قصر بھی ایسے لاتعداد ابتدائی نقوش کی بنیاد پر تعمیر ہوا ہے۔ ہمارے بزرگوں میں کتنی ایسے جیالے گذرے ہیں جنھوں نے طرزِ نو اور آئینِ تازہ کی دریافت میں جگر خون کیا ہے۔ ادبی تاریخ نے ان کا نام ادبی زبان سے لیا اور ان کے نام ایسے فراموش کر دیے گئے کہ ان کی داستان بھی داستانوں میں نہ رہی، ان کا کلام طاقِ نسیاں کی زینت ہوا اور ہمارے ادیبوں کی یاد اللہ بھی دور ہی کی رہی نجم الدین

Marfat.com

شاہ مبارک آبرو (متوفی ۱۱۴۶ھ) کا حال عبرتناک ہے۔ ہر مورخِ ادب نے ان کا نام لیا ہے بعض نے چند سطریں ان کے لیے وقف بھی کی ہیں۔ قدیم تذکرہ نویسوں میں سے اکثر نے ان کی اولیّت کا اعتراف کیا ہے۔ حاتم کے حوالے سے مصحفی نے لکھا ہے کہ

"محمد شاہی میں ولی کا دیوان دلی آیا اور اس کے اشعار خورد و بزرگ کی زبان پر جاری ہوئے تو جن شعرا نے سب سے پہلے اپنے ہندی کلام کی بنیاد ایہام گوئی پر رکھی ان میں ناجی مضمون اور آبرو تھے۔ حاتم دیوان زادے کے دیباچے میں اپنی شاعری کی ابتدا ۱۰۲۸ھ قرار دیتے ہیں اور اپنے معاصرین میں شاہ مبارک آبرو، شرف الدین مضمون، شیخ احسن اللہ، شاکر ناجی، غلام مصطفےٰ یکرنگ اور مرزا جان جاناں مظہر کے نام لیتے ہیں بعض تذکرہ نویس یہاں تک کہتے ہیں کہ ان شعرا سے قبل دلی میں اردو شعر و شاعری کا چرچا نہ تھا لیکن آبرو کا دیوان ابھی تک گمنامی میں پڑا رہا اور اس کے شاعرانہ خصوصیات پر توجہ نہ کی گئی۔ بعض تذکروں کے بیانات مولانا حسرت موہانی کا انتخاب اور دو مضامین کے علاوہ ان کے باب میں اور کوئی اہم تحریر نہیں ملتی۔

حالات زندگی

آبرو کے حالات زندگی کے بارے میں ہماری معلومات ناقص ہیں۔ ان کا نام نجم الدین تھا عرف شاہ مبارک آبرو تخلص تھا مشہور صوفی بزرگ محمد غوث گوالیاری کے پوتے تھے نامور فارسی دان اور عالم خان آرزو کے رشتے دار اور شاگرد تھے۔ گوالیار میں پیدا ہوئے سنہ پیدائش غالباً ۱۰۹۵ کے لگ بھگ تھا ملازمت شاہی کے سلسلے سے وابستہ رہے اور غالباً اسی سلسلے میں فتح علی گردیزی صاحب تذکرہ گردیزی کے والد کی رفاقت میں

۱-۲۔ صرف تاریخ محمدی میں ان کا نام شاہ مبارک اللہ اور کریم الدین کے تذکرے میں نجم الدین علی خان ملتا ہے

۳-۴۔ مجمع النفائس نسخہ رام پور ص ۵۷۹ بحوالہ کلب علی خان فائق (اورینٹیل کالج میگزین، لاہور مئی ۱۹۶۰ء)

۵۔ مقالہ جناب قاضی عبدالودود، معاصر پٹنہ دور اول

۶-۷۔ یہ معلومات تذکرہ گردیزی، مجموعۂ نغز، مخزن نکات اور خوش معرکۂ زیبا سے حاصل کی گئی ہیں۔

Marfat.com

نارنول میں بھی رہے دہلی آئے اور عہد محمد شاہی میں" درویش منشی اور مشرب قلندر" مشہور تھے خانِ آرزو نے ۱۱۴۳ ہجری کے لگ بھگ نسبتی کے دیوان کا انتخاب کیا تھا اسے آبرو نے مستعار لیا تھا ۱۱۴۶ھ میں دہلی میں انتقال ہوا تاریخ ۲۴ رجب تھی اور ان کی قبر دلی میں مزارِ سید حسن رسول نما کے نزدیک ہے۔ بعض تذکرہ نویس ان اطلاعات میں اضافہ کرتے ہیں تو ان کے جملے اور وضع قطع کے بارے میں چند جملے نقل کر دیتے ہیں۔ "شخصے بود یک چشم و بارش و عصا" اور ان کی یک چشمی دوستوں میں جملے بازی کا موضوع بنتی رہی۔ چنانچہ قائم نے مخزنِ نکات میں بے نوا کے حال میں یہ واقعہ نقل کیا ہے:۔

"محمد شاہ کے ابتدائی ایامِ حکومت میں دہلی آیا اور ہر ایک سے ملاقات کی ایک دن مشاعرہ کی محفل میں گیا۔ میاں شاہ مبارک آبرو نے دیکھا، لیکن مزاج پرسی نہ کی کچھ دیر بعد جب بے نوا سے مخاطب ہوئے تو بے نوا نے کہا کہ میاں آبرو صاحب آپ مخلصوں کے احوال سے اس قدر تغافل کرتے ہیں جیسے آپ کی آنکھ میں ہماری جگہ ہی نہیں: چونکہ آبرو یک چشم تھے اس لیے یہ لطیفہ برمحل تھا حاضرین مجلس ہنس پڑے۔"

قائم نے ایک اور واقعہ لکھا ہے کہ آبرو کے اس شعر کی تعریف میں کہا کہ "کانے نے کیا اندھا شعر کہا ہے:

تمھارے لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے کس طرح کی ہے کدھر ہے

سعادت خان ناصر نے خوش معرکۂ زیبا میں مرزا مظہر جان جاناں لکھا ہے اور آبرو میں مکابرہ ہو یہ بیت اس کی مذمت میں مظہر نے کہی:

آبرو کی آنکھ میں اک گانٹھ ہے
آبرو سب شاعروں کی ۔ ۔ ۔ ۔ ہے

جواب آبرو:

جب ستی ست پر چڑھے تو پان کھانا رسم ہے
آبرو جگ میں رہے تو جان جانا پشم ہے

۸۔ ایضاً

Marfat.com

اس کے علاوہ بعض تذکرہ نویسوں نے آبرو کی حسن پرستی اور عاشق مزاجی کا ذکر کیا ہے۔ قائم لکھتے ہیں کہ "حسن پرستی میں بڑی شہرت تھی چنانچہ حسینوں کی آرائش کے سلسلے میں ڈیڑھ سو اشعار کی مثنوی بھی لکھی ہے۔" قاسم مجموعۂ نغز میں لکھتے ہیں کہ "میر مکھن پاک باز تخلص سے جو سید شاہ کمال بخاری کے بیٹے تھے دل چسپی رکھتے تھے۔ چنانچہ بعض اشعار میں اس کا اظہار بھی کیا ہے"۔ کریم الدین نے بھی اس دلی تعلق پر زور دیا ہے اور آبرو کا ایک شعر بھی نقل کیا ہے:

مکھن میاں غضب ہیں فقیروں کے حال پر
آتا ہے ان کو جوش جمالی کمال پر

Marfat.com

اوّلیت کا مسئلہ

اس مختصر سے تعارف کے بعد ان کے کلام کی تاریخی اہمیت کا سوال قابلِ غور ہے۔
دیوانِ فائز دہلوی کے دیباچے میں پروفیسر مسعود حسن رضوی لکھتے ہیں:

"حاتم ۱۱۲۸ھ سے فارسی میں شاعری کر رہے تھے مگر جب محمد شاہی عہد کے دوسرے سال یعنی ۱۱۳۲ھ میں ولی کا دیوان دہلی آیا اور ان کا کلام ہر طبقے میں مقبول ہوا تو حاتم نے ناجی، مضمون اور آبرو کے ساتھ اردو میں شعر کہنا شروع کیا۔ فائز اپنا کلیات جس میں اردو دیوان بھی شامل ہے ۱۱۲۷ھ میں مرتب کر چکے تھے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فائز کا کلیات مرتب ہو چکنے کے ایک سال بعد حاتم نے فارسی میں اور پانچ سال بعد اردو میں شعر کہنا شروع کیا۔ اس طرح حاتم اور ان کے ساتھ اردو شاعری شروع کرنے والے تمام شاعروں پر فائز کا تقدم ثابت ہے"۔

اس دلیل میں کئی باتیں قابلِ توجہ ہیں۔ حاتم کی اولیت کی بنیاد "دیوان زادے"[1] کے دیباچے میں ان کے اس بیان پر قائم کی گئی تھی:۔

"از سنہ یک ہزار و ہشت تا یک ہزار و شصت دو کہ قریب چہل سال باشد نقد

[1] دیوان زادۂ حاتم۔ مخطوطۂ رامپور (خاتمۂ کلام)

Marfat.com

عمر دریں فن صرف نمودہ۔ ۔ ۔ ۔ درشعر فارسی پیروئے مرزا صائب است و در ریختہ
ولی را استاد می داند اول کسے کہ دریں فن دیوان ترتیب نمود او بود۔ ۔ ۔ ۔
دیوانِ قدیم از بست و پنج سال در بلاد ہند مشہور دارد و بعد ترتیب آں تا امروز
کہ سنہ احد عزیز الدین عالمگیر بادشاہ شد۔ ۔ ۔ ہر رطب و یابس کہ زبان
ایں بے زبان برآمد داخل دیوان قدیم نمودہ"۔

حاتم کا دوسرا دیوان مصحفی کے حوالے سے تذکرۂ ہندی میں ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

روزے پیش فقیر نقل می کرد کہ سنہ دو یم فردوس آرام گاہ دیوانِ ولی در
شاہجہان آباد آمدہ و اشعارش بر زبان خورد و بزرگ جاری گشتہ۔ بادو کسی
کہ مرا دا زناجی و مضمون و آبرو باشد بنائے شعرِ ہندی را بہ ایہام گوئی نہادہ
داد معنی یابی و تلاش مضمون تازہ می دادیم"۔

ان دونوں بیانات میں تضاد ہے پہلے بیان کے مطابق حاتم نے شاعری ۱۰۲۸ ہجری میں شروع کی دوسرے بیان کے مطابق ۱۱۳۲ھ کے لگ بھگ پروفیسر مسعود حسن رضوی نے ان میں اس طرح تطابق پیدا کیا ہے کہ ۱۰۲۸ھ میں حاتم نے فارسی میں شعر گوئی شروع کی ہوگی اور ۱۱۳۲ھ کے لگ بھگ ریختہ میں۔ یہ استدلال حتمی نہیں خصوصاً اس وقت جبکہ دیوان زادہ کے مخطوطہ رام پور کے مطابق کم سے کم ایک غزل ایسی بھی ملتی ہے جو ۱۱۳۰ھ میں مظہر جان جاناں کی زمین "آشیاں اپنا" میں کہی گئی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اول تو اس کو تسلیم کرنے کا واضح جواز موجود نہیں کہ حاتم نے ریختہ گوئی ۱۱۳۲ھ سے قبل شروع نہیں کی تھی اور ۱۱۲۹ھ سے وہ محض فارسی میں شعر کہتے تھے دوسرے یہ کہ ۱۱۳۲ھ سے قبل اردو میں شعر کہنے کا رواج ہو چکا تھا۔

البتہ حاتم کے پہلے دیوان کی ترتیب و تدوین کی تاریخ کا تعین جب تک نہ کیا جائے اس وقت تک انھیں پہلا صاحب دیوان شاعر قرار دینا دشوار ہے حاتم اسی دیباچے میں ۱۰۶۸ھ میں لکھتے ہیں کہ دیوان قدیم ۲۵ سال سے بلاد ہند میں مشہور ہے اس حساب سے دیوان قدیم غالباً ۱۰۴۳ھ میں مرتب ہوا ہوگا جبکہ آبرو کا سالِ ولادت ۱۱۴۶ھ ہے اور یقیناً آبرو کا دیوان اس سنہ سے قبل مرتب ہو چکا تھا۔ عین ممکن ہے کہ حاتم پر اولیت آبرو

Marfat.com

کو حاصل ہو اس کا ایک ثبوت اس بات سے بھی مل سکتا ہے کہ حاتم کے دیوان زادے میں آبرو کی طرح میں تین غزلیں ملتی ہیں جو ۱۳۷ اور ۱۴۰ اور ۴۴ ان کی تصنیف ہیں اس کے علاوہ دیوان زادے کے دیباچے میں حاتم آبرو کے اشعار نقل کرتے ہیں:

و لفظ در و بر داز واو کہ فعل و حروف باشد بیش از قولِ شاہ مبارک آبرو بندہ در دیوانِ قدیم خود بداشت و معاصرینِ دیگر مثل شرف الدین مضمون و شیخ احسن اللہ و میر شاکر ناجی و غلام مصطفےٰ یک رنگ و مرزا جانجاناں مظہر وغیرہ نیز ..... داشتند ۔ شاہ آبرو ....

وقت جن کا ریختہ کی شاعری میں صرف ہے
ان سی کہتا ہوں بوجھو صرف میرا ظرف ہے
جو کہ لادے ریختہ میں فارسی کے فعل و حرف
لغو ہیں گے فعل اس کے ریختہ میں حرف ہے

اس سے ظاہر ہے کہ حاتم نے آبرو سے اثر قبول کیا۔ آبرو کا انتقال ۱۱۴۶ ہجری میں ہوا اس کا امکان ہے کہ انھوں نے اپنے انتقال سے تین چار سال قبل دیوان ترتیب دیا ہو۔ دیوانِ آبرو کے مخطوطہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے اندر جو ترقیمہ ہے اس کی عبارت یہ ہے:

"دیوانِ آبرو بتاریخ بیست و دویم ذی الحجہ ۱۵ھ بوقت سپہری تحریر یافت"

ظاہر ہے کہ اس سے مراد ۱۵ جلوس محمد شاہی ہے اس لحاظ سے یہ مخطوطہ ۱۱۴۶ھ میں لکھا گیا یہ مخطوطہ نہایت غلط سلط لکھا گیا ہے لہذا یہ مصنف کا اپنا مرتب کردہ نہیں ہو سکتا اس سے یہ اندازہ لگانا بعید از قیاس نہیں کہ اس سے قبل دیوانِ آبرو مرتب ہو چکا تھا اور یہ اس کی نقل ہے اگر تین چار سال قبل ہی دیوانِ آبرو کی ترتیب کر لی جائے تو آبرو اگر شمالی ہند میں اردو کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر نہ سہی تو کم سے کم ان کا دیوان شمالی ہند کا سب سے پہلا دستیاب شدہ اردو دیوان ضرور قرار پاتا ہے۔

رہا فائز کی اولیت کا سوال۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی کے نزدیک فائز کی اولیت ان کے اس بیان پر مبنی ہے:

"مخفی نماند کہ ایں رسالہ در ابتدائے سنِ شباب چناں چہ مذکور شد مرقوم شدہ

Marfat.com

بود منجملہ آں اشعار نیشیے داشتم کہ موافق طبع خود پارۂ انتخاب کردہ بود و از روئے آں منتخب اکثر عزیزاں نقول بر داشتہ بودند و فقیر نظر بر آں کہ رطب و یابس در کلام می باشد ارادۂ نظرِ ثانی بر آں داشت ۔ لیکن تا پانزدہ سال میسر نیامد کہ اشغال دیگر درمیاں بود ۔ بعد از انقضاے ایں مدت در سنہ یک ہزار دیک صد و چہل و دو فرصتے اتفاق افتاد نظر ثانی بر آں مجموعہ کردم ۔[1]

اس سے پروفیسر مسعود حسن رضوی یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ۱۱۴۲ھ میں انھوں نے اس مجموعے پر نظرِ ثانی کی جو پندرہ سال قبل ۱۱۲۷ھ سنِ شباب میں مرتب کیا گیا تھا اس میں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ نظرِ ثانی سے پہلے بھی اس مجموعے میں اُردو کلام شامل رہا ہوگا یہ عین ممکن ہے کہ اُردو کلام نظرِ ثانی کے وقت شامل کر لیا گیا ہو اور اس سے قبل اس مجموعے میں شامل نہ رہا ہو ۔

قاضی عبدالوَدود[2] نے تبصرہ کرتے ہوے لکھا ہے کہ اس دعوی کے لیے معقول شواہد موجود نہیں ہیں کہ ۱۱۲۷ھ کے مرتب کردہ کلیات میں فائز کا اُردو کلام بھی شامل رہا ہوگا یہ عین ممکن ہے کہ اردو دیوان بعد کا اضافہ ہو ۔ کلیات پر نظرِ ثانی ۱۱۴۲ھ میں ہوئی اس لیے :

"یہ کہنا بھی ممکن نہیں کہ ۱۱۲۷ھ میں فائز کی ریختہ گوئی کا آغاز ہو چکا تھا ۔ ۱۱۴۲ھ کے کتنے سال قبل اس کی ابتدا ہوئی اس کا فیصلہ موجودہ مواد کی مدد سے نہیں ہو سکتا ۔"

اس کی دلیل قاضی صاحب نے یہ بھی پیش کی ہے کہ کم از کم اردو دیوان کی دو مثنویوں میں اس بات کی داخلی شہادت ملتی ہے کہ ان کا اضافہ بعد میں کیا گیا ایک مثنوی جس کے چند اشعار مقدمے میں درج ہیں اس میں بادشاہوں کے عبرتناک انجام کا ذکر ہے ۔ عالمگیر کے سالِ وفات کے ۱۴ سال بعد تک جتنے بادشاہ ہوئے ہیں سب کے نام آئے ہیں

---

۱ ۔ سید مسعود حسن رضوی ۔ شمالی ہند میں اُردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر ۔ مقدمہ ص ۲ مطبوعہ انجمن ترقی اُردو (ہند)

۲ ۔ قاضی عبدالودود ۔ عیارستان ص ۲

Marfat.com

ایک مصرع میں محمد شاہ کا نام ہے جس کا سال جلوس ۱۱۳۱ھ ہے ۔

پس از وے محمد شہ آمد پدید

ظاہر ہے کہ یہ مثنوی ۱۱۲۷ھ میں شاملِ کلیات نہیں کی جا سکتی تھی اسی طرح فہرست آکسفرڈ میں جس مثنوی کا ذکر ہے وہ ۱۱۳۴ھ کی تصنیف ہے۔ اس کے علاوہ فائز نے اپنی ایک غزل کے مقطع میں یک رنگ کا ایک مصرع تضمین کر دیا ہے :

فائز کو بھایا مصرعِ یک رنگ اے سجن

"گر تم ملو گے غیر سے دیکھو گے ہم نہیں"

یک رنگ حاتم کے ہمعصروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ یک رنگ دراصل حاتم وغیرہ سے بہت پہلے اردو میں شعر کہنے لگے تھے[1]۔ اس طرح مسعود صاحب نے فائز کو میر جعفر زٹل یا زٹلی کے معاصرین میں شمار کیا ہے میر جعفر زٹل کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ عہد فرخ سیر میں قتل کر دیے گئے تھے اس لحاظ سے فائز میر زٹل سے عمر میں بہت کم اور یک رنگ اور حاتم وغیرہ کے ہمعصر قرار پاتے ہیں کیونکہ ان کی عمر کا تعین اس طرح کیا گیا ہے کہ ۱۱۴۲ھ میں ان کی عمر پینتالیس پچاس برس کی ہوگی ۱۱۴۲ھ میں فائز نے نظر ثانی کی اور "تاریخ محمد شاہی" میں ۱۱۵۱ھ کے تحت یہ عبارت موجود ہے کہ ترتیب کے وقت بقول فائز کے "شباب کی ابتدا" تھی اور نظر ثانی ترتیب سے ۱۵ سال بعد ہوئی۔ اس کا تعین دشوار ہے کہ "شباب کی ابتدا" سے فائز کی مراد ۱۵ سال ہے یا ۲۵ سال اس کے علاوہ یک رنگ کے بارے میں جو باتیں اس وقت تک معلوم ہو چکی ہیں وہ یہ ہیں :

ان کا نام غلام مصطفےٰ خان (مجموعہ نغز) یا مصطفےٰ قلی خان (تذکرہ میر حسن) یا مصطفےٰ خان (طبقات سخن) تھا بعض کے نزدیک آرزو کے شاگرد تھے۔ (مخزن نکات) بعض کے نزدیک میاں آبرو کے شاگرد تھے (تذکرہ میر حسن) بعض انھیں مرزا مظہر جان جاناں کا شاگرد بتاتے ہیں (مجموعہ نغز تذکرۂ ہندی اور میاں آبرو کا معاصر قرار دیتے ہیں۔ یہ محمد شاہی دور کے عمدہ مین اور خان جہاں لودھی کے بنائر میں تھے (تذکرۂ میر حسن و مخزن نکات) اور "سلک ملازمان شاہی" سے منسلک تھے (ایضاً) یہ بھی معلوم ہے کہ ان کے ایک برادرِ حقیقی دلاور خان ہم رنگ شاعر تھے (مخزن نکات) اور ان کے

[1] قاضی عبدالودود۔ بیاض۔ ص ۶

[2] سید مسعود حسین رضوی۔ شمالی ہند میں اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر۔ ص ۸

Marfat.com

شاگردوں میں بیرنگ محمد اسمٰعیل بے تاب اور میاں مکھن پاک باز[1] تھے (تذکرۂ عشقی، تذکرۂ شورش) تذکرۂ گلشنِ عشق نے پاک باز کو غزلت اور بیک رنگ کا شاگرد بتایا ہے۔ صاحب مخزنِ نکات قائم چاندپوری نے ان کا دیوان دیکھا تھا اور اشعار کا انتخاب دیوان ہی سے کیا تھا لکھتا ہے:

"ابیات دیوانش ہمگی و تمامی قریب پانصد شعر خواہد بود۔ ۔ ۔ ۔ ابیاتے کہ از دیوانش فراہم آوردہ ام ایں است۔"

'آبِ حیات میں' مولانا محمد حسین آزاد نے اس پر اضافہ کیا ہے:

"مگر یہ لوگ باانصاف ہوتے تھے اور ہر کام کے حسن و قبح کو خوب سمجھتے تھے اس لیے باوجود کہن سالی اور کہنہ مشقی کے آخر عمر میں کلام اپنا مرزا جان جاناں مظہر کو بھی دکھاتے تھے۔"

"تذکرۂ ہندی" میں مصحفی نے ان کی شاگردی کے بارے میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا:

"از فحوائے کلامش می تراود کہ شاگردِ مرزا مظہر خواہد بود۔"

آبرو کے دیوان میں یک رنگ کا ذکر دو اشعار میں آیا ہے۔

آبرو یک رنگ نیں تفسیر اوس خط کی لکھی
صفحۂ سادہ رقم ہونے میں قرآں ہو گیا

سخن یک رنگ کا سب گانٹھ باندھو
تو یہ گوہر ہیں بحرِ آبرو کے

پروفیسر مسعود حسن رضوی نے اس کی توجیہہ فرمائی ہے کہ یہاں آبرو تخلص کے بجائے لغوی معنی میں آیا ہے جس کی مثالیں اس دور کے بعض دوسرے شعرا کے ہاں بھی مل جاتی ہیں جنھوں نے اپنے تخلص کو مقطع میں لغوی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس بنا پر وہ اس

۱۔ یہ وہی میاں مکھن پاک باز ہیں جن کے بارے میں صاحب چمنستانِ شعرا کا بیان ہے کہ یہ اپنے کلام میں فارسی اضافت نہیں آنے دیتے ہیں

Marfat.com

شعر سے یہ نتیجہ نہیں نکالتے کہ یک رنگ آبرو کے شاگرد تھے۔

فائز کے دور میں یک رنگ کے کلام کے مشہور ہو جانے کا ثبوت موجود ہے اور یہ بھی علم ہے کہ انھوں نے خان آرزو۔ مرزا مظہر جان جاناں یا آبرو سے اصلاح لی تھی۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ موخر الذکر دونوں حضرات ریختہ گوئی میں خصوصیت کے ساتھ استادی کا درجہ حاصل کر چکے تھے۔ پھر یہ بھی معلوم ہے کہ یک رنگ نے جو ریختہ گوئی کے اعتبار سے فائز سے پہلے یا ان کے دور میں مشہور ہو چکے تھے ریختہ کا دیوان مرتب کیا تھا جو قائم کی نظر سے گذرا تھا اس لیے یہ بھی ممکن ہے کہ فائز کے زمانے میں ہی یا ان کے دیوان سے کچھ قبل یک رنگ نے ریختہ کا دیوان مرتب کیا ہو یا ان کے اساتذہ میں سے کسی نے کلیات مرتب کی ہو۔ ان میں خان آرزو یا مظہر جان جاناں کے ریختے کے دیوان کا تذکرہ نہیں ملتا اور نہ کسی تذکرہ نویس کی نظر سے یہ دواوین گذرے ہیں البتہ آبرو کا دیوان آج بھی ملتا ہے۔ اتفاق سے دیوان آبرو کے جتنے نسخے دستیاب ہوئے ہیں ان میں کسی کے بارے میں یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ آبرو کی زندگی میں مرتب ہوا۔ نسخۂ رام پور کے مرتب نے اشارہ کیا ہے یہ نسخہ آبرو کے انتقال کے بعد مرتب ہوا۔ دیوان میں غزل کے ایک دو شعر نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے:

غزل کہ آخرِ وقت گفتید بعد ازیں ہیچ شعرے نہ گفتید:

خداوندا اٹھا دے درمیاں سوں ہجر کے پردے
ہمارے دام میں صیاد کو لیا یا ہمیں پردے
کئی عشاق معشوقوں کے دیداروں کے ہیں پردے
غبارِ غم بھی دلداروں کی تصویروں کے ہیں گردے"

لیکن یہ پوری غزل نسخہ کیمبرج میں موجود ہے اور اس کے باقی تین اشعار سے یہ قیاس غلط ثابت ہوتا ہے کہ یہ غزل آخر وقت میں لکھی گئی ہوگی، اگر آخرِ وقت سے مراد وقت مرگ نہیں ہے بلکہ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس غزل کے بعد آبرو نے شعر کہنا چھوڑ دیا تھا تو کم۔ سے کم اس غزل کے اشعار سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا:

نتیجا پرورش کا ان کی بے مہری و خنکی ہے
یہ لونڈے پیار کے حق میں گویا پاتے ہیں پردے

Marfat.com

نہیں ہے بار دنیا خوب ان بے درد لوگوں کو
خداوندا مجھے خلوت سرا اک دے پئے پردے

غرض فائز کی تقدیم کا فیصلہ مندرجہ ذیل وجوہ سے دشوار ہے

پہلے اس وجہ سے کہ ۱۱۴۲ھ میں فائز نے کلیات پر نظر ثانی کی لیکن یہ طے نہیں کہ اس سے قبل ۱۱۲۷ھ کے لگ بھگ مرتب شدہ کلیات میں اُردو کلام شامل تھا یا نہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ نظرِ ثانی کرتے وقت کلام میں اضافہ کیا گیا جس کا ثبوت محمد شاہ کے ذکر سے ملتا ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ فائز نے یک رنگ کے مصرعے پر گرہ لگائی ہے اور یک رنگ صاحبِ دیوان شاعر تھے اور یہ طے کرنا دشوار ہے کہ یک رنگ نے دیوان کب مرتب کیا تھا۔

تیسرے۔ اس وجہ سے کہ حاتم نے دیوان زادہ کے مخطوطۂ رام پور کے مطابق (اگر یہ تاریخ کتابت کی غلطی نہیں ہے تو) ۱۱۳۰ھ میں مظہر کی زمین "آشیاں اپنا" میں غزل لکھی اور ۱۱۳۱ھ سے ۱۱۴۲ھ تک ولی، مضمون، شاکر ناجی آبرو، مظہر، آزردہ کی طرحوں پر غزلیں کہی ہیں ان میں فائز کی طرح پر کوئی غزل نہیں ہے اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ کم سے کم اس دور میں فائز کا اردو کلام مقبولِ خاص و عام نہیں ہوا گو ان کے فارسی کلام نے شیخ علی حزیں سے بھی خراجِ تحسین وصول کیا ہے۔ اس بحث سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہوگا کہ فائز کی موجودہ کلیات کو جو نظرِ ثانی کے بعد مرتب ہوئی۔ شمالی ہند میں اردو کے پہلا دیوان قرار دینے کے لیے ہمارے پاس قطعی اور مستحکم دلائل موجود نہیں ہیں۔ فائز کے بعد اولیت کے اعزاز کا حق صرف حاتم اور آبرو کو ملتا ہے۔ حاتم کا دیوان دستیاب نہیں ہوتا صرف نظرِ ثانی کے بعد مرتب کیا ہوا دیوان زادہ ملتا ہے جو یقیناً بہت بعد کا کلام ہے ایسی صورت میں آبرو کا دیوان یقیناً شمالی ہند میں اُردو کا پہلا مستند دیوان ہے جو اب تک دریافت کیا جا سکا ہے۔ اس اعتبار سے آبرو کے کلام کا مطالعہ شمالی ہند کے قدیم ترین شعری مجموعے کا مطالعہ ہے اور تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے نہایت اہم ہے۔

۱۔ قاضی عبدالودود صاحب نے پروفیسر مسعود حسن رضوی کی کتاب فائز دہلوی پر تبصرہ کرتے ہوئے عیارستان میں حزیں اور فائز کی خط و کتابت کا حوالہ دیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حزیں فائز کے معترف تھے

Marfat.com

طرزِ کلام

مقدمۂ شعر و شاعری میں حالی لکھتے ہیں :

"ہر زبان میں نیچرل شاعری ہمیشہ قدما کے حصے میں رہی ہے، مگر قدما کے اول طبقے میں شاعری کو قبولیت کا درجہ حاصل نہیں ہوتا انھیں کا دوسرا طبقہ اس کو سڈول بناتا ہے اور سانچے میں ڈھال کر اس کو خوشنما اور دلربا صورت میں ظاہر کرتا ہے"۔[1]

قدما کی مثال وہ اس باورچی سے دیتے ہیں جس نے ایسے مقام پر جہاں لوگ سالم، کچے اور الونے ماش مونگ پانی میں بھیگے ہوئے کھاتے تھے انھیں پانی میں اُبال کر اور نمک ڈال کر لوگوں کو کھلایا انھوں نے اپنی معمولی غذا سے اسی کو بہت غنیمت سمجھا۔

آبرو قدما کے اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان سے قبل بھی اُردو میں شعر کہنے کی روایت شمالی ہند میں موجود تھی جس کا رشتہ بعض لوگ امیر خسرو سے جا ملاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر حضرات فارسی کے شاعر تھے اور اُردو میں شعر گوئی صرف منھ کا مزا بدلنے کے لیے کرتے تھے آبرو کے بارے میں بھی بعض تذکرہ نویسوں نے لکھا ہے کہ پہلے انھوں نے فارسی میں شعر کہنا شروع کیا مثلاً صاحب طبقاتِ سخن لکھتے ہیں[2] :

۱۔ مقدمہ شعر و شاعری ص۹۱

۲۔ طبقات سخن مخطوطہ، شاعری شاہجہاں پوری فیض عام کالج لائبریری

Marfat.com

"پیشتر مشق فارسی می کرد ہرگاہ دیوانِ ہندی شاہ ولی اللہ از گجرات بدار الخلافہ آید
او نیز ہندی اختیار کرد۔"

اس کا ثبوت ان کے ایک شعر سے بھی ملتا ہے ؛

ریختے کے شعر یہ نگتے ہیں اس کوں دار سی
آبرو کہہ آوتا ہے یہ شعر جس کو پارسی

آبرو نے ریختے میں شعر گوئی اس وقت شروع کی جب فارسی کا سکہ چلتا تھا اور متاخرین شعرائے فارسی کا کلام مقبول تھا اس میں شک نہیں کہ آبرو نے فارسی اور برج دونوں کے شعری رنگ و آہنگ سے اثرات قبول کیے اور اپنے دور کے مزاج کو پوری طرح اپنایا لیکن اس کا اظہار ریختے میں ہوا اور اسی بے ساختگی اور بانکپن کے ساتھ ہوا جو محمد شاہی دور کی خصوصیت ہے۔

محمد شاہی دور کے مزاج کے بارے میں ڈاکٹر سید عبداللہ نے لکھا ہے ؛

یہ تحریک مغل ہندی کلچر کی تحریک تھی۔ محمد شاہ خالص راجپوتی طرزِ حیات کا حامی نہ تھا مگر مغلئی طرزِ حیات کو دوبارہ زندہ کرنا بھی اس کے بس کی بات نہ تھی لہذا وہ ایک ایسے کلچر کی بنیاد رکھنا چاہتا تھا جو قومی اور نسلی بھی ہو اور دیسی و مقامی بھی جس کی جڑیں اسی سرزمین میں پیوست ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا ایک رخ ملکی شاعری (ریختہ) کا فروغ تھا اور دوسرا قومی فن کا احیاء ۔ ۔ ۔ ۔
محمد شاہ کے زمانے میں قوالی کی ایک خاص وضع موسیقی کے مخلوط راگ اور مصوری کا ایک خاص دبستان، کہانی اور ناٹک کی ایک خاص شکل اس زمانے کے فن اور تہذیبی فیشن میں داخل ہو چکے تھے۔"

محمد شاہی دور کے مزاج کو پہچاننے کے لیے صرف فنونِ لطیفہ کی اس مغل ہندی شکل کو پہچاننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کھلے ڈلے اور بانکے رویے کو جاننا بھی ضروری ہے، جو اس وقت کی زندگی کا جوہر تھا۔ اس اندازِ نظر کو بانکپن کے لفظ سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ میر کا ایک مصرعہ ہے،

کفنی پہنی سو زعفرانی تھی

13020/1

Marfat.com

"بانک داری" اس دَور کے مختلف شعراء کے لب و لہجے کی خصوصیت ہے،

ہماری گفتگو سب سے جُدا ہے
ہمارے سب سخن ہیں بانکپن کے حاتم

"بانک داری اور بانکپن" کے الفاظ اس دَور کی شاعری میں عموماً اور آبرو کے کلام میں بالخصوص کلیدی الفاظ کا درجہ رکھتے ہیں۔

طور کیا پوچھتے ہو کافر کا
شوخ ہے بانکا ہے سپاہی ہے آبرو

مل گیا تھا باغ میں معشوق اک نکدار سا
رنگ و رو میں پھول کی مانند سج بن خار سا آبرو

سر پہ یہ بلدار بانکے طور پگڑی کیوں سجی
اس قدر بھی جان جائز نہیں ہے قبلہ کی کجی آبرو

وہی دلدار خوش آیا ہے جو ہووے بانکا
خوب لگتی نہیں وہ تیغ جو خمدار نہیں مضمون

لباس اور ناز و انداز میں بھی یہی نک داری مدنظر رہتی ہے اس کی مثالیں آبرو کی غزلوں میں جا بجا بکھری ہوئی ہیں اور مثنوی "در موعظہ آرائشِ معشوق" میں مربوط اور مرتب شکل میں ملتی ہیں۔

آبرو کی ایک اور خصوصیت خوش وقتی اور مزے داری ہے۔ آبرو نے زمانے کے تدوجزر دیکھے اور ان کے نشانات ان کے کلام میں جا بجا ملتے ہیں[1]۔ لیکن اس کے باوجود ان کی شاعری کا لب و لہجہ خوش دلی اور خوش وقتی کا ہے ان کی شاعری کی فضا تمام تر مجلسی ہے ان کے ہاں یارانِ عاشق مزاج کا مجمع ہے۔ خوش مذاقوں اور عیش و عشرت کے متوالوں

۱۔ نقدِ میر۔ مطبوعہ جہانگیر بک ڈپو کھاری باؤلی دہلی ص ۴۲۸

Marfat.com

کا جمگھٹا ہے. بقول ڈاکٹر سید عبداللہ "سر جوڑ جوڑ کر بیٹھنے اور مجلسی مفاہمتوں" کا سماں ہے اس مجلسی آہنگ میں رکاوٹیں اور پابندیاں بہت کم ہیں اور بے جھجک اور بے محابا لطف لینے کے مواقع بہت ہیں۔ یہاں عشق و عاشقی بھی اتنا" اپنے لہو میں آگ جلنے کا نام" نہیں ہے جتنا نشاطِ زیست کا بہانہ ہے۔ یہ نشاطِ زیست نت نئے جلوے دکھاتا ہے کبھی مردپرستی کی شکل میں کھل کھیلتا ہے، کبھی درد و فراق کا روپ بھرتا ہے، کبھی لذتِ وصل کا رنگ پکڑتا ہے کہیں رقص و نغمہ سے دل بستگی کی شکل میں سامنے آتا ہے کبھی حسن پرستی، خوش لباسی خوش ادائی کی شیفتگی بن کر مقابل ہوتا ہے۔

آبرو سے زیادہ شاید ہی کسی اُردو شاعر کے کلام میں موسیقی سے دل بستگی اور رقاصاؤں اور موسیقاروں سے یہ شیفتگی ملے۔ نعمت خاں، سدارنگ، مولا، جمال، پنا سے ان کا تعلق خاطر ان کی غزلوں سے جا بجا نمایاں ہوتا ہے۔

میٹھے بچن سنا دے طوطی کوں تب لجاوے
جب ناچنے میں آوے تب مور ہے مولا

الٰہی شکر میں کرتا ہوں تیرا
سرِ نو تو نیں نعمت خاں کو پھیرا

خدا تجھے بھی کرے باغ بیچ راگ کے سبز
تری صدا نیں کیا ہے ہمیں نہال جمال

قیامت راگ ظالم بھاؤ کافر گت ہے، اے پنا
تمھاری چیز سو دیکھی سو اک آفت ہے، اے پنا

اس کے علاوہ راگ، راگنی، سُر، تال وغیرہ کی اصطلاحیں کثرت سے اور کیفیت کے ساتھ آبرو کے کلام میں استعمال ہوئی ہیں اس کے داخلی شواہد موجود ہیں کہ سدارنگ جی سے

۱۔ رقع دبلی (ذکر ارباب طرب)

Marfat.com

آبرو کو خاص طور پر عقیدت اور قربت تھی۔

بھولو گے تم اگر جو سدا رنگ جی ہمیں
تو نانو بین بین کے تم کو دھریں گے ہم

پوری غزل شاید سدا رنگ جی کے آگرے جاتے وقت کہی گئی ہے۔ سدا رنگ محمد شاہی دور کے عہد آفریں بین نواز تھے۔ ان کا تفصیلی ذکر مرقع دہلی میں موجود ہے۔ نعمت خان کے بارے میں صاحب مرقع دہلی نے لکھا ہے:

"در ہندوستان وجودش از نعمت ہائے عظمیٰ است ۔ ۔ ۔ ۔ اختراع نغمات وایجاد شعبات یدطولیٰ دارد و با نامکان پیشین پہلو می زند و موجد خیالہائے رنگین است ۔ ۔ ۔ ۔ ومقتضائے تمنائے ذاتی غیر از بادشاہ ہیچ کس سرفرو نمی آید"[1]

اسی طرح کی دل بستگی اور شیفتگی دوسرے ارباب فن سے بھی ملتی ہے۔ آبرو رقص اور موسیقی کی کیفیات سے بے اختیار ہو کر تعریف کرتے ہیں راگ، بھاؤ اور گت پر جھومتے ہیں اور داد دیتے ہیں سُر اور تال پر بے اختیار ہو اُٹھتے ہیں۔ یہ بے اختیاری ایک جمال دوست حسن پرست اور رنگین مزاج کی بے اختیاری ہے۔ جس نے مولانا محمد حسین آزاد کے لفظوں میں "رواج عام کے راجہ کی ہولی کی چھینٹیں فخر سمجھ کر سر و دستار پر لی ہیں"۔ آبرو کا دیوان اس لحاظ سے مرقع دہلی ہے۔

آبرو کی حسن پرستی کھلی ڈلی ہے ان کے نزدیک عشق سوز و گداز، محرومی اور مایوسی، ضبط نفس اور دردمندی سے عبارت نہیں بلکہ نشاطِ زیست کا مظہر ہے اسی لیے ان کو زندگی کی خوبصورت چیزوں سے پیار ہے ان میں یارانِ بامزا کے مجمعے بھی شامل ہیں اور ان مجموں کا سب سے بڑا موقع تہواروں میں ملتا ہے لہذا انھیں تہوار عزیز ہیں۔ بسنت اور ہولی سے انھیں رغبت ہے میلے ٹھیلے بھلے لگتے ہیں۔ بسنت کی ردیف کے ساتھ انھوں نے دو غزلیں کہی ہیں۔ ہولی پر ان کی نظم اس تہوار کی پوری کیفیت کو بیان کرتی ہے اسی

۱۔ کوثر تسنیم صاحب لکھتے ہیں: سدا رنگ اور ادا رنگ نے خیال کی ادائیگی کو اس قدر مرغوب خاطر بنا دیا ہے کہ دھرپد کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔ رسالہ آج کل موسیقی نمبر۔ ماہ اگست سنہ ۱۹۵۶ء

Marfat.com

راستے سے وہ ہندو رسم ورواج، دیومالا اور تلمیحات تک پہنچتے ہیں۔ ان حوالوں کو جس بے ساختگی اور مزے سے اپنے کلام میں سمو لیتے ہیں اس کا جواب ہمارے شعرا کے ہاں بہت کم ملے گا۔

خوش یوں قد خم شیخ کا ہے معتقداں کو
جیوں کشن کو کبجا کا لگے کوب پیارا

مرا اے ماہ رو کیوں خوں اپنے سر چڑھاتے ہو
رکت چندن کا یہ کس واسطے ٹیکا لگاتے ہو

تری گلی کی خاک کوں کر آبرو بھبھوت
او دھوت خاکسار مثال ملنگ ہے

ہنس ہاتھ کو پکڑنا کیا سحر ہے پیارے
پھونکا ہے تم نے منتر گویا کہ ہم کو چھو کر

پھر کر اے صنم زنار کوں کاجر کی ہر ساعت
(پہن) تری چشم سیہ کرتی ہے عاشق ساتھ کافر (کاجل

تیرے زنان پن کی نازک ہے شکل بندھنی
تصویر پدمنی کی اب چاہیے چترنی

حسن پرستی اور نشاط زیست سے یہ والہانہ دل بستگی لباس کے ذکر اور خوش پوشی کی تفصیل کی شکل میں بھی ملتی ہے اس سے نہ صرف اس زمانہ کی پوشاک کا اندازہ ہو سکتا ہے بلکہ اس دور کی سج دھج، بانکپن اور نک داری کا بھی پتہ چلتا ہے۔ آبرو کے ہاں لباس کی تفصیلات لکھنؤ کے بعض شعرا کے کلام کی طرح بے نمک اور محض بیانیہ نہیں ہیں بلکہ رعایت لفظی کے باوجود ان شعروں میں بھی ایک مزا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

Marfat.com

زرد پھنیٹا سج کے تم نے خوب جھلکائی بسنت
سر چڑھا کیونکر نہ لیں جب اس طرح آئی بسنت

ہو کے دیوانہ گریباں چاک سب کرتا ہے شہر
وہ پری پیکر سجے جس وقت جا ماگھوم کا

بر میں سجن کے قادری از بس کہ تنگ ہے
غنچے کے دل میں رشک سیں خوں جائے رنگ ہے

چیرے نے سرخ بیرے سارے جگت کو موہا
اے شوخ بیرے سر پہ یہ آج خوب سوہا

لگی چپ جس گھڑی سے پہر (پہن) بیٹھے
پھٹے یارب یہ محمودی کا جاما

اب تو سجا ہے جاما اس شوخ نے چکن کا
کیوں کر رہے نہ ہم سیں وہ سرو قد کشیدہ

شکست پے بہ پے یوں خوش نما ہے دل کی تنگی میں
کہ جوں سیمیں براں کی قادری اوپر رفو کیجے

آبرو کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت ایہام گوئی اقرار دی جاتی ہے۔ تمام تذکرہ نویس متفق ہیں کہ ایہام گوئی کے موجد نہ سہی تو اردو شاعری میں اس کو رواج دینے والوں میں ان کا نام سر فہرست ہے۔ ایہام یقیناً ان کے کلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے مگر بدقسمتی سے اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ تمام ناقدوں نے آبرو کو ایہام گو کہہ کر ان کے کلام کی دوسری خصوصیات اور کیفیات کو نظر انداز کر دیا۔ ایہام کے بارے میں تفصیلی

Marfat.com

بحث" دہلی میں اُردو شاعری کے فکری اور تہذیبی پس منظر" میں پیش کی جا چکی ہے۔ اس کے بعض اقتباسات یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

"ایہام (۱) بلاشبہہ عربی لفظ ہے۔ فن بدیع کی شاید سبھی کتابوں میں "صنعت ایہام" کا ذکر موجود ہے اور اس سلسلے میں لفظ ایہام کے لغوی معنی بھی بتائے گئے ہیں۔ ان کتابوں میں فارسی کی سب سے قدیم کتاب رشید وطواط کی حدائق السحر فی دقائق الشعر ہے جس کی تصنیف کو تقریباً سوا آٹھ سو برس گزر چکے ہیں۔ اس میں ایہام کے معنی "بدگمان افگندن" لکھے ہیں۔ اس کے بعد شمس قیس رازی کی کتاب المعجم فی معاسر اشعار العجم ہے بدیع کی بعض دوسری مستند کتابوں میں مثلاً مجمع الصنائع مصنفہ نظام الدین احمد حدائق البلاغہ مصنفہ شمس الدین فقیر اور مختصر البدائع مؤلفہ رجب علی لاہانی میں بھی ایہام کے صرف اصطلاحی معنی بتائے گئے ہیں۔ فخری بن امیری نے صنائع الحسن میں ایہام کے لغوی معنی بھی بتائے ہیں اور وہ ہیں "بگمان دوہم انداختن"

ایہام گوئی کے رواج کی دو وجوہ قابل غور ہیں ایک یہ کہ ہر ایسے دور میں جب محفل نشاط گرم ہو اور عیش و مستی کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہو الفاظ کے پہلو دار استعمال کی طرف ذہن منتقل ہونے لگتا ہے۔ اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں ایک اس وجہ سے کہ عشق و عاشقی داخلی جذبہ کے ساتھ ساتھ ایک اجتماعی عیش و نشاط کا موضوع بن جاتی ہے اور کلبۂ احزان کے بجائے میلے ٹھیلوں، مجلسوں اور محفلوں میں بھی زیر بحث آتی ہے اور عشق کا بیان رمز و کنائے میں مزا دیتا ہے اور اسی لیے پہلو دار الفاظ کا استعمال لامحالہ زیادہ ہونے لگتا ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ایسے دور میں جب محفلیں آباد ہوں اور اجتماعی زندگی کا راگ رنگ ہر طرف بکھرا ہوا ہو ضلع جگت اور ذو معنی الفاظ سے پھبتی کنایہ اور بدیہہ گوئی میں لطف پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک اور اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ریختہ گو شعرا کو اس دور میں خصوصیت کے ساتھ اپنی وسعت دامان کا احساس ہوا ہوگا۔ ایک طرف تو وہ عربی اور فارسی کے الفاظ اور تراکیب مضامین اور تلمیحات کو بے محابا استعمال کر سکتے تھے۔ دوسری طرف کھڑی بولی اور

Marfat.com

عام بول چال کے الفاظ اور ہندی افعال و اسما ان کے اپنے تھے۔ بول چال کے محاورے اور بات چیت کے موڑ پھیر اور نئے نئے پہلو بھی پیدا ہو رہے تھے۔ اس لیے لفظ اور محاورے کی حیثیت ہشت پہلو نگینہ کی سی ہو رہی تھی جس سے مختلف کام لیے جا سکتے تھے۔ ان الفاظ و تراکیب کی نوعیت کو متعین کرنے اور ان کو واضح شکل میں ڈھالنے کا کام ایہام گو شعرا کے ہاتھوں شروع ہوا۔

ایہام گوئی کے خلاف مشاہیر کے اقوال کثرت سے ملتے ہیں" نکات الشعرا" میں میر نے احسن اللہ کے بارے میں لکھا ہے:

"... طبعش بسیار مائل بہ ایہام بود ازیں جہت شعراد بے رتبہ ماند"۔[1]

میر حسن نے اپنے تذکرے میں نسبتاً زیادہ متوازن رائے دی ہے اور اسد یار خاں لسان کے ذکر میں لکھا ہے:

باید دانست کہ سخن سنجان آں زمان در پئے صنعتِ ایہام بودند و تلاش لفظ تازہ من نمودند چوں طرز تازہ بود خوش من آمد لیکن اکثرے ازیں بحر گوہر شہوار بردند و بعضے بہ سبب تلاش لفظ خذف ریزہ بہ کف آوردند چار ناچار یادگار قلمی می نماید۔ معذور باید داشت:[2]

قائم نے اپنے تذکرے میں ایہام گوئی کے خلاف زیادہ سخت الفاظ استعمال کیے اور لکھا:

"ایں ستم کہ شاعرانِ ابتدائی زمانہ محمد شاہ بہ اعتقاد خود تلاشِ الفاظ تازہ و ایہام نمودہ شعر را از مرتبۂ بلاغت انداختند تا بہ معنی چہ رسد غرض ناگفتہ بہ"[3]

اس کے علاوہ شعرا میں حاتم نے ایہام کی مخالفت میں یہ اعلان کیا:

کہتا ہے صاف و شستہ سخن بس کہ بے تلاش
حاتم کو اس سبب نہیں ایہام پر نگاہ

سودا نے ایہام گوئی سے مکمل برأت کا اظہار کیا:

۱۔ نکات الشعرا۔ ص ۲۷
۲۔ میر حسن ۔ تذکرہ ص ۴۴
مخزن نکات۔

Marfat.com

یک رنگ ہو آتی نہیں خوش مجھ کو دو رنگی
منکر سخن و شعر میں ایہام کا ہوں میں

اور ایہام گو شعرا کی روش پر سخت طنز کی ہے۔ ان کا مذاق اڑاتا ہے

اس میں شک نہیں کہ ایہام گوئی نے مجموعی طور پر شعریت اور تغزل کو مجروح کیا شاعری کی بے ساختگی اور جذبات نگاری کے راستے میں جب صنعت گری اور آرائستگی حائل ہو جاتی ہے تو اس کی تاثیر اور لطافت میں کمی آجاتی ہے۔ ذہن جذبے اور احساس کے بجائے الفاظ کے در و بست میں الجھ کر رہ جاتا ہے لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

ایہام گو شعرا نے الفاظ کی پیکر تراشی میں نمایاں حصّہ لیا ہے۔ ایک لفظ کی معنوی حیثیت میں کتنا تنوّع ہو سکتا ہے اور بیک وقت کتنے مفہوم ادا کر سکتا ہے محاورہ کا جز و بن کر کس طرح اس میں معنوی تبدیلی آجاتی ہے الفاظ کس طرح دوسرے الفاظ سے مربوط ہو کر اپنے معنی تبدیل کر سکتے ہیں۔ ان لطیف نکات کی طرف جس طرح ایہام گو شعرا نے توجہ کی اس سے قبل نہیں کی گئی تھی۔ ایہام گو شاعر کے نزدیک لفظ گنجینۂ معنی کے طلسم کی حیثیت رکھتا ہے جس سے مختلف آوازیں اور مختلف نغمے پیدا ہوتے ہیں۔ لفظیات کا یہ نیا ادراک زبان اور ادب کے ابتدائی دور میں خدمت کی حیثیت رکھتا ہے۔

بعض جگہ ایہام صرف الفاظ کی ظاہری شکل و صورت اور املا کی مدد سے پیدا ہو گیا ہے۔ مثلاً:

نازک پنے پہ اپنے کرتے ہو تم غرور ی
ہو سی کمر سے اپنی فرعون ہو رہے ہو (آبرو)

ربط الفاظ اور ترتیب کلام سے بھی ایہام پیدا کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اس دور کے شعرا نے مختلف ترکیبیں استعمال کی ہیں کہیں ترتیب کلام کسی ایک لفظ کے مناسبات سے عبارت ہے کسی ایک شے یا تصوّر کو کسی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے اور پھر اس تشبیہ کی مناسبت سے پوری تصویر مرتب کی گئی ہے، کبھی ترتیبِ کلام کے لحاظ سے معنی میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

خداوندا اٹھا دے درمیاں سیں ہجر کے پردے — ہمارے دام میں صیاد کو لیا یا ہمیں پردے (آبرو)

Marfat.com

گور کا زور مت پکڑ کافر
موت کے سیل میں گیا بہرام
ہر کسی کو کیا ہے زر نے رام
نام کیوں کر نہ ہو ٹکوں کا دام (آبرو)

دیکھ وہ دست نازنیں دن رات
رشک سیں جل کنول کہے ہیہات

ہنس ہاتھ کو پکڑنا کیا سحر ہے پیارے
پھونکا ہے تم نے منتر گویا کہ ہم کو چھو کر

رعایت لفظی اور استعارے کی مثالیں۔

موئی انکھیاں بنا کر دانہ ہائے اشک کی تسبیح
فجر ہر دیکھتی ہیں تجھ درس کے استخارے کوں (آبرو)

فرہاد کا دل کوہ کو مے کا بھرا پیالا ہوا
مستی سے اس کے شوق کی ہر سنگ متوالا ہوا
تم یوں سیہ چشم اے سجن بکھڑے کے جھمکے سے ہو
خورشید نے گرمی کری تب تو ہرن کالا ہوا

عالم آزمیں آساں نہیں اے شیخ کنار
خوف سیں غرق کے یاں بحر ہے کشتی میں سوار (آبرو)

صائب کے طرز میں ایک مصرعے میں دعوی اور دوسرے مصرعے میں حسن تعلیل سے اس دعوے کا ثبوت پیش کرنے کا انداز بھی اس دور کی ایہام گوئی کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

نہ ہووے کام دل کا کیوں حاصل عجز و خواری سیں
کہ دانا ہو ہے سبز افتادگی سیں خاکساری سیں

Marfat.com

اسی کے ساتھ ساتھ ایہام گوئی کی ایک اور تاریخی خدمت کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ ایہام اور رعایت لفظی کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس دور کے شاعر تاریخی تلمیحات، سماجی حوالے، لباس، میلے ٹھیلے، نشست و برخاست عام گفتگو کے انداز، محاورے، عام روایتیں اور اصطلاحیں نظم کرنے پر مجبور ہوئے۔ یوں تو تاریخی اور معاشرتی اصطلاحیں اور جھلکیاں بعد کے دوسرے شعرا کے کلام میں بھی ملتی ہیں لیکن یہاں فرق یہ ہے کہ ایہام گوئی کی بدولت یہ حوالے اپنے دوسرے متعلقات اور مناسبات کے ساتھ آئے ہیں اور اسی لیے زیادہ واضح ہو گئے ہیں۔

ایہام گوئی کو "ستم" کہنا بڑی حد تک مناسب ہے۔ یہ بات بھی بالکل بجا ہے کہ ایہام گوئی کا حد سے تجاوز کرنا گویا شعریت، تغزل اور کیفیت کے لیے سم قاتل کا اثر رکھتا تھا۔ لیکن ایہام گو شعرا کی خدمات کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ ایہام گوئی صرف طرزِ سخن نہیں تھا بلکہ اس نے الفاظ کے دروبست کا سلیقہ سکھایا۔ ان کی معنوی نزاکتوں کی طرف توجہ مبذول کرائی اور ان کے لطیف امتیازات کو برتنے کا ہنر سکھایا۔ ربطِ کلام، ترتیبِ الفاظ اور صنعت گری کے اسلوب قائم کیے۔

لیکن یہ نہ بھولنا چاہیے کہ آبرو کے ہاں ایسے اشعار کی کثیر تعداد ہے جن میں شعریت اور بے ساختگی موجود ہے، مثلاً

پھرتے تھے دشت دشت دِوانے کدھر گئے
وہ عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے

مجھے ان کہنہ افلاکوں میں رہنا خوش نہیں آتا
بنایا اپنے دل کا ہم نے اور ہی ایک نو محلا

کرتے تو ہو تغافل پر حال آبرو کا
دیکھو تو تم پیارے بے اختیار رو دو

باگیں لیے چلو ٹک گھوڑوں کی ترک زا دو
پہنچے ہیں ہم پیادے تم یاں لگ دوا دو

Marfat.com

جلوۂ حسن کو دلدار کے گلزار کہو
شوق کو دل کے مرے مستیِ سرشار کہو

مرتا ہوں مرے حال پہ یارو نظر کرو
ٹک جا خدا کے واسطے اوس کو خبر کرو
اے نالہ ہائے شوق اگر تم میں درد ہے
اس بےوفا کے دل میں جاکر اثر کرو

جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اوس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گذری سو جگ بیتا

کوئل نے آکے کوک سُنائی بسنت رت
بولے خاص و عام کہ آئی بسنت رت
ٹیسو کے پھول دشنۂ خونیں ہوئے اسے
برہمن کے جی کے تئیں ہے کسائی بسنت رت

ٹک واسطے خدا کے مرا عجز جا کہو
بے کس کہو، غریب کہو، خاکِ پا کہو

وصل کے گھر میں خودی کے ساتھ نہیں پانے کا راہ
آپ سے میں اولاً خالی ہو تب یوسف کو چاہ

ولی کی بات سن کرتا ہوں تسلیم
کہ راضی ہوں تری جس میں رضا ہے

Marfat.com

وہی رشتہ کہ دانایاں کو ہے اسلام میں تسبیح
سو ہی رشتہ گلے جا کفر کے زنار ہوتا ہے

جس قدر کرتے ہیں خرچ اخلاص کم ہوتا نہیں
آبرو گنجِ رواں ہے جگ میں مال دوستی

کہا جس کام میں ہوتیں ہیں محکم گاڑ پاؤں اپنا
مجھے واعظ کی سب باتوں میں یہ بات استوار آئی

ان اشعار سے جو شعور پیدا ہوتا ہے وہ ایک کھلے دل کے سادہ مزاج اور تصنع سے ناآشنا اور ایک ایسے شخص کا تصور ہے جو نہ داخلیت میں گرفتار ہے اور نہ خشک فلسفیانہ ہن رکھتا ہے وہ زندگی کی موٹی موٹی سچائیوں اور خوبیوں کے گن گاتا ہے۔ اس کے ہاں خلوص اور خاکساری کی قدر ہے وہ کمینگی اور دوسروں کے خلاف سازش کرنے سے نفرت ہے دوستی اور دل کو ہاتھ میں لینا عبادت ہے اور جوایثار، قربانی، راضی برضا ہونے اور استقلال کا بندہ ہے۔ یہ قدریں زندگی کی گہری بصیرت کی غماز نہیں لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ان شعرا کا رشتہ اجتماعی زندگی کی اقدار سے بڑا گہرا تھا اور وہ اصول وضوابط کے قائل تھے جو انسانوں کے درمیان شریفانہ برتاؤ اور باہمی میل ملاپ کے نقطۂ نظر سے ضروری تھے وہ زندگی کی گہری فلسفیانہ حقیقتوں تک نہ پہنچے ہوں مگر عملی زندگی کی عام سچائیوں تک ان کی دسترس ضرور تھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ آبرو کا شمار ان قدما میں ہے جو نیچرل شاعری سے قریب ہوتے ہیں گو ان کی شاعری کو قبولیت کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔ آبرو ابہام گوئی کے باوجود بھولے بھالے شاعر ہیں ان کے ہاں جذبات کا کھلا ڈلا بیان ہے، عشق ومحبت، وصل واختلاط کی جھلکیاں، بے تکلف صحبتوں کے تذکرے، خوش لباسی کے چرچے، زمانے کی بے وفائی اور کساد بازاری سے جی کا کڑھنا غرض جو ہے بڑے ہی بے محابا اور بھولے بھالے انداز میں بیان ہوا ہے۔ آبرو کا لب ولہجہ ایک ایسے انسان کا لب ولہجہ ہے جس کی شخصیت کھلی ہوئی کتاب ہے جہاں سے چاہو پڑھ لو اور جس کی ذات اور سماج کے گرد کوئی دیوار نہیں ہے۔ وہ اپنے دور کے مذاق اور آہنگ سے اس قدر ملی گیا ہے کہ دونوں کو الگ الگ

Marfat.com

پچانناد شوار ہے اس کی رندی اور عشق بازی اس کی سرمستی اور والہانہ پن سب میں وہ معصومیت ادا ہے جو گناہ کو بھی پاکیزہ بنا دیتی ہے۔

آبرو کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ایہام گوئی کے باوجود وہ تلازمۂ خیال کی مختلف منازل سے گزرتے ہیں ان کی ایہام گوئی ناسخ کی طرح سپاٹ رعایت لفظی نہیں ہے بلکہ الفاظ کی ترتیب اور آہنگ سے معنویت کی ایک سے زیادہ لہریں ابھرتی ہیں وہ کلیدی الفاظ سے اس ہنرمندی سے کھیلتے ہیں کہ ان کے باہمی ربط، صوتی آہنگ اور طرز ادا، معنی اور فضا کے مختلف اور متنوع سانچے بناتے گزر جاتے ہیں۔ مرغول اور پیچ میں جو ربط ہے وہ ظاہر ہے غولِ بیابانی کا راہ میں ملنا اور مسافروں کو بہکانا بھی عام عقیدہ رہا ہے۔

اب اس شعر کو ملاحظہ کیجیے، پڑھنے والے کا ذہن پیچ کی رعایت سے پہلے مرغول کی طرف جاتا ہے لیکن آرزو مرغول کو دو ٹکڑے کر کے اس سے دوسرا مفہوم حاصل کرتے ہیں۔

بلا ہے راہ بہکانے کوں یہ زلف
گیا ہے پیچ اس کے دیکھ مرغول

آبرو کے کلام کی اس اعتبار سے محض تاریخی اہمیت ہی نہیں ادبی اہمیت بھی ہے اس سے ہماری شاعری نے ایک بانکا ترچھا انداز بیان بھی سیکھا ہے جو شعریت سے یکسر عاری نہیں ہے اس میں ایک انوکھی کیفیت ہے۔ اس کی صناعی بھی محض نقلی اور جعلی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اس شعر کا موازنہ ناسخ کے کسی شعر سے کر دیکھیے۔

بہار پیچ جوبن مئے رہے سو مورکھ ہے
پیئے شراب کا پیالا وہی ہے مت والا

اس شعر میں بھی رعایتیں موجود ہیں متوالا۔ شراب کا پیالا۔ بہار سب کچھ ہے پھر مت والا اور متوالا میں صنعت ایہام بھی ظاہر ہے۔ مگر اس تمام دردلبست کے باوجود یہ شعر کیفیت سے خالی نہیں۔ اسی طرح انداز بیان اور ربطِ کلام کے کئی انوکھے اسالیب آبرو کے کلام میں بکھرے ہوئے ہیں۔

دراصل آبرو صرف طرز بیان کا نہیں بلکہ ایک شخصیت، ایک دور اور ایک مزاج کا نام ہے اور اس شخصیت اس دور اور اس مزاج کا اپنا ایک نشہ ہے اس میں عظمت نہیں مزا ضرور ہے، بالیدگی نہ سہی چاشنی ضرور ہے۔

Marfat.com

لسانی اہمیّت

آبرو کے کلام کی لسانی اہمیت پر زیادہ تفصیلی بحث کی ضرورت ہے اور اس کی گنجائش اس مختصر سے دیباچے میں نہیں ہے۔ علاوہ بریں مستند ماہرین لسانیات کی موجودگی میں میرے لیے اس بارے میں کچھ کہنا مناسب بھی نہیں ہے۔ یہاں صرف کلام آبرو کی چند لسانی خصوصیات کی نشان دہی کی جا رہی ہے۔ ان سے نتائج نکالنے یا ان کا تفصیلی تجزیہ کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

۱۔ صرف و نحو سے متعلق

(۱) 'نے' جگہ جگہ حذف کر دیا گیا ہے۔ مثلاً جن نے تجھ کو سنوارا ہے، کی جگہ جن تجھ کو سنوارا ہے

(۲) 'کر' حذف کر دیا گیا مثلاً بجھ بجھ کر کے بجائے بجھ بجھ

(۳) 'د' کا اضافہ مختلف الفاظ میں موجود ہے مثلاً لہو کی جگہ لوہو، گھی کی جگہ گھیو

آزمانا کی جگہ آزماؤ

سونا کی جگہ سوونا

جینا کی جگہ جیونا

(۴) 'ی' کا اضافہ بھی جگہ جگہ کیا گیا ہے۔ مثلاً پھر کی جگہ پھیر۔ دکھاؤ کی جگہ دیکھاؤ۔

Marfat.com

(۵) کئی الفاظ میں ی یا ے کو حذف بھی کیا گیا ہے مثلاً ے جانا کی جگہ لجانا
(۶) 'یں' کی جگہ صرف 'ن' لکھا گیا ہے مثلاً کدھر جائیں کی جگہ کدھر جان ۔ یا مرجائیں کی جگہ مرجان۔
(۷) آخر میں الف کی آواز دبائی گئی ہے اور کبھی کبھی اس کو حذف کر دیا گیا ہے ۔ مثلاً چاہیے کی جگہ چہئے ۔
(۸) 'ن' کا اضافہ بھی جگہ جگہ کیا گیا ہے مثلاً کرنا کو کرنان لکھا گیا ہے ۔ جیسے کو جیسن لکھا گیا ہے ۔
(۹) کیجیے کی بجائے کرہیئے اور جیئے کی جیہئے استعمال ہوا ہے ۔
(۱۰) 'کھیلتے تھے' کے بجائے 'کھیلن تے' بھی استعمال ہوا ہے مگر اس کی مثالیں کم ہیں ۔
(۱۱) 'ہوتے ہیں' یا 'ہوتا ہے' کی جگہ 'ہوہے' استعمال کیا گیا ہے ۔
(۱۲) کئی جگہ الف کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔ کہیں کہیں پیار کے لیے کبھی ضرورت شعری کے لیے کبھی ایہام کی ضرورت سے الف کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ مثلاً میت کی میتا ، وار کی وارا ۔
(۱۳) فارسی محاورات کا ترجمہ کر کے نئے افعال تراشے گئے ہیں ۔ مثلاً خوش آنا ۔ زاری کرنا ۔ یاری کرنا ۔ زور پکڑنا ۔ سر بر ہونا ۔ حرف لانا ۔ حال آنا بمعنی جلد آنا ۔ خوش نہ آنا ۔ گرم ملنا ۔ دریا کشی کرنا ۔
(۱۴) فارسی اور ہندی الفاظ کو ملا کر متعدد تراکیب آبرو کے ہاں ملتی ہیں وہ ہندی اور فارسی الفاظ کے درمیان اضافت کا استعمال بھی کرتے ہیں ۔ مثلاً کلِ نیں ۔ خوش نیں وغیرہ ۔
(۱۵) بعض اسما اور افعال صفات وغیرہ سے آبرو نے خود بنائے ہیں مثلاً نازک سے نازک پنا ۔ منکر سے منکر پنا ۔ غرور سے غروری کرنا ۔ کافر سے کافری کرنا ۔

۲ ۔ تلفظ

(۱) جنگل کو ہر جگہ نون غنہ کے ساتھ باندھا ہے ۔ غزل کا ہم وزن ہو گیا ہے ۔

Marfat.com

اسی طرح انگارا میں بھی اعلان نون کے بجائے اخفائے نون ہے۔ اسی طرح خنجر۔ ننگی۔

۲۔ انکھیاں ہر جگہ گو اسی طرح لکھا ہے مگر شعر میں بعض جگہ اس کا تلفظ ، ے، کے بغیر کیا گیا ہے۔ یعنی ،کھ، اور ،ی، کو ملا کر تلفظ کیا گیا ہے

۳۔ اول میں تشدید حذف کر دی۔

۴۔ نہیں کو نیں بحذف ،ہ، تلفظ کیا گیا ہے، نیئں بھی باندھا ہے اور ہائے مکسورہ کی خفیف آواز اور نون غنہ کے ساتھ بھی

۵۔ ترک کو ،ترک، باندھا گیا ہے، رمتحرک کے ساتھ

۶۔ الف ممدودہ کے مد کو ساقط کر دیا گیا ہے مثلاً آزمانا کی جگہ ازمانا۔

۳۔ ہندی اثرات

۱۔ ہندو تلمیحات اور اصطلاحات کثرت سے ملتی ہیں۔ مثلاً کشن جی، کبجا۔ کنھیا۔ سیاما۔ گیتا

۲۔ ٹھیٹھ ہندی الفاظ جو ہندی شاعری میں رائج تھے استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً مرم سینکھ برن۔ جوت۔ درسن نیتھ۔ پرگھٹ۔ دیہ۔ آسن۔ برہ۔ بیورا برکھا۔ گیان۔ اگن۔ یتھا۔ تیھن۔ لٹکا۔ سوہا۔ برہن۔ بسن۔ سادھنا۔ سبدھی۔ بدھ۔ گھڑ۔ دھمال۔ سالنا۔ بجرسل۔ ادھوت۔ رکت چندن

۳۔ ان کے اضافہ سے بہت سی منفی صفات بنائی گئی ہیں۔ مثلاً۔ انما۔ ان ملا

۴۔ ،ہ، کو ،ر، سے بدل دیا گیا ہے مثلاً پہن کو پہر۔ جل کو جر لکھا ہے۔

۵۔ یہ کو ،یو، اور دہ کو ،دو، لکھا ہے۔

۶۔ کھیلتے تھے کی جگہ کھیلن تھے بھی استعمال ہوا ہے

۷۔ تم نے کی ،تنا، استعمال کیا ہے۔

۴۔ پنجابی مماثلت:

۱۔ زیادہ تر ،ڑ، کو ،ڈ، سے بدل دیا گیا ہے۔ بڑھا کو بڈھا۔ کاڑھا کو کاڈھا

Marfat.com

۲۔ جمع بنانے میں 'ان' کا استعمال کرتے ہیں مثلاً یار سے یاراں بھوں سے بھواں لیکن 'ون' کے اضافے سے بھی جمع بنائی گئی ہے۔ مثلاً فلک کی جمع الجمع افلاکوں بنائی ہے۔

۳۔ 'ھ' کا استعمال زیادہ ہے مثلاً جھوٹ کو جھوٹھ۔ آپ ہی کو اپھی۔ تڑپنا کو تڑپھنا اور کئی الفاظ میں 'ھ' بعد میں آنے کی بجائے پہلے کر دی گئی ہے۔ مثلاً پڑھنا کی بجائے پھڑنا۔ یا کھائیے کی جگہ کھیئے (بہ حذف الف) اس کے برعکس مثلاً پہچانا کے بجائے پھچانا۔

۴۔ نال کا لفظ بمعنی ساتھ استعمال ہوا ہے۔

۵۔ دکنی اثرات

۱۔ مے کی جگہ سیں۔ سیتی کا استعمال ملتا ہے

۲۔ میں کی جگہ منے منیں کا استعمال کیا گیا ہے۔ دو ایک جگہ 'میں' کی جگہ 'مے' بھی لکھا ہے۔

۳۔ اتنا کی جگہ ایتا۔ ادھر ادھر کی جگہ ایدھر اُودھر موجود ہے۔

۴۔ 'کے تئیں' کا استعمال 'کو' کی جگہ پر ہوا ہے۔

۵۔ حرف تشبیہ کے طور پر 'کے جوں' کے الفاظ ہوئے ہیں۔

۶۔ اب تک کی جگہ اب لگ۔ لیکن کی جگہ لیک۔ جی کی جگہ جیو۔ محبوب کے لیے بالم۔ سجن۔ سرجن۔ پیا۔ من ہرت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

۷۔ آنسو کی جگہ انجھو۔ ذرا کی جگہ نپٹ۔ ہر دن کی جگہ نس دن استعمال ہوا ہے

۸۔ 'کو' کی جگہ کوں اور سے کی جگہ بعض بعض مقامات سوں بھی استعمال کیا ہے۔

۹۔ افعال میں بھی وہی انداز کہیں کہیں مل جاتا ہے مثلاً بکا کی جگہ بکیا۔ پکا کی جگہ پکیا۔

۱۰۔ جگہ کی جگہ جاگہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۔ وہی کی جگہ 'سوئی' اور 'ووئی' (سوہی اور وہی) استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

۶۔ بعض دیگر خصوصیات

۱۔ گو آبرو کی زندگی کا کوئی حصہ پورب میں نہیں گزرا مگر پوربی کا لفظ 'بوڑنا' بمعنی ڈبونا انھوں نے استعمال کیا ہے۔ اسی طرح پیکن کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

۲۔ متعدد الفاظ ایسے ملتے ہیں جو آج بھی مغربی یو۔پی کے اضلاع میں صرف بول چال کی زبان ہی میں مستعمل ہیں مثلاً اٹم یعنی انبا، نخصیں (جو کسی شوہر کی ہو کر نہ رہ سکتی ہو) لہذا تڑ پھڑانا جھکجھورے جھیلنا کھک ہونا

۳۔ سودا کی طرح آبرو نے یت کے اضافے سے بنائے ہوئے بہت سے اسماء اور صفات استعمال کیے ہیں مثلاً بانکپن سے بانکیت پٹنا سے پٹیت۔

۴۔ آبرو نے غنڈہ کو ہر جگہ خندہ۔ رزاٹے کو رجالا لکھا ہے۔ اور شدمازی کا لفظ مکر فریب کے لیے استعمال کیا ہے۔

۵۔ بعض حرف کا املا تلفظ کے مطابق تھا مثلاً تسبیح کو تسبی لکھتے تھے وہی شکل آبرو کے کلام میں بھی موجود ہے۔ اس مختصر سے جائزے سے اندازہ ہوگا کہ آبرو کے زمانے میں اردو زبردست لسانی انقلاب سے گذر رہی تھی۔ آبرو کے دیکھتے دیکھتے زبان کی شکل کچھ کی کچھ ہوگئی۔ ان تبدیلیوں کی تیز رفتاری کا اندازہ خود ان کے کلام سے کیا جاسکتا ہے

کلیات آبرو کے مخطوطات

کلیات آبرو کے چھ مخطوطات کے بارے میں اطلاعات پہنچ سکی ہیں۔

مخطوطہ فورٹ ولیم کلکتہ
مخطوطہ ۔ دلیسنہ
مخطوطہ رام پور
مخطوطہ کراچی

Marfat.com

مخطوطہ کیمبرج
مخطوطہ پٹیالہ
مخطوطہ فورٹ ولیم کلکتہ اب ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانے میں ہے اس مخطوطہ کے آخر میں یہ ترقیمہ ہے۔

"تمت بالخیر بعون ملک الوقت بتاریخ ہشت دہم
شہر ذی الحجہ روز جمعہ بوقت سپہری جلوس میمنت
شاہ عالم بادشاہ غازی تحریر یافت"

اس نسخہ میں مخطوطہ پٹیالہ کے مقابلے میں مندرجہ ذیل کلام زائد ہے:

(الف) مستزاد

۱۔ آنکھوں نے تری دل کو مرے قتل کیا ہے	بانکی نظراں میں
۲۔ عاشق کا کہر رنگ نہ ہو زرد سو کیوں کر	اس طور کو دیکھے
۳۔ زردار سیں ملتے ہیں یہی طور بُرا ہے	اب سیم براں میں
۴۔ کیوں پھولتا ہے حُسن پہ اے تو۔۔۔	اے نازک کمر
مانگوں ہوں دعا ملنے کو تری	اے نازک کمری
لیا یا ہوں مجھ پاس یہ رد رو کو رہا	کر علاج بیماری
لاگی تھی برہ ایک کلیجے میں اچانک	سن بات ہماری
ہوتا نہیں ہمدردی کوں ایسا ہی معشوق	سن تو مایۂ خوبی
جپتا ہوں دن رات خدا کو	کر فکر مقرر
جلایا دل کو عاشق نے مکر سے	لگا دھوکے کوٹی
چلتا ہے عجب چال ہمارا	اے۔۔۔ سورا

(ب) ترجیع بند

کہاں ہے کہو آج وہ خوش نین

Marfat.com

(ج) قطعہ

میں نے چاہا تھا ترے عشق میں ہو کر مجنوں

(د) مخمسات

۱۔ دیوانہ اسیر سلاسل کہا کرد
۲۔ تری کاکل مرے دل کو بلا ہے
۳۔ کس کس طرح حیرت میں رہے
۴۔ آتا نہیں کہتا ہے یوں فرصت نہیں کچھ کام ہے۔
۵۔ ارے او شوخ ستم گار کہاں جاتا ہے
۶۔ یہ بے رحمی کہو صیاد کون کن نے ہے سکھلادی
۷۔ اے شوخ کیوں سیکھی جادوگری (؟)۔
۸۔ ۔ یا خام زرکش دل عاشق (؟)۔
۹۔ اے درد ہجر کا تجھے کیا کروں میت
۱۰۔ باتوں میں عندلیب قفس میں تو بوم ہو
۱۱۔ ـــــ گردن زدنی (؟)
۱۲۔ دریاؤ نہیں
۱۳۔ زردار کہاں جاتا ہے

(ہ) رباعیات

نسخہ کلکتہ میں ۲۰ رباعیات ہیں اور فردیات کی تعداد ۲۹ ہے۔ مخطوطے کے اندر ایک اور ترقیمہ ہے جس میں تاریخ کتابت ۱۱۵۱ھ دی گئی ہے جو غالباً جلوس محمد شاہی، کے سنہ کی ہے۔ ترقیمہ یہ ہے۔

"دیوان آبرو بتاریخ بیست و دوم ذی الحجہ ۱۱۵۱ھ بوقت
سپہری تحریر یافت"

Marfat.com

اس نسخہ کے شروع اوراق یہ عبارت درج ہے۔

کتاب دیوان آبرو بزبان ہندی واقعہ سلخ ربیع الاول ۱۲۱۹ھ دیدہ شد

آخر میں فورٹ ولیم کالج کی مہر ہے جس میں ہندی بنگالی اور اُردو میں "کتاب کالج فورٹ ولیم" لکھا ہے۔ شروع کے ایک ورق پر "دیوان آبرو بزبان ہندی" کے الفاظ لکھے ہیں اور نمبر ۱۵۴ پڑا ہوا ہے۔ انگریزی میں بھی دیوان آبرو لکھا ہے۔

یہ نسخہ نہایت غلط لکھا ہوا ہے۔ کاتب جاہل معلوم ہوتا ہے۔ اس نے مصرعوں کو مسخ کر دیا ہے اور بعضے مصرعوں کو خلط ملط کر دیا ہے۔ بعض میں ایسے اضافے کر دیے ہیں جن سے اصل متن تک پہونچنا ناممکن ہو گیا ہے۔ دیوان آبرو سب سے زیادہ غلط مخطوط یہی ہے۔

(و) مثنویات

۱۔ ہے سزاوار ثنا وہ باکمال — طویل مثنوی
۲۔ جن نیں پیدا کیا ہے خاص و عام
۳۔ سب سیں ذات اور صفات میں
۴۔ مثنوی در موعظہ آرایشِ معشوق

(ز) مرثیہ

افسوس ہے کہ آج رسول خدا کے تئیں

(ح) پہیلیاں [1]

اب خدا بخش لائبریری پٹنہ کی ملکیت ہے۔ اس کا عکس مجھے لائبریری کے توسط سے حاصل ہوا۔ ان مخطوطات میں کلکتہ اور پٹیالہ کے مخطوطات کے متن پر اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ مخطوطۂ کراچی جو پہلے ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی ذاتی ملکیت تھا اور اب انجمن ترقی اُردو پاکستان کے کتب خانہ میں ہے۔ مشفقی ڈاکٹر مشفق خواجہ کی مہربانی سے حاصل ہوا۔ جس کے لیے میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔

Marfat.com

نسخہ پٹیالہ نہایت صاف اور صحیح لکھا ہوا ہے۔ آخر میں جو ترقیمہ ہے وہ درج ذیل ہے:

"تمت تمام شد دیوان محمد مبارک آبرو بتاریخ بیست و دوم شہر شعبان المبارک
سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ غازی مطابق سنہ ۱۱۴۹ ہجری المبارک المیمونہ"

پہلے صفحہ پر کاتب نے غالباً مشق کے طور پر بعض مصرعے نقل کر دیے ہیں۔

عشق کے اثبات کو عاشق خوار ہے
تب تو یوں سنتا ہے ان سب واعظوں کے قال و قیل
عشق ہے اختیار کا دشمن

ایک طرف نمبر ۶۳ لکھا ہے اور اس کے نیچے اس کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عبد) اس طرح لکھی ہے۔ دوسری طرف مثل دیوان نیچے دیوان آبرو اسم حمیدہ لکھا ہے تمام مطلع سرخ روشنائی سے ہیں اور مقطع میں تخلص سرخ روشنائی سے لکھا ہے۔ کاغذ عمدہ اور خاصا موٹا ہے۔ یہ نسخہ اب سنٹرل لائبریری پٹیالہ کی ملکیت ہے اور رجسٹر میں اس کا اندراج نمبر ۱۶۰۲ پر ہے۔ یہ مخطوطہ پہلے کپورتھلہ کی ملکیت تھا (مثل سے غالباً مسل یا فائل مراد ہے)

اس مخطوطے میں زیادہ غزلیات ہیں ان کی مثنویات وغیرہ بھی اس میں شامل نہیں ہیں زیر نظر دیوان نسخہ پٹیالہ پر مبنی ہے۔ اس میں بعض اوراق ردیف الف کے اور ردیف ت سے ردیف خ تک کے غائب ہیں۔

نسخہ رام پور بھی نہایت صاف روشن اور خوشخط لکھا ہوا ہے۔ اس نسخے میں ایک غزل کے اوپر لکھا ہوا ہے:

"غزل کہ آخر وقت گفتید بعد ازیں ہیچ شعرے نگفتید"

غزل کا پہلا مصرع یہ ہے:

خداوندا اٹھا دے درمیاں سوں ہجر کے پردے

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نسخہ آبرو کے انتقال کے بعد لکھا گیا غزل میں ایسے اشعار موجود ہیں جن سے یہ قیاس صحیح نہیں معلوم ہوتا کہ یہ غزل آخر وقت میں کہی گئی ہو لیکن اس میں کلکتہ اور پٹیالہ کے مخطوطات کے فراہم کردہ مثنویوں پر بہت کم اضافہ کیا گیا ہے۔

پٹیالہ سنٹرل لائبریری کا نسخہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع ہوتا ہے۔ اس

Marfat.com

ایک طرف رب لیسر اور دوسری طرف ولا تعسر وتمم لکھا ہے۔ دلیسر کے نسخے میں تدآبروکوں
تدآبرو کوں چھوڑ گلی سے سٹک گیا
پٹیالہ کے نسخے میں کپورتھلہ اسٹیٹ لائبریری کی مہر ہے
پہلے صفحے پر لکھا ہے :

عشق کے اثبات کو عاشق خار ہے
تب تو یوں سنتا ہے ان سب واعظوں کے قال وقیل
عشق ہے اختیار کا دشمن

مثل دیوان

عدد ۶۳ دیوان آبرو اسم حمیدہ

عدد ۸ دیوان آبرو صاحب

تمام مطلعے سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

آخر میں ایک بار پھر میں جناب مشفق خواجہ اور ڈاکٹر مسعود حسن خاں اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے تعاون کے بغیر دیوان آبرو کی بازیافت ممکن نہ تھی۔

محمد حسن

پروفیسر اُردو
جواہر لعل نہرو یونیورسٹی
نئی دہلی ۱۱۰۰۶۷
۳۱ر مئی ۱۹۸۴ء

Marfat.com

مختصر کتابیات

۱۔ اورنٹیل کالج میگزین لاہور۔ شمارہ ۱۹۶۰ء
آبرو پر جناب کلب علی خاں صاحب فائق کا مقالہ

۲۔ رسالہ معاصر پٹنہ ۔ شمارہ ۱۹۵۱ء
واسوخت آبرو پر پروفیسر مسعود حسن رضوی کا مضمون معہ حواشی قاضی عبدالودود

۳۔ دیوان زادہ شاہ حاتم ، مخطوطہ رام پور

۴۔ سرگزشت حاتم مرتبہ محی الدین قادری زور

۵۔ فائز دہلوی ، شمالی ہند کا پہلا صاحب دیوان شاعر.
مرتبہ پروفیسر مسعود حسن رضوی

۶۔ عبارستان ۔ قاضی عبدالودود

۷۔ قدیم اردو : مرتبہ پروفیسر مسعود حسین خاں

Marfat.com

کچھ املا کے متعلّق

اس نسخے کی ترتیب میں املا کے سلسلے میں جن امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے ان میں بعض کی صراحت ضروری ہے۔

۱۔ عام طور پر اوس۔ اوٹھ۔ دوکھ۔ یا اس قسم کے دوسرے الفاظ میں جہاں 'و' موجودہ املے کے مطابق نہیں لکھے جاتے 'و' حذف کر دیا گیا ہے لیکن پٹیالے کے مخطوطے میں یہ تمام الفاظ 'و' کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

۲۔ اصل مخطوطے میں پاؤں کو پانو، کنویں کو کوے۔ پہنچا کو "پونچا" لکھا گیا ہے ان الفاظ کو بدل کر پاؤں۔ کنویں اور پہنچا کر دیا گیا ہے کہ وہ موجودہ املے کے قریب آجائیں۔

۳۔ اصل مخطوطے میں چاہیے کو چہئے۔ کھائیے کو کہئے لکھا ہے اس قسم کے الفاظ کا املا چاہیے۔ کھائیے کر دیا ہے۔

۴۔ اصل مخطوطے میں 'پڑھیے' کو پہڑیے۔ پہچانا، کو پچھانا یا پچھانا ہے۔ اس قسم کے الفاظ کو بھی موجودہ املے کے مطابق کر دیا گیا ہے۔

۵۔ تڑپ کو اصل مخطوطے میں ترڑ پہہ لکھا ہے۔ اس کو بھی اکثر جگہ موجودہ املے کے مطابق زیر نظر تالیف میں تڑپ لکھا گیا ہے۔

۶۔ جہاں 'پئے اور ئیے' کا املا برقرار رکھنا ضروری نہ تھا وہاں 'پہ" اور 'یہ

Marfat.com

کر دیا گیا ہے

۷۔ باقی تمام حروف کا املا اصل مخطوطے کے مطابق برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مثلاً سیں۔ نیں۔ کوں۔ سوں۔ کرناں (یعنی کرنا) کی اصل شکل قائم رکھی ہے۔ اسی طرح وہ تمام الفاظ جن کو آج کل 'ہ' سے لکھا جاتا ہے مگر اصل مخطوطے میں 'ا' سے لکھے گئے تھے۔ قدیم املے کے مطابق لکھے گئے ہیں۔

۸۔ اصل نسخے کے املے کی دوسری خصوصیات باقی رکھی گئی ہیں۔

Marfat.com

دیباچہ طبع سوم

دیوان آبرو کا پہلا اڈیشن ۱۹۶۳ء میں چھپا تھا بہت ناقص تھا اور ضائع کر دیا گیا پھر دوسرا اڈیشن ایک سال بعد شائع ہوا یہ پہلے سے بہتر تھا مگر یہ بھی ناقص تھا اور دیوان آبرو کے نسخۂ پٹیالہ ہی پر مبنی تھا اور ایک مثنوی اور مستزاد کے علاوہ صرف غزلیات اور فردیات پر مشتمل تھا۔ اب یہ تیسرا اڈیشن شائع ہو رہا ہے اس میں دیوان آبرو کے سبھی مخطوطات کا کلام موجود ہے لیکن کمی اس میں بھی رہ گئی ہے اختلافات نسخ کے مقابلے اور موازنے کا حق ادا نہیں ہوا اور کچھ کلام بھی ممکن ہے باقی رہ گیا ہو سبھی تذکروں سے بھی آبرو کا کلام نقل نہیں ہو سکا ہے۔ یہ کمی اگلے اڈیشن میں جلد دور ہو جائے گی البتہ پچھلے اڈیشنوں کے مقابلے میں زیر نظر اڈیشن میں فرہنگ کا اضافہ اہم ہے گو فرہنگ کو اور زیادہ تفصیلی ہونا چاہیے تھا کیونکہ ایہام گوئی کی بنا پر ہر لفظ کے کئی پہلو نکلتے ہیں اور ان کی مزید صراحت چاہیے تھی۔

بہرحال معذرت کے ساتھ دیوان آبرو کا نیا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے

اس عرصے میں آبرو کی شخصیت ان کے دور اور اس کے تنقیدی مطالعے کے سلسلے میں جو مزید معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ درج کی جاتی ہیں اس سے قبل کے اڈیشن میں شامل دیباچہ بھی شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔

نام اور حالاتِ زندگی :

نام نجم الدین اور عرف شاہ مبارک تھا (مجموعہ شعراء نکات الشعراء، مخزن نکات، تذکرۂ ہندی

Marfat.com

طبقات الشعرا، شوق گلشن بے خار اور تذکرہ طور کلیم اور گلِ رعنا اور تاریخ ادب اردو سکسینہ۔ جواہر سخن تذکرۂ سخن خوش معرکۂ زیبا وغیرہ سب نے نجم الدین نام اور شاہ مبارک عرف لکھا ہے البتہ شفیق اورنگ آبادی نے چمنستان شعرا میں اور علی ابراہیم خلیل نے گلزار ابراہیم میں صرف نجم الدین نام لکھا ہے۔ عرفیت شاہ مبارک سراج الدین علی خاں نے مجمع النفائس میں اور شاہ حاتم نے دیوان زادے میں لکھی ہے مگر صاحب تاریخ محمدی جو ہم عصر ہیں شاہ مبارک اللہ نام لکھتے ہیں مخطوطۂ کراچی میں محمد مبارک نام لکھا ہے کریم الدین نے نجم الدین علی خاں نام لکھا ہے۔

سراج الدین علی خاں آرزو نے مجمع النفائس میں صفحہ ۱۰۸ مخطوطۂ رام پور میں اپنے اجداد پدری میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کا اور اجداد مادری میں شیخ محمد غوث گوالیاری رجداعلیٰ شیخ فرید الدین عطار کا حوالہ دیا ہے۔ اس طرح آبرو آزاد کے ننھیالی رشتہ دار تھے سرو آزاد میں صفحہ ۲۲۷ پر آزاد بلگرامی خاں آرزو کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ آرزو کا نسب پدری شیخ کمال خواہرزادہ۔ شیخ نصیر الدین محمود سے اور جہت مادر سے شیخ محمد غوث گوالیاری شطاری عطاری سے ملتا ہے اس لحاظ سے آبرو خانِ آرزو کے رشتے دار بھی تھے غالباً شاگرد بھی تھے اور عطاری تھے کہ انھیں شیخ فرید الدین عطار سے نسبت تھی [1]

آبرو کی ولادت کی تاریخ قاضی عبدالودود نے ۱۰۹۵ھ تسلیم کی ہے سند اس کی یہ ہے کہ آبرو کی وفات کی تاریخ ۲۴ رجب ۱۱۴۶ھ متعین ہو چکی ہے اور صاحبِ تاریخ محمدی نے واضح طور پر اس کا اندراج کیا ہے۔ مصحفی نے وفات کے وقت عمر ۵۰ سال بتائی ہے اور گھوڑے کی لات لگنے سے موت واقع ہونا بیان کیا ہے اگر ۱۱۴۶ھ سے ۵۰ سال نکال دیے جائیں تو ۱۰۹۶ھ نکلتا ہے قاضی عبدالودود نے بعض دیگر شواہد کی مدد سے ۱۰۹۵ھ سال ولادت مانا ہے میر سید فتح علی حسینی قائم، شوق نے گوالیار کو ان کا وطن بتایا ہے اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں ہوئی تعلیم و تربیت کا حال معلوم نہیں لیکن فارسی اور عربی میں دستگاہ رکھتے تھے غالباً فارسی میں شعر بھی کہتے تھے جس کی طرف اشارے ان کے کلام میں ملتے ہیں۔

ریختے کے شعر یہ لگتے ہیں اس کوں عار سی
آبرو کہہ آوتا ہے شعر جس کو پارسی

---

[1] تفصیلات کلب علی فائق کے مضمون مشمولہ اورنٹیل کالج میگزین لاہور سے حاصل کی گئی ہیں شمارہ ۱۹۷۰ء

Marfat.com

میرؔ نے ان کا آغاز جوانی میں دہلی آنا لکھا ہے یہ سفر غالباً ۱۱۱۷ھ کے لگ بھگ ہوا ہوگا ممکن ہے بسلسلۂ روزگار دہلی آئے ہوں گلشن گفتار کے بیان کے مطابق ملازمت شاہی سے منسلک رہ چکے تھے۔ گردیزی نے لکھا ہے کہ ایک مدت تک نارنول میں ان کے والد کے ساتھ آبرو رہے اور اچھے صلے پائے غرض دہلی میں عزت اور خوش حالی سے بسر کی جس کا ثبوت ان کے کلام سے بھی ملتا ہے۔

جب ولی کے دیوان کا دہلی میں شہرہ ہوا تو حاتم کے بیان کے مطابق ۱۱۲۸ھ کے لگ بھگ اردو میں شعر کہنے کا رواج عام ہوا سراج الدین علی خاں آرزو نے ان ریختہ گو شاعروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان شعرا میں آبرو نے ایہام گوئی کی طرز نکال کر امتیازی شان پیدا کر لی، ۱۱۳۷ھ میں خود حاتم نے آبرو کی زمین میں غزل کہی۔ اس سلسلے کی مزید بحث اولیت کے مسئلے کے ضمن میں ہے۔

آبرو کے مزاج اور سیرت کے بارے میں معلومات بہت کم ہیں متعدد تذکرہ نویسوں نے ان کی حسن پرستی کا تذکرہ کیا ہے۔ مجموعۂ نغز میں میر مکھن پاکباز کو ان کا منظور نظر بھی بتایا گیا ہے۔ صاحبِ تذکرہ لکھتے ہیں:

'میر مکھن پاکباز تخلص سے جو سید شاہ کمال بخاری کے بیٹے تھے دلچسپی رکھتے تھے چنانچہ بعض اشعار میں اس کا اظہار بھی کیا ہے۔

مخزنِ نکات میں قائم نے لکھا ہے:

"حسن پرستی میں بڑی شہرت تھی۔ چنانچہ حسینوں کی آرایش کے سلسلے میں ڈیڑھ سو اشعار کی مثنوی بھی لکھی ہے۔

کریم الدین کا بیان ہے:

"مبارک مکھن۔ فرزند شاہ کمال بخاری سے بہت گھلا ملا رہتا تھا چنانچہ اس نے آپ بھی اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

مکھن میاں غضب ہیں فقیروں کے حال پر
آتا ہے ان کو جوش جمالی کمال پر

شہ کلب علی خاں فائق۔ حوالہ بالا ص ۲۰

Marfat.com

(یہاں مراد جمالی کمال کی درگاہ کی طرف سے بھی ابہام کی مدد سے اشارہ کیا گیا ہے جو مہرولی کے قریب دہلی میں ہے)

آبرو اپنی حسن پرستی کی شہرت کے بارے میں مثنوی در موعظہ آرائشِ معشوق میں خود لکھتے ہیں:

تب کہا میں نے کہ کیا ہے تیرا نانو — کہتے ہیں میرے تئیں آبرو
نام سنتے ہی کیا اٹھ کر سلام — خوش ہوا ہنس کر لگا کرنے کلام
آرزو سیتی لگا کہنے کہ ہم — یاد میں رہتے تھے تیری دم بدم

غرض محبوب خود آبرو سے 'خوب روئی' کی طرح میں جاننے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے۔

علاوہ بریں جن امردوں یا محبوباؤں کا ذکر بار بار آیا ہے ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں۔ پنا۔ ممولا۔ رمضانی۔ سبحان رائے۔ جمال۔ صاحب رائے ان کے علاوہ ہندوستان زا۔ برہمن زادہ۔ کسائی۔ سنار۔ اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے محبوبوں کا بھی ذکر ہے۔

دیوان کی اندرونی شہادت سے آبرو کی موسیقی سے گہری دلچسپی اور اس دور کے عہد ساز بین نواز نعمت خاں سدارنگ اور ادارنگ سے ان کی دوستی اور عقیدت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ نعمت خاں سخت بیمار ہوئے تو ان کے صحت یاب ہونے پر آبرو نے مبارک باد پیش کرنے کے لیے غزل کہی

الٰہی شکر میں کرتا ہوں تیرا
بہر نو تو نے نعمت خاں کو پھیرا

نعمت خاں دہلی چھوڑ کر کچھ دن کے لیے باہر جانے لگے تو بھی جدائی کی شکایت آبرو نے نظم کی۔

دہلی کے بیچ ہائے اکیلے مریں گے ہم
تم اگر لے چلے ہو سجن کیا کریں گے ہم
بھولو گے تم اگر جو سدارنگ جی ہمیں
تو نانو بین بین کے تم کو دھریں گے ہم

نعمت خاں سدارنگ کے کمالات کی تعریف جابجا کی گئی ہے ان کی بین نوازی کی تعریف، راگ راگنی پر ان کی قدرت کا ذکر اور خاص طور پر نسبت اور ہنڈول وغیرہ گانے کا چرچا غزلوں

Marfat.com

میں جا بجا ہے اس دور کے اہم طرز جنگلہ یا زنگولا کا بھی تذکرہ بار بار ملتا ہے۔ رقص سے بھی آبرو کو دلچسپی تھی گھنگھرو ردیف کی غزل لکھی ہے اور کئی جگہ رقص کی کیفیات کا ذکر ہے۔

آبرو کو دوستداری اور موسیقی کے علاوہ سفر سے بھی دلچسپی تھی موجودہ ہریانہ اور پنجاب کے مختلف علاقوں، قصبوں کا رقص اور وہاں اپنی اور اپنے دوستوں کی آمد و رفت کا تذکرہ کیا ہے ان میں چند یہ ہیں۔

نارنول۔ سنبھال کے (سنبھال کے) پانی پت۔ گنور۔ نونہرہ۔ آگرہ۔ ہانسی۔ حصار۔ آبرو کو کھیلوں سے بھی خاص دلچسپی تھی چنانچہ گنجفے کا ذکر ان کے اشعار میں بار بار آیا ہے۔ اسی طرح چوپڑ کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سے نئے نئے مضامین پیدا کیے گئے ہیں۔

چوپڑ کے کھیلنے کا ہے سارا یہ ہے خلاصا
شاید کبھی وہ لڑکا بیٹھے ہمارے پاس ہمارے آ

کبوتر بازی سے بھی شغف تھا اس فن کی اصطلاحیں انھوں نے استعمال کی ہیں اور کبوتروں کو مختلف قسموں کا تذکرہ کیا ہے اور اڑنے کے دوران کبوتروں کے مختلف خطرات سے دوچار ہونے کا ذکر بھی ان کی غزلوں میں موجود ہے مثلاً

دولت نہیں تو ہرگز پیغام وصلت مت دے (کدا)
یہ خط اگر کبوترے جا تو بھیج زرچا (کبوتر کی ایک قسم)

کیوں کے نامے کو لے کبوترجا
مژہ پنجا ہوئی ہے باشتے کا

انجھو بسمل کبوتر ہوے تڑپے
کیے جب ہم نیں اپنی چشم تر باز

اسی طرح خوش لباسی اور خوش پوشاکی آبرو کو پسند ہے اپنی غزلوں میں جا بجا انھوں نے اپنے دور کے قیمتی کپڑوں اور پوشاکوں کا ذکر کیا ہے۔

لگی چپ جس گھڑی سیں پہر بیٹھے
پھٹے یارب یہ محمودی کا جاما

Marfat.com

اتو۔ مخمل ۔ بانات ۔ جاما ۔ مشروع کا پاجاما ۔ نیمہ ۔ دستار ۔ چیرا ۔ سیلی ۔ بگڑی غرض اس دور کے سبھی اہم کپڑوں اور پوشاکوں کا ذکر آبرو کے کلام میں موجود ہے مزید تفصیلات کے لیے درگاہ قلی خاں کی تصنیف 'مرقع دہلی' اور محمد شاہی طرزوں پر عبدالحلیم شرر کی کتاب 'مشرقی تمدن کا آخری نمونہ' کا مطالعہ مفید ہوگا۔

اسی طرح مشروبات میں قہوہ ۔ چائے ۔ تمباکو ۔ بھنگ ۔ شراب وغیرہ کا ذکر محض رسمی نہیں ہے بلکہ اس دور کی تہذیبی مزاج سے آبرو کی گہری دلچسپی ظاہر ہوتی ہے ۔ میلے ٹھیلوں اور جشن اور تہواروں کا بھی انھیں شوق تھا ۔

شعر گوئی بھی اسی تہذیبی مزاج کا ایک حصہ تھی ان اشعار کے سلسلے میں انھوں نے حسن پرستی اور عشق بازی ہی کا ذکر کیا ہے یہ اور بات ہے کہ ان کے ہاں تصوف کے مضامین بھی ملتے ہیں اور اخلاقیات کے نکتے بھی موجود ہیں جو اس دور کے طرز زیست پر روشنی ڈالتے ہیں اور یوں بھی اپنا ایک الگ لطف رکھتے ہیں، مگر آبرو سنجیدہ فلسفیانہ فکر یا عشق کی تڑپ اور اضطراب کے شاعر نہیں ہیں خوش دلی اور خوش مزاجی کے شاعر ہیں اور یہی ان کا مزاج ہے ۔

شاعری کے فن میں ان کے بعض شاگردوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے جن میں ثاقب، سجاد فدوی ۔ عارف، عبدالوہاب یکرو اور میر مکھن پاکباز نمایاں ہیں جن کے بارے میں مختلف تذکرہ نویسوں نے مندرجہ ذیل معلومات بہم پہنچائی ہیں [1]

(۱) ثاقب ۔ شہاب الدین ساکن قصبہ سیوہارا ۔ درویش ۔ متوکل ۔ شاعر پرگو اور خوش گو ۔ شاگرد آبرو کا کبھی اپنے اشعار سراج الدین علی خاں آرزو کو بھی دکھاتا تھا اکثر فنون میں مہارت تھی باوجود ہمہ دانی اور قابلیت انسانی اپنے آپ کو ہیچمدان جانتا تھا رسائی فکر کی اس کے تخلص سے واضح ہے ۔ جس گھڑی کہ افواج افاغنہ مرہٹوں سے شکست کھا کر نانک متے کے جنگل کی طرف فرار ہوئی تھی ثاقب اللہ کو پیارا ہوا ذی الحجہ ۱۱۸۵ھ)

---

[1] ثاقب کے حالات خلاصۂ طبقات الشعرا شوق سے اور سجاد کے حالات تذکرہ نکات الشعرا سے ترجمہ کلب عابد خاں فائق کے ساتھ درج کیے گئے ہیں فدوی کا بیان مصحفی کے تذکرۂ ہندی سے اور عارف کا بیان تذکرہ مجموعہ نغز سے اسی طرح بحوالہ فائق درج ہوا ہے۔

Marfat.com

(۲) سجاد۔ میر سجاد اکبر آباد کا رہنے والا، مرد طالب علم، ریختہ کا اچھا شاعر، شاگرد میاں آبرو، اس کی شاعری درجۂ استادی تک پہنچی ہوئی۔ خوش گو اور معنی یاب اگرچہ لفظِ تازہ کی فکر میں (میر سجاد کا دیوان اب شائع ہو چکا ہے۔ م۔ ح)

(۳) فدوی محمد حسن ولد غلام مصطفےٰ خاں قوم سیّد حسینی لاہور میں پیدا ہوا۔ سولہ سال کی عمر میں ۱۱۲۴ھ میں فرخ سیر کی آمد دہلی کے سنہ میں دہلی آیا۔ فدوی قدیم یہی ہے شعر میں شاہ مبارک آبرو کا شاگرد تھا۔ طرز شعر قدما کے طور پر ابہام گوئی کی ہے اور چونکہ اکثر بزرگ اس کے درویش گزرے ہیں اپنا وقت درویشی ہی میں گزارا۔ کبھی نوکری نہ کی ستارا چھا بجاتا تھا جب تک میں دہلی میں تھا (۱۱۹۸ھ) کبھی کبھی گلی بازار میں مل جاتا ۱۱۹۹ھ میں بہار میں وفات پائی (فدوی پر پٹنہ سے ڈاکٹر محمد حسین کا تحقیقی مقالہ شائع ہو چکا ہے۔ م۔ ح)

(۴) عارف۔ محمد عارف مرحوم۔ کشمیر النسل تھا اور دہلی مولد تھا۔ شیخ نجم الدین آبرو کے شاگردوں میں سے نیک مزاج، یار باش۔ پاکیزہ معاش شخص تھا رفوگری پر گزارا تھا کتب نائکہ بھید پر نظر تھی اکثر ہندی کے دوہرے وغیرہ بھی کہے جو لوگ بھاشا کتب پر نظر نہیں رکھتے ان کی نظر میں اس کے اشعار میں تازہ مضمون معلوم ہوتا۔

(۵) عبد الوہاب یک رو کا دیوان معہ مختصر دیباچے کے ڈاکٹر شمیم احمد نے پٹنہ سے شائع کیا ہے۔ آبرو نے ایک شعر میں یک رو کو "بحرِ آبرو کا گوہر" کہا ہے اور اس طرح گویا ان کے شاگرد ہونے کا اعتراف کیا ہے ایک مقطع میں ان کا مصرعہ نقل کیا ہے:

دعا کرتا ہوں سن کر آبرو یک رو کا یہ مصرع
تری پیوستہ ابرو کیوں نہ ہووے مسجدِ جامع

(۶) پاک باز۔ صلاح الدین عرف میاں مکھن۔ پسر شاہ کمال۔ نبیرۂ شاہ جلال۔ ان کی شاگردی مصطفےٰ خاں یک رنگ سے ظاہر کی گئی ہے لیکن اکثر تذکرہ نویس متفق ہیں کہ آبرو کی ان پر نظر تھی بعض اشعار میں ان کا ذکر بھی ہے۔ اس طرح گو آبرو کے شاگرد نہیں تھے مگر ان سے قریب تھے۔

Marfat.com

آبرو کی زندگی کے یہی حالات مختلف تذکروں سے معلوم ہوتے ہیں تاریخ محمدی میں ۲۲ رجب ۱۱۴۶ھ تاریخ وفات درج ہے سنتوکھ سنگھ بیدار کی کہی ہوئی تاریخ درج ذیل ہے:

رفت چوں شاہ آبرو زجہاں
خشک شد بحرِ شعر و جوے سخن
شد معانی سیاہ پوشں ز لفظ
از غمش سوخت مو بموئے سخن
سال آں سروے باغ شطاری (؟)
کہ از بو در رنگ و بوے سخن
ہاتف از دیدہ آب ریختہ گفت
آبرو بود آبروئے سخن

محسن مصنفِ تذکرہ سراپا سخن نے اب کے ۴ عدد کا تخرجہ کرکے غلطی سے ۱۱۴۵ھ تاریخ وفات اس تاریخ سے برآمد کی ہے جو درست نہیں اب کے ۳ عدد کا تخرجہ چاہیے اور اسی حساب سے تاریخ ۱۱۴۶ھ برآمد ہوتی ہے۔

آبرو سید حسن رسول نما کے مزار کے پاس دہلی میں دفن ہوئے۔

آبرو کا دور:

آبرو محمد شاہی دور کے اہم شاعر تھے ان کا زمانہ ۱۰۹۵ھ سے ۱۱۴۶ھ تک ہے اور ان کا دہلی آنا ۱۱۱۶ھ یا ۱۱۱۷ھ میں مانا جاتا ہے دہلی کو مغلوں کی راج دھانی اور عہد وسطیٰ کا اہم تہذیبی اور ادبی مرکز تسلیم کیا جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ دہلی سے جس تہذیب کا تصور وابستہ کیا جاتا ہے اس کا نشو و نما محمد شاہی دور سے پہلے نہیں ہوا تھا بلاشبہ مغلوں سے قبل دہلی خلجیوں اور تغلقوں کا پایہ تخت تھی اور اسی دور نے امیر خسرو جیسا شاعر پیدا کیا لیکن مغلوں نے اپنا پایہ تخت آگرہ منتقل کیا اور برج بھاشا کے فروغ اور کھڑی بولی اردو کے شمالی ہند میں پروان نہ چڑھنے کا یہ بھی ایک سبب تھا۔ اکبر کو اکبرآباد عزیز تھا جہانگیر کو لاہور۔ شاہجہاں نے گو دہلی کو دوبارہ شاہجہاں آباد کی شکل میں بسایا مگر خود زیادہ زمانہ وہاں نہ گزار سکا اور آخر عمر میں آگرہ ہی میں مقید رہا اور یہیں دفن ہوا۔ اورنگ زیب کا بیشتر وقت دکن میں

Marfat.com

گزرا اور اورنگ آباد میں دفن ہوا بعد کا دور افراتفری کا تھا جس مغل شہنشاہ نے دہلی کی تہذیبی بساط سجائی اور اسے ایک نیا رنگ روپ دیا وہ محمد شاہ تھا۔

محمد شاہ کا دور کئی اعتبار سے نہایت اہم تھا اسی زمانے میں خان آرزو اور شیخ علی حزین کا معارضہ ہوا اور فارسی میں شعر کہنے والے ہندوستانی شاعروں کی زبان دانی پر حرف گیری کی گئی اسی زمانے میں فارسی گوئی کی طرف سے توجہ کم ہوئی اور ولی کے دیوان کے دہلی آنے کے اثر کے طور پر ریختہ گوئی عام ہوئی اسی زمانے میں ریختے میں ایسا طرزِ سخن ابھرا جو محض فارسی کی تقلید سے عبارت نہ تھا بلکہ جس کی اپنی تہذیبی اور ادبی شناخت تھی۔ ایہام گوئی فارسی کے سبک ہندی اور برج بھاشا میں شلیش کی روایت کے مشترکہ اثر کا نتیجہ تھی اس دور میں اس طرزِ سخن کی مقبولیت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ ریختہ گوئی میں فارسی کی تقلید کے بجائے ہندوستانی عناصر کی تلاش کی جانے لگی تھی۔

یہ صورت تمام فنونِ لطیفہ میں نمایاں تھی محمد شاہی دور میں مصوّری، طرزِ تعمیر، موسیقی، خطّاطی اور رقص ہی میں نہیں طرزِ نشست و برخاست اور لباس میں بھی یہ نیا تہذیبی مزاج ظاہر ہو رہا تھا ڈاکٹر سید عبداللہ نے "بر محمد شاہ ترکی تمام شد" محاورے کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ محمد شاہی آخری مغل بادشاہ تھا جو ترکی زبان میں گفتگو کر سکتا تھا اور جس کے دور میں بین الاقوامی اثرات کے بجائے ہندوستانی اثرات زیادہ واضح ہونے لگے موسیقی میں سدا رنگ اور ادا رنگ کی گائیگی اور جنگلہ یا زنگولہ طرزِ موسیقی کا عروج اسی کا ثبوت تھا اور مصوّری میں کانگڑہ قلم کی مصوّری کا فروغ اسی کا نتیجہ۔ برکے پاجامے۔ نیچی چولیوں والے انگرکھے اور جامے۔ پگڑیوں کا نیا طرز اور بانکوں کی طرح داری اسی دور کی دین ہے جس کی تصویر درگاہ قلی خاں کی تصنیف مرقع دہلی اور محمد حسین قتیل کی ہفت تماشا میں ملتی ہے۔

آبرو اسی دور کے نمایندہ شاعر ہیں۔ زمانہ وہ تھا کہ سیاسی انتشار کا آغاز ہو رہا تھا اور اقتصادی دشواریوں کا شکنجہ آہستہ آہستہ کسا جا رہا تھا مگر معاشرہ ابھی بکھرا نہ تھا اور خاندانوں کی اکائیاں ٹوٹی نہ تھیں سماج اپنی شناخت بھولا نہ تھا اور مشترکہ اقدار کا ذخیرہ ہنوز باقی تھا گلیاں اور بازار آباد تھے اور محفلوں کی رونقیں اور گھر آنگنوں کی چہل پہل ویران نہ ہوئی تھی ایسے میں خوش دلی اور خوش وقتی ہی رواج بنی ہوئی تھی اور یہی سرمستی اور سرشاری ہے جو آبرو کے کلام سے چھلکی پڑتی ہے۔

Marfat.com

عام طور پر آبرو کے کلام کو ایہام گوئی کہہ کر نظر انداز کر دیا گیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ آبرو کا کلام اردو میں ایہام گوئی کا بہترین نمونہ ہے اور انہی کے کلام سے ایہام گوئی کی تحریک کی شروعات ہوئی۔ اس میں بھی شک نہیں کہ ایہام گوئی نے غزل کی شعریت کو مجروح کیا اور جذبہ بے اختیار اور واردات قلبیہ کے بیان کے بجائے لفظ کی تہ داری اور اس کی پرتوں کو طرح طرح سے برتنے کو شاعری قرار دے دیا اس سے یہ تو ضرور ہوا کہ شاعری کی کیفیت میں کمی آئی مگر لفظ تاریخ اور تہذیب کی دستاویز بن گیا اور لسانی سطحوں کی آئینہ داری کرنے لگا۔

مگر ان سب کے باوجود آبرو کی شاعری کی اپنی کھلی دلی فضا ہے جو ایہام کے باوجود ان کی شاعری پر غالب ہے یہ فضا ہے سرشاری اور سرمستی کی جس میں خوشی گناہ نہ تھی اور زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔ آبرو کے کلام میں محمد شاہی دور کا بانکا بلا روک ٹوک، بلا جبر و اکراہ، مفتی اور ملا کے علی الرغم آزاد انہ زندگی گزارتا نظر آتا ہے کہ اس کے نزدیک زندگی بے جا اخلاقی اور مذہبی پابندیوں کا نام نہیں بلکہ ان کے حدود میں رہ کر انتہاؤں سے گریز کرتے ہوئے فطری مسرتوں سے حظ اٹھاتے اور تمیز اور مزے داری کے ساتھ جینے کا نام ہے۔

مرقع دہلی۔ ہفت تماشا اور دیوان آبرو کو ایک ساتھ پڑھا جائے تو اس دور کا معاشرہ جیتا جاگتا آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے آبرو کے دور تک نہ تو شاعری ذریعۂ معاش بنی تھی نہ ذریعۂ عزت نہ شاعر اپنے کلام کے ذریعے سرکار دربار میں عمل دخل پانے کا خواب دیکھتا تھا نہ شاعری کو صوفی بننے کے جواز کے طور پر برتتا تھا۔ رکاوٹوں اور پابندیوں سے آزاد فطری اور صحت مند سرشاری کا یہ انداز آبرو کی شاعری کا بنیادی آہنگ ہے۔

لسانی اہمیت:

آبرو کے دیوان کی لسانی اہمیت ادبی اہمیت سے کم نہیں درحقیقت یہ دونوں موضوعات ایک تفصیلی کتاب کا موضوع ہیں یہاں ان کی نسبت مختصر اشارے ہی کیے جاسکتے ہیں۔ آبرو کی زبان بول چال کی زبان ہے اس میں کتابی عنصر بہت کم ہے آزادی کے ساتھ بلا روک ٹوک مختلف قسم کے الفاظ، محاورے، افعال اور اسمار استعمال کیے گئے ہیں ان کی شکلیں بھی عام روزمرہ کے استعمال سے قریب ہی رکھی گئی ہیں اسی لیے آبرو کے

Marfat.com

کے کلام میں تلفظ کی بڑی اہمیت ہے۔ ظاہر ہے آبرو کے دور کے عام تلفظ کو پہچانے بغیر آبرو کے اشعار میں الفاظ اور محاوروں کی صورتیں پہچاننا مشکل ہے اور بعض مصرعے اور شعر بظاہر وزن سے خارج معلوم ہوں گے۔

آبرو کے دور کی زبان بجا طور پر میر کی زبان کی پیش رو کہی جاسکتی ہے میر نے اسے زیادہ مانجھا اور سنوارا آبرو نے اسے قلندرانہ ڈھنگ سے برتا ہے انھیں دکنی کے سیتی، مینیں اور دستا جیسے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی عار نہیں عام بول چال میں دیکھنا کو دکھلاونا یا اس قسم کے دیگر افعال میں، و، کا اضافہ کرنا ان کے کلام میں عام ہے جیسے آونا۔ تاونا۔ اٹھاونا سر کٹاونا وغیرہ فارسی کے بعض محاوروں کا لفظی ترجمہ کرنے اور اسے اسی شکل میں استعمال کرنے سے بھی وہ گریز نہیں۔ اسی طرح بول چال کے عام الفاظ تھامے کی جگہ، ٹھانبے، یا تمام کی جگہ تمامی۔ یا ڈبویا کی جگہ بورا بار بار استعمال ہوئے ہیں فرہنگ گو مختصر ہے مگر یہ اندازہ کرنے کے لیے کافی ہے کہ آبرو کا دیوان اردو کی لسانی تشکیل کا ایک اہم موڑ ہے اور الفاظ کو جو رنگ و روپ انھوں نے دیا وہ بقول محمد حسین آزاد کچھ اس انداز کا تھا کہ شربت کے گھونٹ کے ساتھ مصری کی ڈلیاں بھی زبان کو لذت دینے لگتی ہیں۔ آبرو کی زبان گویا ایک بہتا ہوا پہاڑی چشمہ ہے جس میں مختلف دھارے آکر ملتے ہیں اور اس کی رنگا رنگی اور رفتار میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

نئی تنقید کا ایک دبستاں شاعری کو محض لفظ کی پہنائیوں کی دریافت سمجھتا ہے۔ اس تعریف سے قطع نظر، آبرو کا کلام اس طریقے کے مطالعے کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ اوّل تو ہر لفظ کی مختلف معنوی تہ داریوں کو آبرو نے ایہام کے ذریعے سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ دوسرے ہر لفظ کے لیے تلازمے جمع کیے ہیں کہ لفظوں کا یہ طلسم اس دور کی تہذیب کا آئینہ خانہ بن جاتا ہے۔ پھر یہ زبان کی ایک ایسی منزل کا کلام ہے جب اردو زبان اور ادب اپنی شعری روایت کی تشکیل و تعمیر کر رہا تھا بعد کے آنے والے نے اس بنیاد پر بلند بام ایوان سجائے لیکن آبرو نے زبان و بیان کا جو رخ اختیار کیا اس کی اہمیت محض تاریخی نہیں ہے بلکہ اس کی تخلیقی وسعت اور تہ داریوں کی رمز شناسی تنقیدی تفہیم کے نئے امکانات روشن کرتی ہے۔

ایہام گوئی پر ایک تنقیدی نوٹ:

ایہام بلاشبہ عربی لفظ ہے۔ فن بدیع کی شاید سبھی کتابوں میں "صنعت ایہام" کا ذکر

Marfat.com

موجود ہے اور اس سلسلے میں لفظ ایہام کے لغوی معنی بھی بتائے گئے ہیں۔ ان کتابوں میں فارسی کی سب سے قدیم کتاب رشید وطواط کی "حدائق السحر فی دقائق الشعر" ہے جس کی تصنیف کو تقریباً سوا آٹھ سو برس گزر چکے ہیں۔ اس میں ایہام کے معنی "بہ گمان افگندن" لکھے گئے ہیں۔ اس کے بعد شمس قیس رازی کی کتاب "المعجم فی معاییر اشعار العجم" ہے۔ بدیع کی بعض دوسری مستند کتابوں میں مثلاً مجمع الصنائع مصنفہ نظام الدین احمد حدائق البلاغہ مصنفہ شمس الدین فقیر اور مختصر البدائع مصنفہ رجب علی امانی میں بھی ایہام کے صرف اصطلاحی معنی بتائے گئے ہیں۔ فخری بن امیری نے صنائع الحسن میں ایہام کے لغوی معنی بھی بتائے ہیں اور وہ ہیں "بگمان و وہم انداختن" عربی اور فارسی اور ہندی تینوں زبانوں میں صنعت ایہام کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ عربی کا ذکر یہاں غیر ضروری ہے۔ ہندی میں یہ سنسکرت سے آیا ہے۔ اس کا اصطلاحی نام شلیش ہے۔

کالی داس نے بھی اس صنعت کا استعمال جا بجا کیا ہے۔ لیکن کالیداس کے بعد والے عہد میں جہاں صناعی اور تصنع کا رواج بڑھا وہاں سنسکرت شاعری میں شلیش کا استعمال بھی عام ہوا۔ اس دور کے کئی شعرا نے اس طرح اس کا التزام رکھا کہ ایک بند کے دو یا دو سے زیادہ معنی پیدا ہو گئے اور بعد کو شارحین نے ان کی طرح طرح سے تفسیریں کیں۔ بریڈیل کیتھ نے خصوصیت بھیروی کی نظم "کرتارجونیا" اور کویراج کی راگھو پانڈویہ اور سری ہرش کی نیسادھیہ (Naisadhiya) میں اس صنعت کے استعمال کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بھیرویں کے بارے میں وہ لکھتا ہے۔

He produces stanzas which give the same sound and sense read forward and backward and present, the same liwe to be read in four different senses- one stanza gives a three fold sense and in all we have tortured language.

اسی طرح کویراج کی نظم راگھو پانڈیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نظم میں رام چندر جی اور مہابھارت کی کہانی کو ساتھ ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ صرف اس وجہ سے ممکن ہو سکا ہے کیوں کہ سنسکرت میں ہر لفظ کے بہت سے معنی ہوتے ہیں اور ان کو مختلف طریقوں سے ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سری ہرش کی صناعی

Marfat.com

مشہور ہے۔

ہندی میں ریتی کال کے شاعروں سے پہلے بھی شلیش کی مثالیں ملتی ہیں۔ تلسی داس نے رام چرتر مانس میں بھی بعض جگہ شلیش استعمال کیا ہے لیکن ریتی کال میں تو اس کا رواج عام ہو گیا تھا۔ ہندی میں اس نے دوسری شعری صنعتوں سے الگ کوئی ممتاز حیثیت اختیار نہیں کی۔ اور جہاں دوسری صنعتوں کا استعمال ہوا وہاں شلیش کو بھی برتا گیا۔ جس طرح اردو میں ابہام ایک مستقل تحریک بن گیا وہ تاریخی اہمیت اسے ہندی میں حاصل نہ ہو سکی۔ پھر بھی ہندی شاعری میں اس کی لاتعداد مثالیں ملتی ہیں مثلاً ایک مشہور دوہا ہے۔

مالا پھیرت جگ گیو پایو نہ من کا پھیر۔ کر کا من کا چھوڑ کے من کا منکا پھیر اس میں دوسرے مصرعے میں من کا (منکا) لفظ ذو معنی ہے اور شاعر کی مراد معنی بعید سے ہے۔

اتفاق سے ہندی شاعری میں صنعت گری کا زمانہ جو ریتی کال کے نام سے موسوم ہے مغلیہ دورِ حکومت کا آخری زمانہ ہے۔ یوں تو ریتی کال کی مدت لگ بھگ دو صدی قرار دی جاتی ہے مگر اس کی ابتدا سترہویں صدی عیسوی کے وسط ہی سے مانی جاتی ہے اور شاہ جہاں کے دور کی ساری شان و شوکت نشاط عشق کے غلبے کی صورت میں ظاہر ہوئے ہمارے نقطۂ نظر سے اس دور کی دو خصوصیات اہم ہیں۔ ایک یہ کہ اس دور کی شاعری نے بھکتی کال کی مذہبیت کے بجائے عشق و نشاط کو اپنایا اور عشق و نشاط کے اس میلان اور مضمون آفرینی اور نازک خیالی کے اسلوب دونوں اعتبار سے وہ فارسی شاعری سے اور جاگیر دارانہ فضا سے متاثر ہوئی۔ جس طرح ولی نے اس بات کی کوشش کی کہ ریختہ میں فارسی اسلوب کو ڈھال لیا جائے اور مضمون آفرینی لطافت اور مٹھاس کو اپنا لیا جائے اسی طرح کی کوشش ریتی کال کے دور متوسط کے شعرا نے بھی اپنے طور پر کی یہ اور بات ہے کہ انھوں نے فارسی تراکیب اور ایرانی کرداروں اور تلمیحوں کو اختیار نہیں کیا جس سے ان کی شاعری کا بنیادی آہنگ برج بھاشا ہی کا رہا۔ لیکن ان کی شاعری کے آہنگ پر فارسی اثر کا انکار ممکن نہیں۔ پنڈت رام چندر شکل لکھتے ہیں۔

"الفاظ کے ساتھ ساتھ کچھ تھوڑے سے شاعروں نے عشق کی شاعری کی پوری صناعی کا ذخیرہ تک اٹھا کر رکھ لیا ہے اور ان کے جذبات بھی باندھ گئے ہیں۔ رس ندھی کی لکھی ہوئی "رتن ہزارا" میں یہ بات بدمذاقی کی حد تک پائی

Marfat.com

جاتی ہے۔ بہاری ایسے پختہ کار شاعر بھی اگرچہ فارسی جذبات کے اثر سے نہیں بچے ہیں مگر انھوں نے ان جذبات کو اپنے ملک کے سانچے میں ڈھال لیا ہے جس سے وہ کھٹکتے کیا اکثر ظاہر بھی نہیں ہوتے۔ ان کی درد و ہجر کی کیفیات میں دور کی سمجھ بوجھ اور نازک خیالی بہت کچھ فارسی کے اسلوب ہی کی ہے مگر بھاری کیفیت شکن زدوپ کہیں کہیں لائے ہیں"۔

اس کا ایک دوسرا رخ یہ بھی تھا کہ جب ولی کے زیر اثر ریختہ (یا کھڑی بولی میں) فارسی اسلوب کو سمونے کی کوشش شروع ہوئی تو لازمی طور پر برج بھاشا کی ایسی کوششیں بھی مقبول ہوئیں جن میں فارسی لطافت مضمون آفرینی نازک خیالی کا پرتو ملتا تھا اور جن میں مذہبیت کے بجائے عشق و عاشقی اور ہجر و وصال کی چاشنی موجود تھی۔ عشق و عاشقی کے معاملات میں چوں کہ ایک طرف فارسی اثر نمایاں ہوا دوسری طرف ماحول اور رنگینی اور سرمستی نے عشق و عاشقی کی لَے تیز کر رکھی تھی۔ اس لیے لازمی طور پر برج بھاشا میں عشقیہ شاعری کے نمونے ریختہ گو شعرا میں بھی مقبول ہوئے اور ان کی گونج ہماری شاعری میں بھی سنائی دینے لگی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ محمد شاہی دور کی بہت سی بیاضیں ایسی ہیں جن میں فارسی اور ریختہ اشعار کے ساتھ اچھی خاصی تعداد میں برج بھاشا کے دوہے بھی نقل کیے گئے ہیں ان دونوں میں خصوصیت سے بہاری اور گھنانند کے دوہے مقبول معلوم ہوتے ہیں۔ اس دور میں برج بھاشا کی شاعری میں یہ اسلوب سمونے کی کوشش نمایاں طور پر ہو رہی تھی۔ اس کا اندازہ غلام علی آزاد کی "سروِ آزاد" میں نقل کیے ہوئے ہندی شاعری کے نمونوں سے ہوتا ہے۔

ریتی کال کی ایک دوسری خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں لفظی صناعی پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یوں تو اس سے قبل بھی صنعتوں کا استعمال ہوتا رہا تھا لیکن اس زمانے کو صناعی کا دور کہا جا سکتا ہے۔ اس دور میں جہاں سنسکرت کے قدیم صنائع کا استعمال کیا گیا وہاں نازک خیالی اور مضمون آفرینی کے نئے نئے طریقے اور اسالیب بھی کام میں لائے گئے۔ ہندی شاعری میں جن صنائعِ لفظی و معنوی اور الفاظ و تراکیب صوت و آہنگ کا ایک واضح نظام تھا۔ ان الن کار وادی شاعروں نے اس دستور کی پابندی کی۔ اردو شاعری کے ابتدائی دور میں رس دھونی اور سنسکرت سے اپنائے ہوئے نظامِ اقدار کا چلن تو نہیں ہوا

Marfat.com

لیکن نک سک نائکا بھید اور شلیش کی صنعت گری کا اثر ممکن ہے، ان دوہروں سے بھی آیا ہو جو اس دور میں فارسی کے پہلو بہ پہلو مقبول ہونے لگے تھے۔ ڈاکٹر رام اودھ دویدی نے بہاری کی شاعری کی خصوصیات کے سلسلے میں نازک خیالی اور مضمون آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ دوہے اردو شاعری کی یاد دلاتے ہیں جس میں مجرّد اشعار مسلّمہ ذریعۂ اظہار ہیں۔ بہاری کی شاعری با محاورہ تراکیب اور درباری لب و لہجہ کے لحاظ سے بھی اردو شاعری (غالباً ان کی مراد غزل سے ہے۔ م۔ ح) کی یاد تازہ کرتی ہے۔"

جہاں تک فارسی اثرات کا تعلق ہے اس دور میں صائبؔ، شیخ علی حزیں اور بیدلؔ کا اثر خصوصیت سے عام تھا۔ حاتم نے اپنے کو فارسی میں صائب اور اردو میں ولی کا پیرو بنایا ہے۔ فائز اور شیخ علی حزین کے تعلقات میں شبہ نہیں۔ مرزا بیدلؔ کا رنگ گو مقبول نہیں ہوا مگر بیدل نے لفظ کو جو ایک نئی معنویت بخشی تھی اور اسے "گنجینہ معنی کا طلسم" بنایا تھا اس کی بھی خاص اہمیت تھی۔ صائب کی شہرت کی ایک بڑی بنیاد بقول شبلی ان کا وہ طرزِ نگارش ہے جس میں صنعت مذاہب الکلامی کا کمال موجود ہے اور مذاہب الکلامی ایک لفظ کے مختلف مفاہیم سے مدد لینے کی بھی کہیں کہیں ضرورت پڑتی ہے۔ بیدل کی نازک خیالی مشہور ہے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ فارسی میں دورِ متاخرین کے شعرا میں نازک خیالی اور مضمون آفرینی کے ساتھ ساتھ صناعی کا میلان بھی بڑھنے لگا تھا۔ اس دور کے شعرا کے کلام پر کس طرح بیک وقت فارسی اور ہندی شاعری کے اثرات چھائے ہوئے تھے۔ ان کا اندازہ مندرجہ ذیل اشعار سے لگایا جا سکتا ہے۔

عارض کے آئینے پر تمنا کے سبز خط ہے　　طوطی اگر جو دیکھے گلزار بھول جائے
(آبرو)

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا　　صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا
(مضمون)

نظر آتی ہے رخسارے پہ مجکوں حشر کی صورت　　دمیدن ہائے خط یار نفخ صور ہے گویا
(آبرو)

Marfat.com

تری کنچن برن سی دیہہ جس کی گود میں آوے　　اسے دنیا کے عیاشوں میں کیا دولت ہے اے پنا
(آبرو)

خوش یوں قد خم شیخ کا ہے معتقدان کو　　جیوں کشن کو کبجا کا لگے خوب پیارا
(آبرو)

گائے ہنڈول آج کلا دنت ہلس ہلس　　ہر تار بیچ لاکے چھلائی بسنت رت
(آبرو)

اگر ہو وہ بت ہندو کبھو اشنان کو ننگا　　بھنور ہو دیکھ کر جمنا اسے غوطے میں جا گنگا
(ناجی)

چیری ہیں اس کی ارسی رمبھا در ادھکا　　پر بھونے (پھر) بنائی نہیں ویسی دوسری
(فائز)

ایہام گوئی کے رواج کی دو وجوہ اور بھی قابلِ غور ہیں ایک یہ کہ ہر ایسے دور میں جب محفل نشاط گرم ہو اور عیش و مستی کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہو الفاظ کے پہلو دار استعمال کی طرف ذہن منتقل ہونے لگتا ہے۔ اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں ایک اس وجہ سے کہ عشق و عاشقی داخلی جذبہ کے ساتھ ساتھ ایک اجتماعی عیش و نشاط کا موضوع بن جاتی ہے اور کلبۂ احزان کے بجائے میلے ٹھیلے مجلسوں اور محفلوں میں بھی زیرِ بحث آتی ہے اور عشق کا بیان رمز و کنایے میں مزا دیتا ہے اور اس لیے پہلو دار الفاظ کا استعمال لامحالہ زیادہ ہونے لگتا ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ایسے دور میں جب محفلیں آباد ہوں اور اجتماعی زندگی کا راگ رنگ ہر طرف بکھرا ہوا ہو۔ ضلع جگت اور ذو معنی الفاظ سے چھبتی کنایہ اور بدیہہ گوئی میں لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ عمدۃ الملک امیر خاں انجام اور برہان الملک کا جو لطیفہ صاحبِ مفتاح التاریخ نے نقل کیا ہے۔ اس میں "نواب آئے ہمارے بھاگ آئے" میں بھاگ دو معنوں میں استعمال کیا گیا۔

ایک اور اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ریختہ گو شعرا کو اس دور میں خصوصیت کے ساتھ اپنی وسعت دامان کا احساس ہوا ہوگا۔ ایک طرف تو وہ عربی اور فارسی کے الفاظ اور

Marfat.com

تراکیب مضامین اور تلمیحات کو بے محابا استعمال کر سکتے تھے۔ دوسری طرف کھڑی بولی اور عام بول چال کے الفاظ اور ہندی افعال واسماء ان کے اپنے تھے بول چال کے محاورے اور بات چیت کے موڑ پھیر اور نئے نئے پہلو بھی پیدا ہو رہے تھے۔ اس لیے لفظ اور محاورے کی حیثیت ہر شب پہلو نگینہ کی سی ہو رہی تھی۔ جس سے مختلف کام لیے جا سکتے تھے۔ ان الفاظ وتراکیب کی نوعیت کو متعین کرنے اور ان کو واضح شکل میں ڈھالنے کا کام ایہام گو شعراء کے ہاتھوں شروع ہوا۔

ایہام اور صنعت گری زبان کی فن بلوغ تک پہنچنے سے پہلے کی منزل ہے۔ جہاں الفاظ کی اہمیت اور معنوی قدر وقیمت کا احساس نمایاں ہونے لگتا ہے اور ناہمواری اور شتر گربگی پر ربط کلام اور مناسب الفاظ کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے۔ دنیا کی دوسری زبانیں بھی اس سے خالی نہیں ہے خصوصیت سے وہ زبانیں جہاں الفاظ کے متنوع اور مختلف معانی اور مترادفات کی تعداد زیادہ ہے جیسے عربی یا سنسکرت۔ اردو کی نشو ونما میں بھی ایک ایسی منزل آتی ہے جہاں اسے لسانی طور پر چھان پھٹک کی ضرورت محسوس ہو اور الفاظ کے مناسبات اور ان کے روابط اور متعلقات کا احساس بیدار ہو۔ اردو میں یہ ضرورت ایہام گوئی کے دور میں کسی حد تک پوری ہوئی اور اس کی تکمیل لکھنؤ کے دبستان شاعری نے کر دی۔ اس لیے ایہام گوئی کے رواج کے لیے محض ہندی ادب کے اثرات یا فارسی شاعری کے اثرات کو ذمہ دار قرار دینا صحیح نہ ہوگا بلکہ اس میں جہاں دونوں اثرات کسی نہ کسی حد تک شریک تھے وہاں خود ریختہ کی نئی نویلی شاعری کا تقاضا یہ تھا کہ اس کی شعری اور لسانی پیکر تراشی کی جائے۔ الفاظ کی معنوی اور اضافی اہمیت کا احساس پیدا ہو! اس احساس کو اس دور کی مجلسی زندگی اور عشق وعاشقی کے ہنگاموں نے تاریخی بنیادیں بخش دیں اور شاعری صنعت گری میں پھنس گئی۔

ایہام کے بارے میں مختلف رایوں کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایہام کی مقبولیت اس دور کے تمام شعراء کے کلام سے ملتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان شعراء کے کلام میں بھی ایہام کے نمونے مل جاتے ہیں۔ جنھوں نے ایہام گوئی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا مثلاً حاتم میرزا مظہر سودا میر وغیرہ۔ اس کے علاوہ ایہام گوئی کی مقبولیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ محمد شاہی دور کی بیاضوں میں جو کلام جمع کیا گیا ہے اس میں بھی ایہام کی مثالیں زیادہ ملتی ہیں۔ حاشیے

Marfat.com

پر یا علاحدہ صفحات پر جو اشعار گویا خصوصیت کے ساتھ نقل کر لیے گئے ہیں ان میں سے اکثر اشعار میں ایہام پایا جاتا ہے مثلاً سنہ ۱۱۷۲ ہجری کی ایک بیاض میں لکھی گئی اور جس میں آبرو کا کچھ اہم کلام بھی موجود ہے۔ الگ یہ شعر بطور خاص نقل کیے گئے ہیں جن سے اس دور کے مذاق کا اندازہ ہوتا ہے اور ایہام گوئی کی مقبولیت کا ثبوت ملتا ہے۔ اس بیاض کے آخری صفحے پر یہ دو اشعار درج ہیں۔

دل بند میرا پیارا دل کر لیا ہے لٹو　　رکھتا ہوں آس اتنی شاید کبھی پھر آوے
چاہتے ہو جو رونق وصلی!　　خط کون اصلاح سیتی صاف کرو

ایہام گوئی کے خلاف مشاہیر کے اقوال کثرت سے ملتے ہیں۔ "نکات الشعرا" میں میر نے احسن اللہ کے بارے میں لکھا ہے:

"طبعش بسیار مسائل بہ ایہام بود ازیں جہت شعرا و بے رتبہ اند"۔

میر حسن نے اپنے تذکرہ میں نسبتہً زیادہ متوازن رائے دی ہے اور اسد یار خاں انسان کے ذکر میں لکھا ہے۔

"باید دانست کہ سخن سنجان آن زمان در پئے صنعت ایہام بودند و تلاش لفظ تازہ می نمودند چوں طرز تازہ بود خوش می آید لیکن اکثرے ازیں بحر گوہر شہوار بودند و بعض بہ سبب تلاش لفظ حذف ریزہ بہ کف آورند چار و ناچار یادگار قلمی می نماید۔ معذور باید دانست"۔

قائم نے اپنے تذکرے میں ایہام گوئی کے خلاف زیادہ سخت الفاظ استعمال کیے ہیں اور لکھا ہے کہ

"این ستم کہ شاعران ابتدائی زمانہ محمد شاہ بہ اعتقاد خود تلاش الفاظ تازہ و ایہام نمودہ شعر را از مرتبہ بلاغت انداختند تا بمعنی چہ رسد غرض ناگفتہ بہ"۔

اس کے علاوہ شعرا میں حاتم نے ایہام کی مخالفت کا اعلان کیا ہے۔

کہتا ہے صاف و شستہ سخن بسکہ بے تلاش
حاتم کو اس سبب نہیں ایہام پر نگاہ

سودا نے ایہام گوئی سے مکمل برأت کا اظہار کیا۔

Marfat.com

یک رنگ ہوں آتی نہیں خوش مجھ کو دو رنگی
منکر سخن و شعر میں ایہام کا ہوں میں

اور ایہام گو شعرا کی روش پر سخت طنز کی ہے اور ان کا مذاق اڑایا ہے۔

ادبی مورخین نے آج تک ایہام گوئی کے بارے میں جن رایوں کا اظہار کیا ہے وہ کم و بیش قائم چاند پوری کی رائے سے ملتی جلتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دہلی میں اردو شاعری کے پہلے دور سے ایہام گوئی کا دور کہہ کر سرسری طور پر گزر گئے ہیں۔ ایہام گوئی کی تاریخی ضرورت کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ اس کے تنقیدی جائزے کی بھی ضرورت ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ایہام گوئی نے مجموعی طور پر شعریت اور تغزل کو مجروح کیا۔ شاعری کی بے ساختگی اور جذبات نگاری کے راستے میں جب صنعت گری اور آراستگی حائل ہو جاتی ہے تو اس کی تاثیر اور لطافت میں کمی آجاتی ہے۔ ذہن جذبے اور احساس کے بجائے الفاظ کے دروبست میں الجھ کر رہ جاتا ہے۔ لیکن اس کا دوسرا اثر اور پہلو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

ایہام گو شعرا نے الفاظ کے پیکر تراشی میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ ایک لفظ معنوی حیثیت میں کتنا متنوع ہو سکتا ہے اور بیک وقت کتنے مفہوم ادا کر سکتا ہے۔ کتنے پہلوؤں کو سمو سکتا ہے۔ محاورہ کا جزو بن کر کس طرح اس میں معنوی تبدیلی آجاتی ہے۔ الفاظ کس طرح دوسرے الفاظ سے مربوط ہو کر اپنے معنی تبدیل کر سکتے ہیں۔ ان لطیف نکات کی طرف جس طرح ایہام گو شعرا نے توجہ کی اس سے قبل نہیں کی گئی تھی۔ ایہام گو شاعر کے نزدیک لفظ گنجینہ معنی کے طلسم کی حیثیت رکھتا ہے جس سے مختلف آوازیں اور مختلف نغمے پیدا ہوتے ہیں۔ لفظیات کا یہ نیا ادراک زبان و ادب کے ابتدائی دور میں خدمت کی حیثیت رکھتا ہے۔

ربط الفاظ اور ترتیب کلام سے بھی ایہام پیدا کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اس دور کے شعرا نے مختلف ترکیبیں استعمال کی ہیں۔ کہیں ترتیب کلام کسی ایک لفظ کی مناسبات سے عبارت ہے۔ کسی ایک شے یا تصور کو کسی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے اور پھر اس تشبیہ کی مناسبت سے پوری تصویر مرتب کی گئی ہے۔ اس طرح تشبیہ در تشبیہ اور استعارہ در استعارہ سے وہ کیفیت ہو گئی ہے جسے لکھنؤ کے شعرا نے رعایت لفظی کی

Marfat.com

شکل میں کمال تک پہنچایا۔ اس دور کے شعرا نے ایہام کی بنیاد بعض جگہ اس تشبیہہ در تشبیہہ اور استعارہ در استعارہ کے تہہ دار سلسلے پر رکھی۔ کبھی کبھی اس میں صائب کی مذہب الکلامی کا عکس بھی جھلکنے لگتا ہے اور اس رعایت لفظی اور استعارہ در استعارہ کی بنیاد پر کسی اخلاقی نصیحت کو ثابت بھی کیا جاتا ہے۔ ان دونوں اسالیب کی مثالیں کثرت سے اس دور کے تمام شعرا کے کلام میں ملتی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایہام گوئی کی ایک اور تاریخی خدمت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ایہام اور رعایت لفظی کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس دور کے شاعر بعض تاریخی تلمیحات سماجی حوالے لباس میلے ٹھیلے نشست و برخاست عام گفتگو کے انداز محاورے عام رعایتیں اور اصطلاحیں نظم کرنے پر مجبور ہوئے۔ یوں تو تاریخی اور معاشرتی اصطلاحیں اور جھلکیاں بعد کے دوسرے شعرا کے کلام میں بھی ملتی ہیں لیکن یہاں فرق یہ ہے کہ ایہام گوئی کی بدولت یہ حوالے اپنے دوسرے متعلقات اور مناسبات کے ساتھ آئے ہیں اور اس لیے زیادہ واضح ہو گئے ہیں۔ مثلاً لباس کا ذکر آبرو، ناجی اور مضمون کے ہاں مندرجہ ذیل طریقوں پر آیا ہے۔

لگی چپ جس گھڑی سے پھر (پہن) بیٹھے — پھٹے یارب یہ محمودی کا جاما
سجی جب قادری اس نازنین نے — بدن پر نقش ابھر آئے اوتو کے
سر پر یہ بلدار بانکے طور پر پگڑی کیوں سجی — اس قدر بھی جان جائز نہیں ہے قبلہ کی سجی
(آبرو)

برمین سجن کے قادری از بس کے تنگ ہے — غنچے کے دل میں رشک سے خون جائے رنگ ہے
اب تو سجا ہے جاما اس شوخ نے چکن کا — کیوں کر رہے نہ ہم سین وہ سرو قد کشیدہ
(آبرو)

شکست پے بہ پے یوں خوشنما ہے دل کو تنگی میں
کہ جوں سیمین بدن کی قادری اوپر رفو کیجے (آبرو)

جامہ زیبون سے ڈر و صیاد ہیں اس دور کے
لے گئے دل گھیر نیچے دامن اونچی چولیان (ناجی)

Marfat.com

اس طرح اس دور کی معاشرت کی تصویریں جگہ جگہ ان اشعار میں بکھری ہوئی ملتی ہیں۔ ایہام گو شعرا کے ہاں متعدد تاریخی حوالے واقعات اور شخصیات کی طرف اشارے بھی ملتے ہیں ان کی نوعیت بھی دوسرے شعرا سے مختلف ہے کیوں کہ یہاں ایہام کی وجہ سے معنویت زیادہ نکھر گئی ہے۔

ایہام گوئی کو "ستم" کہنا بڑی حد تک مناسب ہے۔ یہ بات بھی بالکل بجا ہے کہ ایہام گوئی کا حد سے تجاوز کرنا گویا شعریت تغزل اور کیفیت کے لیے سم قاتل کا اثر رکھتا تھا۔ لیکن ایہام گو شعرا کی خدمات کو نظر نہ کرنا چاہیے۔ ایہام گوئی صرف طرزِ سخن نہیں تھا بلکہ اس نے الفاظ کے در و بست کا سلیقہ سکھایا ان کی معنوی نزاکتوں کی طرف توجہ مبذول کرائی اور ان کے لطیف امتیازات کو برتنے کا ہنر سکھایا۔ ربط کلام ترتیب الفاظ اور صنعت گری کے اسلوب قائم کیے۔

طرزِ کلام:

دستیاب شدہ کلام کی روشنی میں اگر اس دور کی شاعری کا تجزیہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ بعض میلانات اس دور میں ملتے ہیں۔ ایک تو وہ طرزِ کلام ہے جس پر ولی کی متابعت کی گہری چھاپ موجود ہے۔ ولی کے کلام کی خصوصیت نہ صنعت گری ہے نہ سودا کی سی رنگین بیانی نہ میر کی سی افسردگی اور لطافت اور نہ میر درد کی سی متصوفانہ اور داخلی لے۔ ولی کی دنیا سادگی اور کشادہ جبینی محبوب کی پیار بھری تعریف اور عشق کے ایک روشن تصور ہی سے عبارت ہے۔ دوسرا میلان ان ایہام گو شعرا کا ہے جنھوں نے آبرو اور مضمون وغیرہ کی تقلید میں ایہام کو متاع شاعری قرار دیا۔

ان میں وہ شعرا بھی شامل ہیں جو بنیادی طور پر ایہام گو ضرور ہیں لیکن انھوں نے متابعت ولی۔ ایہام گوئی کے باوجود اردو شاعری میں کچھ اضافے کیے۔ ان شعرا کے کلام میں ایہام گوئی کے باوجود جذبے کی جھلک شعریت اور تغزل لطافت اور رنگین بیانی ملتی ہے۔

اس دور کے شعرا کے ہاں تصوف کے مضامین نہیں ملتے۔ اخلاقی مسائل کی طرف اشارے بھی شاذ ہی ملتے ہیں اور جو ملتے ہیں ان میں اکثر صائب کا رنگ نبھانے کی کوشش کی گئی

Marfat.com

ہے۔ اخلاقی تلقین یا تبلیغ کی کوشش بہت کم ہے۔ ولی کے ہاں جو کھلی ہوئی فضا اور سادگی کا احساس ہوتا ہے وہ کسی قدر ان شعرا کے کلام میں بھی موجود ہے لیکن انھوں نے ولی کے انداز پر اجتماعی راگ و رنگ کا اضافہ کیا ہے۔ آبرو کے کلام کے اخلاقی اور فلسفیانہ مضامین سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

نہ ہووے کام دل کا کیوں کر حاصل عجز و خواری سین
کہ دانا ہوے ہے سبز افتادگی سین خاکساری سین

خیال ماسوا سین صاف کر تون اپنے سینے کوں
کہ دل کے رشتہ اخلاص کو لازم ہے یک سوئی

جو ٹھ کرتا ہے عبث مردی کا دعویٰ بے ہنر — کام کچھ پیدا کرے مردانگی کا تب ہو نر
آپ ہی گرے گا اس میں پڑے گا جب آ کے پھیر — بھائی کے واسطے جو کوئی کھودتا ہے بیر
چھوڑ دے دنیا کے تئیں حاصل ہوا تو کیا ہوا — سات کچھ جانے کا نہیں سب کچھ لیا تو کیا ہوا
دل کسی کا ہاتھ میں زاہد تو لے سکتا نہیں — نقش کے تئیں (حور) قبضے میں کیا تو کیا ہوا
دل جلے تو عاشقی کا بھید روشن ہو تجھے — گھر جلا کر کے اجالا کر دیا تو کیا ہوا

کب پہنچ سکتی ہیں مجھ عاشق کے تئیں دشمن کی چوٹ
خاکساری ہے بگھولا جیون ہمارا دھول کسوٹ

وصل کے گھر میں خودی کے ساتھ نہیں پانے کا راہ
آب سیتی اولاً خالی ہو تب یوسف کو چاہ

ولی کی بات سن کرتا ہوں تسلیم — کہ راضی ہوں تری جس میں رضا ہو
وہی رشتہ کہ دانایاں کو ہے اسلام کی تسبیح — وہی رشتہ گلے میں کفر کے زنار ہوتا ہے
جس قدر کرتے ہیں خرچ اخلاص کم ہوتا نہیں — آبرو گنج رواں ہے جگ میں مال دوستی

کہا جس کام میں ہو تس میں محکم گاڑ پانو اپنا
مجھے واعظ کی سب باتوں میں یہ بات استوار آئی

ان اشعار سے جو تصور پیدا ہوتا ہے وہ ایک کھلے دل کے سادہ مزاج اور تصنع سے ناآشنا ایک ایسے شخص کا تصور ہے جو نہ داخلیت میں گرفتار ہے نہ عمیق فلسفیانہ ذہن رکھتا

Marfat.com

ہے۔ وہ زندگی کی موٹی موٹی سچائیوں اور خوبیوں کے گن گاتا ہے۔ اس کے ہاں خلوص اور خاکساری کی قدر ہے۔ کمینگی اور دوسرے کے خلاف سازش کرنے سے نفرت ہے۔ دوستی اور دل کو ہاتھ میں لینا عبادت ہے وہ ایثار قربانی، قناعت اور استقلال کا بندہ ہے۔ یہ قدریں زندگی کی گہری بصیرت کی غماز نہیں لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ان شعرا کا رشتہ اجتماعی زندگی کی اقدار سے بڑا گہرا تھا اور وہ اصول و ضوابط کے قائل تھے۔ جو انسانوں کے درمیان شریفانہ برتاؤ اور باہمی میل ملاپ کے نقطہ نظر سے ضروری ہے وہ زندگی کی گہری فلسفیانہ حقیقتوں سے نہ پہنچے ہوں مگر عملی زندگی کی عام سچائیوں تک ان کی دسترس ضرور تھی۔

اور اس راستے سے ہم اس دور کی ایک اور خصوصیت کا اندازہ کر سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اجتماعی زندگی سے برسرِ پیکار شخصیتوں کی شاعری نہیں ہے بلکہ اجتماعی زندگی سے ہم آہنگ شخصیتوں کی شاعری ہے۔ اس دور کی شاعری کا مزاج داخلی اور انفرادی ہونے سے زیادہ اجتماعی اور مجلسی ہے۔ ان کی شخصیت میں باغیوں کا سا خروش یا مصلح اور راہبر کا سا جوش نہیں ہے۔ سمجھوتے اور ہم آہنگی کی طمانیت ہے۔ وہ اپنے دور کی مخلوق ہیں اور اس دور کی بعض ناہمواریوں کے باوجود اس دائرے سے بہت زیادہ غیر مطمئن بھی معلوم نہیں ہوتے۔ ان کے ارمان تصوّرات اور خواب اس دور کو خوش مذاقی اور صنعت گری کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ہاں یہ ذوق ایسا ضرور ہے جو کھلا ڈلا ہے جس کو دبانے کچلنے اور مسخ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اسی لیے نشاط کا بڑا بے جھجک تصوّر ان کی شاعری سے چھلکا پڑتا ہے۔ وہ اپنے معاشقوں کی حقیقت پر پردہ نہیں ڈالتے۔ جسمانی نشاط کا ذکر کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ امرد پرستی کو (جو اس زمانے کے مذاق میں شامل ہو گئی تھی) بے دھڑک شعر کا موضوع بناتے ہیں اور معاملہ بندی اور جسم و جسمانیات کے تذکرے مزے لے لے کر کرتے ہیں۔

ان کی شاعری میں خلش ناکامی، ہجر و فراق سوز و گداز کے بجائے نشاط کی چاندنی وصل کا نکھار اور کامرانی کا نشہ ہے۔ ان کے ہاں عشق نشاط کا نام ہے جس کی رسوائیوں میں بھی مزا ہے۔ جس میں نشاط و وصال کی بھرپور لذتیں ہی سب کچھ ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس پرخلوص نشاط پرستی نے اس دور کے بعض

Marfat.com

شعرا کے ہاں سچی شعریت کی جھلکیاں بھی پیدا کر دی تھیں۔ سوز و گداز دراصل شعریت کا بنیادی اور ناگزیر جزو نہیں ہے۔ اس کا اصل جزو جذبے کی سچائی اور دل کی گہرائی سے پیدا ہونے والے احساسات کے پر خلوص اور فنکارانہ اظہار میں مضمر ہے۔ اس لیے سوز و گداز کی کمی کے باوجود سچی شعریت کی عناصر سے یہ دور خالی نہیں رہا اور یہی وہ اضافہ ہے جو ولی سے حاصل کی ہوئی وراثت پر ایہام گو شعرا کے ہاتھوں کیا گیا آبرو کے ہاں خصوصاً ایسے اشعار کی کثیر تعداد ہے جن میں ایہام گوئی کی رعایت کے باوجود شعریت اور بے ساختگی موجود ہے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایہام گو شعرا نے بھی مضمون کی اہمیت اور شاعری کو محض شعبدہ گری نہیں سمجھا بلکہ معنویت کے ذکر سے وہ غافل نہیں رہے۔ گو ایہام کی طرف ان کی رغبت رہی اور اسے انداز بیان کے طور پر استعمال کرتے رہے۔ ایہام کا مقصد غالباً یہ بھی رہا ہوگا کہ فارسی کے چٹ پٹے پن، چاشنی اور کمال کے مقابلے میں سیدھی سادی ریختہ گوئی کو پیش کرنے کے بجائے ریختہ گوئی میں بھی اظہار کمال کے گوشے نکالے جائیں۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس کوشش میں حد سے آگے نکل گئے اور شاعری محض ایہام ہو کر رہ گئی۔

اس دور کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے شمالی ہند میں اردو شاعری کے ارتقا کی داغ بیل ڈالی اور جتنے عام اسالیب اور انداز ہماری شاعری میں رائج ہوئے وہ ابتدائی شکل میں کسی نہ کسی لحاظ سے ایہام گو شعرا کے ہاں مل جاتے ہیں۔ میر درد کے تصوف کا معاملہ البتہ جداگانہ ہے۔ میر کی جذبات نگاری کا رنگ چند اشعار میں ضرور ملے گا گو ان کی تیکھی انفرادیت اور دل نشین داخلیت یہاں مفقود ہے۔ سودا کا تحمل اور شان و شکوہ بھی بعض اشعار میں مل جائے گا اس کے علاوہ لکھنؤ اسکول کی رعایت لفظی صناعی مسلسل غزلیں اور معاملہ بندی غرض سبھی انداز کے شعر ان بزرگوں کے کلام میں ملیں گے جو بجا طور پر جرأت اور انشا، ناسخ اور آتش کے پیشرو کہے جا سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ اس دور میں یوں تو غزل کو فیصلہ کن اہمیت حاصل ہو گئی اور اس کے بعد کافی مدت تک غزل کا غلبہ رہا مگر یہی وہ دور تھا جب اردو شاعری کی مختلف اصناف کا جنم ہوا۔ اردو کا پہلا واسوخت آبرو نے

Marfat.com

لکھا اور اس کے علاوہ ان کے کلام میں بعض اشارے غزلوں میں بھی ہیں۔ مثنویاں اس دور میں لکھی گئیں۔ گو ان میں دکھنی مثنویوں کا تحمل اور وسعت نہیں ہے۔ مرثیہ گوئی کی باقاعدہ ابتدا بھی اسی دور سے ہوتی ہے۔ مجالسِ عزا تعزیہ داری مجالس اور جلسے اور جلوس کا ذکر اکثر ملتا ہے۔ غرض مرثیوں کی تعداد اور ان کی مقبولیت میں اضافہ اس دور سے شروع ہوتا ہے۔ ہجو یہ انداز اور طنز و مزاح کے پہلو بھی اس زمانے میں نکلنے لگے تھے کہیں کہیں ریختی کا رنگ بھی جھلکتا ہے گو غالب نہیں ہونے پاتا۔ غرض اس کے باوجود کہ ان شعرا نے متانت اور سنجیدگی سے زیادہ خوش وقتی کے طور پر ریختہ گوئی کی طرف توجہ مبذول کی تھی، اس دور میں ریختہ گوئی کی مقبولیت اور اس کے آئندہ نشوونما کے واضح خطوط کی نشان دہی ہو گئی۔

دامنِ دشت کیا نقشِ قدم سے پُر گل
کس بہاراں کا یہ دیوانہ تماشائی ہے

(آبرو)

Marfat.com

Marfat.com

ردیف الف

ہر موزباں ہوا ہے ہمارا جدا جدا کہتا ہوں ہر زباں سیں نس دن خدا خدا

(۱)

آیا ہے صبح نیند سوں اٹھ رسما ہوا جاں[1] گلے میں رات کے پھولوں بسا ہوا
کم مت گنو یہ بخت سیاہوں کا رنگ زرد سونا وہی جو ہووے کسوٹی[2] کسا ہوا
انداز سیں زیادہ نپٹ ناز خوش نہیں جو خال حد سے زیادہ بڑھا[3] سو مسا ہوا
قامت کا سب جگت منیں بالا ہوا ہے نام قد اس قدر بلند تمارا رسا ہوا
زاہد کے قد خم کوں مصور نے جب لکھا تب کلک ہاتھ بیچ[6] جو تھا سو عصا ہوا
دل یوں ڈرے ہے زلف کا مارا وہ پھونک[4] سیں رسی سیں اژدہے کا ڈرے جوں ڈسا ہوا

اے آبرو اول سیں سمجھ پیچ عشق کا
پھر زلف سیں نکل نہ سکے دل پھنسا ہوا

(۲)

پلنگ کوں چھوڑ خالی گود سیں جب اٹھ گیا میتا
چترکاری لگی کھانے ہمن کوں گھر ہوا چیتا
بنائی بے نوائی کی جوں طرح سب سے چھڑے ہم تیں[5]
تجھ اوروں کو لیا ہے ساتھ اپنے اک نہیں میتا

۱۔ جاناں (دلیسنہ)
۲۔ بھلا جو کسوٹی (د)
۳۔ بڑا (د) بڈھا (س)
۴۔ (د) میں 'وہ' نہیں ہے
۵۔ تج (د)
۶۔ ہاتھ (د)

Marfat.com

سرت کے تار ابجد ایک سر ہو مل کے سب بولے
کہ جس کوں گیان ہے اس جان کوں کیا تان ہے گیتا
جدائی کے زمانے کی سجن کیا زیادتی کہیے
کہ اس ظالم کی جو ہم پر گھڑی گذری سو جگ بیتا
مقرر جب کہ جانبازوں میں اس کا ہو چکا مرنا
ہوا تب اس قدر خوش دل گویا عاشق نے جگ جیتا
لگا دل یار سیں تب اس کو کیا کام آبرو سنتی
کہ زخمی عشق کا پھر مانگ کر پانی نہیں پیتا

(۳)

بوسہ لباں سیں دینے کہا کہہ کے (پھر گیا) پیالا بھرا شراب کا افسوس گر گیا
مشکل ہے تیغ بھوں کے اشارے کا بوجھنا پایا یہ بھید تب کہ جب عاشق کا سر گیا
پوچھا کہ پاس آؤں مجھے چاہتا ہے تو ہم نیں کہا کہ آرے سجن تب تو چڑ گیا
دل چھوڑ کر کے زلف کوں تیری چلا تھا بھاگ دوڑے میں خط کے آن پڑا پھیر گھر گیا
قول آبرو کا تھا کہ نہ جاؤں گا اس گلی
ہو کر کے بے قرار دیکھو آج پھر گیا

(۴)

چہرے نیں سرخ تیرے سارے جگت کو موہا اے لال سر پہ تیرے یہ آج خوب سوہا
جب سیں مروڑ کھائی بل تب سیں پھر نہ نکلا تیغ بھواں کی تیری تھا کس طرح کا لوہا
آگ اور روئی اکٹھی کرنی نہیں مناسب رکھتے ہو داغ دل پر میرے عبث یہ پھوہا
سینے سیں آبرو کے ہر دم کے ساتھ انبھو
نکلا ہے یوں کوئے سیں جو نکر بھرا برو ہا

۱۔ آبرو ہم سیں (د)
۲۔ بوسہ لباں سے (د)
۳۔ اشارت (د) بوجنا (د)
۴۔ ہے (د)
۵۔ پھر کے گھر (د)
۶۔ نسخہ رام پور میں ۲ شعر ہیں

Marfat.com

(۵)

رخسار کے گل اوپر شبنم ہے یہ پسینا　　یا لال[1] پے جڑا ہے الماس کا نگینا
خجلت سوں تجھ نگہ کی مے ہوگئی ہے پانی[2]　　کہنا بجا ہوا ہے شیشے کوں آبگینا

(۶)

نہ چھوڑے گا پیارے جی کسی کا　　تمھارا ہنس کے یہ کہنا اجی کا
اگر دیکھے تمھاری زلف لے ڈس　　الٹ جاوے کلیجا ناگنی کا
عجب اک[3] بان رکھتا ہے کسیلی　　کسوٹی کے برن یہ کنچنی کا
خجالت سیں[4] ترے لب کے ہوئی غرق　　لقب پایا ہے شکریں تری کا
رہے ہے تیس دن مژگاں کے سنمکھ　　کلیجا آہنی ہے آرسی کا
رجالے بھی لگے اب[5] مرد ہونے　　چماروں نے کسب پکڑا انری کا
ٹھٹھک ہو دیر میں پتھر ہوئے بت　　سخن سن کر تری کا فردی کا
تری صورت کا جب سیں نقش دیکھا　　گیا رتبہ نظر سیں گر پری کا
محبت دیکھ شاہ بوالحسن کی　　ہوا ہے غیر ہم کوں خارجی کا

سخن کے سروراں میں آبرو آج
نہیں شیریں زباں شاکر سری کا

(۷)

کماں ہوا ہے قد ابرو کے گوشہ گیروں کا
بنا ہے حال تری زلف کے اسیروں کا
ڈھلے ہے جس پے دل تس کا کیا ہے ظاہر آسم
وہی ہے وہ کہ جو مرجع ہے ان ضمیروں کا
ہر ایک سبز ہے ہندوستان کا معشوق
بجا ہے نام کہ بالم رکھا ہے کھیروں کا

۱- کیا لال پہ (د)
۲- ہوگیا شبنیہ (د)
۳- کہ (پ)
۴- میں ہوں تجھ لب سے ہوں عرق (د)
۵- زنانے بھی لگے مردی پکڑنے (د)

Marfat.com

مرید پیٹ کے کیوں نعرہ زن نہ ہوں ان کا
برا ہے حال کہ لاگا ہے زخم پیروں[1] کا

برہ کی راہ میں جو کوئی گرا سو پھر نہ اٹھا
قدم پھرا نہیں یہاں آئے دستگیروں کا

وہ اور شکل ہے کرتی ہے دل کوں (جو) تسخیر
عبث ہے شیخ ترا نقش یہ لکیروں کا

سیلی میں جوں لٹکا ہوا آبرو یوں دل (؟)
سجن کی زلف میں لٹکا لیا فقیروں کا

(۸)

تعجب نہیں اگر نامرد خصّی[2] مرد پھر ہو جا
مگر جو عادتی ہو اس کے اچرج ہے اگر خوجا

وہ گل رو ماہ کے جیوں جب کبھی اس راہ ہو نکلے
دکھا کر جوت اپنی بیچ دل میں مہر کا بوجا

ہوئے ہیں اہل زر خواہانِ دولت خواب غفلت میں
جسے سونا ہے یارو فرش پے مخمل کے کہ سو جا

ہمیں ہیں جو تغافل میں سدا کے شاد رہتے ہیں
اگر اک دم نہ پاوے منہ تو پیارے بوالہوس رو جا

ستم میں شوق میرے دل کا کچھ جانے کا نہیں گر
اگر اے سنگ دل پیسو تو کب صندل سیتی بو جا

چلا تھا غیر کے جو ساتھ کھانے چھوڑ کر ہم کوں
تو پھر پانے کا نہیں کہہ آبرو سیں ہاتھ کوں دھو جا

(۹)

کیا قہر ہے پیارے منہ کا ترے مٹکنا پھر قہر پر قیامت یہ زلف کا لٹکنا

۱۔ درد پیروں کا (د) ۲۔ خصے (ر)

Marfat.com

جس گال پر مہ سیں نظریں نہیں ٹھہرتیں
اوس گال پر عجب ہے، دل کا مرے اٹکنا

ابرو غلول تس میں تل کا رکھا غلولا[2]
مشکل ہے بوالہوس کا یہاں آکے اب پھٹکنا

اسپند کرکے تجھ پہ ملاں کے تئیں جلیے[3]
کیوں مارتا ہے پیارے رخسار پر (چٹکنا)

دامن کے چاک دونو کرتے ہیں بے قراری[4]
عاشق کے ہاتھ سیتی زور آوری جھٹکنا

مشتاق عذر خواہی نہیں آبرو تو کیا ہے
یوں روٹھ روٹھ چلنا چل چل کے پھر ٹھٹھکنا

(۱۰)

جلتے ہیں اور ہم سیں جب مانگتے ہو پیالا
ہوتے ہیں داغ دل میں جوں جوں کہتے ہو لالا

بکسا ہے تمام ظالم تجھ چشم کا دنبالا
لاگا ہے اس کے دل میں دیکھا ہے جن میں بھالا

اس شوخ سرو قد کوں ہم جانتے تھے بھولا
مل اور پری طرح سیں کیا دے گیا ہے بالا

اے سرو مہر تجھ سیں خوباں جہاں کے کانپے
خورشید تھر تھرایا اور ماہ دیکھ ہالا

جب سیں ترے ملایم گالوں میں دل دھنسا ہے
نرمی سوں دل ہوا ہے تب سوں دنی کا گالا

فوجاں سیں بڑھ چلے جوں یکا کوئی سپاہی
یوں خال چھوٹ خط سیں مکھ پر رہے نرالا

کیوں کر پڑے نہ میرے گریے کا شور جگ میں
اٹڈا ہے مجھ نین سیں انجھواں کے ساتھ نالا

جوگی ہوا پے نا تا لالچ کا چھوڑتا نہیں
کہتا ہے سب کوں بابا جیتا پھرے ہے مالا

جھمکی دکھا نگہ کی دل چھین لے چلی ہیں
یہ کس تری انکھیوں کوں سکھلا دیا چھنالا

اشعار آبرو کے رشک گہر ہوئے ہیں
داغ سخن سیں اس کو لو لو ہوا ہے لالا

(۱۱)

ہے ہمن کا مشام کوئی لے جا
کہ مجھے آکے ٹک درس دے جا

بوالہوس کوں ہوا ہے تب سیں مغز
جب سیں تم نے اسے بلا بھیجا

۱۔ نظراں (د) ۲۔ کو واں آکے پھر (د) ۵۔ کس نے (د)
۲۔ غلیلا (د) ۶۔ ہمیں (د)
۳۔ جلایئے (د) ۷۔ سوں (ک)
۴۔ کرتے ہیں سب یہ ظاہر (د) ۸۔ تمیں (ک)

Marfat.com

تم سوا ہم کوں اور جاگہ[1] نہیں اے سجن ہم سیں مت لڑو بیجا
آبرو چاہتا ہے (تو) مت اڑ
بوالہوس اس گلی سیں سن بیجا[2]

(۱۲)

مست ہے دل مدام تجھ لب کا جام صہبا ہے نام تجھ لب کا
دل کوں غنچے[3] کے کھول جب دیکھا شوق پایا تمام تجھ لب کا
مہر لب ہا ہوا[4] حلاوت سوں حرف گویاں کوں نام تجھ لب کا
آبرو آب زندگی سیں لذیذ
جانؔ پیتا ہے جام تجھ لب کا

(۱۳)

یہ رسم ظالمی کی دستور ہے کہاں کا دل چھین کر ہمارا دشمن ہوا ہے جاں کا
ہر یک نگہ میں ہم سیں کرنے لگی ہیں نوکیں کچھ تو تری انکھیوں میں بگڑا ہے طور ناکا
تجھ راہ میں ہوا ہے اب تو رقیب کتا بو پاے کر ہمن کی؛ باندھتا[6] ہے نا نکا
خندوں کے طور گویا دیوار قہقہا ہے پھر کر پھرے نہ لڑکا جو اس طرف کو جھانکا
رستم دہل کے دل میں ڈھالے انکھیوں سیں انجھو[8] دیکھے اگر بھواں کی تروار کا جھمانکا
فاسق کے دل میں ڈالی جب نفس بدنے برکی[9] رجوارے کی گلی کا تب جا غبار پھانکا
سب عاشقوں میں ہم کوں مژدا ہے آبرو کا
ہے قصد اگر تمھارے دل بیچ امتحاں کا

(۱۴)

ہوا ہوں دل سیتی بندا پیا کی مہربانی کا فدا کرتا ہوں ہردم جی کوں اپنے یار جانی کا

۱- جاگے (ک)
۲- بے جا (د)
۳- دل کے غنچے کوں (د)
۴- ہووے (د)
۵- میٹھا (د)
۶- آساندھتا ہے ناں کا
۷- ہرگز
۸- انکھیوں تے اشک ڈھالے (ک)
۹- بہرہ کی (د)
۱۰- بیچہ

Marfat.com

دیے میں جوں بتی ہو یوں دہکتی ہے زباں مکھ میں
گرون جس رات کے اندر بیاں سوز نہانی کا
انجھوا انکھیاں کے روغن ہیں ہمارے شعلۂ دل کو
بجھانا عشق کی آتش نہیں ہے کام پانی کا
اثر کرتا ہے نالہ آبرو کا سنگ کے دل میں
ہنر سیکھا ہے شاید کوہ کن سوں تیشہ رانی کا

(۱۵)

رہتا ہے ابرواں پر ہاتھ اکثر لاوبالی کا
ہنر سیکھا ہے اس شمشیر زن نے بیدمالی کا
ہر اک جو عضو ہے سو مصرع دلچسپ موزوں
مگر دیوان ہے یہ حسن سرتا پا جمالی کا
نگیں کی طرح داغ رشک سوں کالا ہوا لالا
لیا جب نام گلشن میں تمھارے لب کی لالی کا
رقیباں کی ہوا ناچیز باتاں سن کے یوں بدخو
وگرنہ جگ میں شہرا تھا صنم کی خوشخصالی کا
ہمارے حق میں نادانی سوں کہنا غیر کا مانا
گلہ اب کیا کروں اس شوخ کی میں خوردسالی کا
یہی چرچا ہے مجلس میں سجن کی ہر زباں اوپر
میرا قصہ گو یا مضموں ہوا ہے شعر حالی کا
تمھارا قدرتی ہے حسن آرایش کی کیا حاجت
نہیں محتاج یہ باغ سدا سرسبز مالی کا
لگے ہے شیریں اس کو ساری اپنی عمر کی تلخی
مزہ پایا ہے جن عاشق نیں تیرے سن کے گالی کا
مبارک نام تیرے آبرو کا کیوں نہ ہو جگ میں
اثر ہے یو ترے دیدار کی فرخندہ فالی کا

۱- سیں (ک)
۲- بید مالی (د)
۳- تا (د)
۴- لب کی (د) و (ک)
۵- کہ کیوں نہ ہو روشن (د) تیرے آبرو (ک) یہ (ک)

Marfat.com

(۱۶)

خدا کے واسطے اے یار ہم سیں آمل جا
دلوں کی کھول گھنڈی غنچے کی طرح کھل جا
جگر میں چشم کے ہوتیاں ہیں داغ تب تپلیاں
نظر سیں اوٹ تیرا گال[1] جب کہ ایک تل جا
جنوں کے جام کوں لے شیشۂ شراب کو توڑ
خرد گلی سیں پری پیکراں کی بیدل جا
انکھیوں سیں جان بچانا نظر تب آتا ہے
ترا[2] پھ میں چھوڑ کے بسمل کو جبکہ قاتل جا
حیا کوں غیر سوں مت گرم[3] (مل) کے دے برباد
نہ ہو کہ آبرو اس طرح خاک میں مل جا

(۱۷)

اگر انکھیوں سیں انکھیوں کو ملاوگے تو کیا ہوگا
نظر کر لطف کی ہم کوں جلاؤ گے تو کیا ہوگا
تمھارے لب کی سرخی لعل کی[4] مانند اصلی ہے
اگر تم پان اے پیارے نہ کھاؤ گے تو کیا ہوگا
محبت سیں کہتا ہوں طور بدنامی کا بہتر نہیں
اگر خندوں کی صحبت میں نہ جاؤ گے تو کیا ہوگا
تمھارے شوق میں ہوں جاں بلب[5] اک عمر گذری ہے
اگر اک دم کوں آکر مکھ دکھاؤ گے تو کیا ہوگا
مرا دل مل رہا ہے تم سوں پیارے باطنی ملنا
اگر ہم پاس ظاہر میں نہ آؤ گے تو کیا ہوگا

۱۔ گال پہ (د) گال (ک) نظر سیں اوٹھ (ک)
۲۔ غلط لکھا ہے (د) تڑپھ کے میں چھوڑ کے بسمل میں جبکہ قاتل جا (ک)
۳۔ مل مت (د) ۴۔ ہے اصلی (ک) ۵۔ تجھ (د)

Marfat.com

جگت کے لوگ سارے آبرو کوں پیار کرتے ہیں
اگر تم بھی گلے اس کوں لگا لوگے تو کیا ہوگا

(۱۸)

پریشاں تر ہے تری زلف سیں احوال عاشق کا
سیہ دونا تری انکھیوں سیں ماہ وسال عاشق کا
ترے رخسارۂ سیمیں پے مارا زلف نے کنڈل[1]
لیا ہے اژدہا نیں چھین یارو مال عاشق کا
بھرے انکھیوں میں جب پانی اٹھے تب دل سیتی نالا
جبھی ڈوبے گھڑی باجے سبھی گھڑیال عاشق کا
خدا سیں ڈراتا ہے مت نہ دے سر ما تغافل کا[2]
سیہ چشمی سیں ہو جاتا ہے ظالم کال عاشق کا
ٹھٹھا ہے مکھ نیں تیرے ٹھاٹھ دل کے صید کرنے کوں
زمیں ہے گال[3] دانا خال وخط ہے جال عاشق کا
کرے کیا شہر کوں جو چھوڑ کر جنگل[4] نہ جا پکڑے
سماتا نہیں ہے گھر میں شوق ڈھونڈ[6] وکال عاشق کا
مگر اے آبرو سیتی میں دل بسمل کیا اپنا[5]
نکلتا ہے انجھو کچھ تو انکھیوں سیں لال عاشق کا

(۱۹)

یاد خدا کر بندے یوں ناحق عمر کوں کھونا کیا
حق چاہا سو ئی کچھ ہوگا ان لوگوں سیں ہونا کیا

۱۔ صفا رخسار سیمیں پے جو مارا زلف نے کنڈل (د)
۲۔ خدا سیں ڈرایتا بل نت نہ دے سر ما تغافل کا (د)
۳۔ (ک) میں نہیں ہے ۴۔ گال وو انا (ک)
۵۔ صحرا نہ جا (د) ۶۔ دیتا (د) ۷۔ ڈھونڈھو (ک)

Marfat.com

کوئی شاہ کوئی گدا کہاوے جیسا جس کا بنا نصیب[1]
جو کچھ ہوا اسی پے خوش رہ ناں (ان) لوگوں سنیں مونا کیا

سیر سفر کر دیکھ تماشا قدرت کا سب عالم[2] کا
گھر کوں جھونک بھاڑ کے بھیتر عاشق ہو کر کونا کیا

جان مولا جگت پیارا جن دیکھا سو ٹھٹک رہا
چنچل نیٹ اچیلے نیناں تن کے آگے مرگ چھونا کیا

داغ کے ہیکل انجھو کی مالا زینت عشق کی ہی نشانی
پھر یں مست جو برہ کے تن کوں موتی لال پرونا کیا

آج آبرو دل کوں ہمارے شوق نے اس کے مگن کیا ہے[5]
جاگ اناڑی دیکھ تماشا عشق لگا تب سونا کیا

(۲۰)

کیا شوخ اچیلے ہیں ترے نین مولا — جن کوں سرکھ[6] جلے ہیں سب من ہرن مولا
بر میں خیال کے بھی کیوں کر کے آسکے دل — نازک ہے جان تیتی تیرا بدن مولا
جو اک نگہ کرد[7] تم کرتے ہو کام سو تم — سیکھے کہاں سیں[8] ہو تم یہ مکر و فن مولا
آزاد سب جگت کے آکر غلام ہوویں — جب بودلی[10] بناوے اپنا برن مولا
قد سرو، چشم نرگس، رخ گل، دہان غنچہ — کرتا[11] ہوں دیکھ تم کوں سیر چمن مولا
ہر رات شمع[12] کے جوں جلتی ہے جان میری — جب سیں لگی ہے تم سیں دل کی لگن مولا

۲۱

فرہاد کا دل کوہ کوں مے کا بھرا پیالا ہوا — مستی سیں اوس کے شوق کی ہر سنگ متوالا ہوا

---

۱ ۔ نصیبا (ک) — ۲ ۔ بس پر خوش رہ قسمت سیں اب رونا کیا (ک)
۳ ۔ کا یں (ک) و (ر) — ۴ ۔ نمانے (ک) و (ر)
۵ ۔ کہن کہتا ہے (د) غالباً گہن گھٹا ہے (؟) مگن کرنا ہے
۶ ۔ سکے (د) — ۷ ۔ پکڑ سکے (د)
۸ ۔ تئیں، سو کر تم (د) — ۹ ۔ سیکھے ہو تم کہاں سے یہ مکر و فن (د)
۱۰ ۔ جب بوے بناوے (د) و (ک) — ۱۱ ۔ کرنا ہے (د) — ۱۲ ۔ شمع مانند جلتا ہے جان میری (د)

Marfat.com

تم یوں سیاہ چشم اے سجن مکھڑے کے جھمکوں ہوئے خورشید میں گرمی گری تب تو ہرن کالا ہوا

(۲۲)

تو کیوں گیا کہ عیش چمن کا بگڑ گیا غنچا دلوں میں تنگ ہوا پھول جھڑ گیا
تنہا خنجر کی دھار کا منھ پھر گیا نہیں کانٹا بھی تیرے شرم سیں مژگاں کی گڑ گیا

(۲۳)

خوباں میں سب جگت کے تو زور ہے ممولا سارے جہاں میں تیرا اب شور ہے ممولا
میٹھے بچن سناوے طوطی کوں تب لجاوے جب ناچنے میں آوے تب مور ہے ممولا
جاوے فلک پے تو بھی تجھ حکم کا بندھا ہے دل ہے تپنگ میرا توں ڈور ہے ممولا
اس خاک پر قدم رکھ تجھ کوں ثواب ہوگا
(کہیں) ہیں آبرو کی یاں گور ہے ممولا

(۲۴)

کون یہ سلطنت تاب آتا چشم خوبی کا جس رکاب آتا
یوں چلا آتا ہے خوباں بیچ[6] فوج کے بیچ جوں نواب آتا
جاں بلب انتظار کرتا ہوں خوب تھا یار اگر شتاب آتا
شعلہ خوباں نیں یوں لیا دل بانٹ مے کشاں بیچ جوں کباب آتا
مسکرا کر کہا کہ تیری طرف کیونکے دیکھوں مجھے حجاب آتا
(اضافہ ک د) مت ہو عاشقاں کے دست بدست مثل پیمانۂ شراب آتا
آبرو حال دل کا کیونکے کہے
تیرے آگے کسے جواب آتا

۱- توں (د) ۶- میں (د)
۲- کا (د) ۷- بیچ (د)
۳- توں (د) ۸- جیوں (د)
۴- کہتے ہیں (ک) ۹- کے (د)
۵- (ک و د) میں آتا ہے ۱۰- (ک و د) میں "آتا ہے"

Marfat.com

(۲۵)

شمشیر کھینچ[1] جب کہ لگائی تنگی اٹھا
سر کٹ گیا پہ دل میں نئے سر سیں جی اٹھا

جاڑے کی رات الٹ گئی گرمی کا دن کٹا
مکھڑے سیں زلف جیکہ سجن تم نے دی[3] اٹھا

عاشق کے اور پھر[4] کے نظر دیکھنے لگے
اس قدر شرم تم[5] نے دی یکبارگی اٹھا

گلزار[6] سیں بہشت کے بیٹھوں کوں اے سجن
سر سیں بلا دتی ہے تمھاری گلی اٹھا

دل مر گیا تھا شمع کی مانند دن دیے
شب کوں برہ کی آگ لگی پھر کے جی اٹھا

دل کے اوپر بہار میں احوال سخت دیکھ
دے عار[7] تی ہے باغ میں سر کوں کلی اٹھا

ہے نام اس کا بزم حریفاں میں آبرو
جو سر کوں بیچ[8] عشق کی بھٹی سیں پی اٹھا

(۲۶)

بچا دنیا کے غم سیں آپ کوں جن اس ستی کاڈھا
نکلتا ہے علاج اس درد کا ظالم نہ بے کاڈھا

حریفوں پر میں اپنی راستی سیں چڑھ آیا ہوں
ہنر دیکھو کہ سیدھی انگلیوں سیں ہم نیں گھیو[9] کاڈھا[10]

۱۔ کھینچ (د)
۲۔ ہیں (د)
۳۔ تم نیں (ک)
۴۔ پھر (د)
۵۔ تم نیں (ک)
۶۔ گلذار (د)
۷۔ ہے (ک)
۸۔ بیچہ (د)
۹۔ گھیو، بمعنی گھی
۱۰۔ کاڈھا پڑا یہام ہے بمعنی نکالا اور بمعنی عرق یا دوا

Marfat.com

نزاکت سیں نکل سکتی نہیں تصویر تجھ تن کی
مصور نیں سجن ہر چند مرمر اپنا جی کاڈہا

(۲۷)

بے تابیِ دل آج میں دلبر سیں کہوں گا
دُرّے کی طپش مہر منور سیں کہوں گا
جو رام ہوا اُس کی نہ کر جان پے سختی
یوں اس بت سنگیں دل کافر سیں کہوں گا

(۲۸)

لگے تیغ جفا سوں زخم جو تازہ زمانے کا
سو ایک اور ہی دہن ہو دل کو خونِ غم کھانے کا
ترے مژگانِ ابرو کے مقابل حال مجھ دل کا
وہی ہے جو کماں اور تیر آگے ہو نشانے کا
برستے ہیں انکھیاں سیں لال اور موتی تماشا کر
کھلا ہے آج دروازہ ترے غم کے خزانے کا
کلی ہے رنگ و بو لبریز باغ میرزائی کی
تصور جب سوں آیا دل میں تیرے پان کھانے کا
تیری جو بات ہے اے حکمتی سو فن سے نہیں خالی
جگت میں بو علی ہے نام آج تو علم بہانے کا
ہوا ہے گوش گل لبریز رنگ اے گلشن خوبی
چمن نے جب سیں مژدہ سُنا ہے تیرے آنے کا

۱۔ ذرہ (د)
۲۔ اس کی (ک)
۳۔ نیارا (ک)
۴۔ جو وہ غم (د)
۵ تری (د) مژگان و آبرو (د)
۶۔ ہور (ک)
۷۔ تیر کے آگے (د)
۸۔ خرابے (د)
۹۔ آوے (د)
۱۰۔ بات حکمت بھیج ہے سو (د)

Marfat.com

غزالاں آبرو کر چاک دل مدت سوں نکلا ہے
کہو کیا حال ہے دشت جنوں میں اس دوانے کا

(۲۹)

رفتار بیچ جب کہ ادا سیں لٹک گیا — بے اختیار تب سیں مرا جی اٹک گیا
شاید ہمارے جی کی کشش نے اثر کیا — جاتا تھا جلد دیکھ کے ہم کوں ٹھٹھک گیا
شیریں لباں کی سخت دلی کا نہیں علاج — فرہاد بھی سر اپنا پتھر سیں پٹک گیا
عاشق کا کیا گیا جو کیا بوالہوس نیں شوق — دن چار تجھ گلی منیں آ کر بھٹک گیا
اضافہ(ک) دل نے وصال چھوڑ کیا ہجر کوں قبول — امرت کوں چھوڑ زہر کا پیالا گٹک گیا

شمشیر کھینچ جب کہ چلا بوالہوس کی اور
تب چھوڑ آبرو کوں گلی سیں سٹک گیا

(۳۰)

ظالم نگہ کا تیر نگہ کام کر گیا — سینے کوں صاف توڑ جگر سیں گزر گیا
بوجھے اگر جو آبرو کے حال کی خبر
کہنا تمھارے دردسوں ہجراں کے مر گیا

(۳۱)

چھوڑ دے دنیا کے تئیں حاصل کیا تو کیا ہوا — ساتھ کچھ جانے کا نہیں سب کچھ لیا تو کیا ہوا
زیست ہے اس کی کہ اپنے جان پیارے سیں ملا — جی سیتی غافل رہا جگ جگ جیا تو کیا ہوا
سعی تیری چرخ بازی تو فلک گننے کا نہیں — سر پھرا کر کے کیا جو آسیا تو کیا ہوا
دل کسی کا ہاتھ میں زاہد تو لے سکتا نہیں — نفس کے تئیں (توڑ) قبضے میں کیا تو کیا ہوا
دل جلے تب عاشقی کا بھید روشن ہو تجھے — گھر جلا کر کے اجالا کر دیا تو کیا ہوا
غم سیں اہل بیت کے جی تو ترا کڑھتا نہیں — یوں عبث پڑھتا پھرا جو مرثیا تو کیا ہوا

۱۔ غزلخواں (د)
۲۔ (ک) میں اس شعر پر م ہے
۳۔ دل (ک)
۴۔ ستم (ک) تیرے ستم (د) نہ کہہ کہ (ر)
۵۔ بوجھیں (ک) بوجھے اگر جو کوئی مرے حال کی خبر (د)

Marfat.com

شعر کو مضمون سیتی قدر ہوے آبرو
قافیہ سیتی ملایا قافیا تو کیا ہوا

(۳۲)

ہر چند تغافل میں ہے محبوب ہمارا
پر لطف کی حالت میں لگے خوب پیارا
خوش یوں قد خم شیخ کا ہے معتقداں کوں
جوں کشن کوں کبجا کا لگے کوب پیارا

(۳۳)

عشق میں ہندو ترک کا کچھ نہیں ہے بیوڑا
یہاں مونداں میں سدھ کیا آزاد ہو کہ سیوڑا
کیونکہ اب رم کر سکوگے ہم سیں تم اے من ہرن
اب تو ہم نیں تم سیتی باندھا ہے انپا جیوڑا
آس من کی پوجتا ہے خال تجھ ابرو مین بیٹھ
اس سیہ کافر نیں مسجد کوں کیا ہے ڈیوڑا
تجھ گلی کوں لے چلی ہے اشک انکھیاں سنیں نگاہ[۲]
جس طرف نلوے کوں لے جاتا ہے کوئی میوڑا (ڈیوڑھا)
آبرو جب وصف تیرے خلق خوبی کے لکھے
تب صفا برگ و سمن[۳] ہو جا قلم ہو کیوڑا

(۳۴)

جو کہ محرم ہو عشق بازی کا — دل سیں عاشق ہے جاں گدازی کا
ہر گدا گوشۂ قناعت[۴] میں — شاہ ہے ملک بے نیازی کا
نفس کافر کوں قتل جو کہ کیا[۵] — رتبا ہے اوس کسی کوں غازی[۶] کا

۱۔ (ک) میں م ہے
۲۔ نکل (د)
۳۔ سمن (د)
۴۔ قیامت (د)
۵۔ کے تیئں جو قتل کیا (د) کرے (ک)
۶۔ کے تیئں نمازی کا (د)

Marfat.com

غم حقیقی ہے کیا ہوا ہے مجھے عشق ہے عالمِ مجازی کا
آبرو شعر کے کمال میں ہے
معتقد حافظ شیرازی کا

(۳۵)

یہ سبزا اور یہ آبِ رواں اور ابر یہ گہرا
دوانا نہیں کہ اب گھر میں رہوں میں چھوڑ کر صحرا
اندھیری رات میں مجنوں کو جنگل بیچ کیا ڈر ہے
پپیہا کو کلا کیوں مل کے دے ہیں ہر گھڑی پہرا
گیا تھا رات جھڑ بدلی میں ظالم کس طرف کوں تو
تڑپ سیں دل مرا بجلی کی جوں اب لگ نہیں ٹھہرا
وہ کاکل اس طرح کے ہیں بلا کا ہے کہ جو دیکھے
تو مر جا ناگ اس کا آب ہو جا خوف سیں زہرا
ایسی کہانی بکٹ ہے عشق کافر کی کہ جو دیکھے
تو رد دیں نہ فلک اور چشم موجاں کی نو نہرا
رواں نہیں طبع جس کی شعر تر کی طرز پانے میں
نہیں ہوتا ہے اس کوں آبرو کے حرف سیں بہرا

(۳۶)

نین سیں نین جب ملائے گیا دل کے اندر مرے سمائے گیا
نگہ گرم سوں مرے دل کوں خوش نین آگ سی لگائے گیا
تیرے چلنے کی سُن خبر عاشق یہی کہتا ہوا کہ ہائے گیا
سہو کر بولتا تھا ہمنا سیں بوجھ کر بات کوں چبائے گیا

۱۔ دو (د) کہ (ک)
۲۔ دیں بن میں مل کے (د)
۳۔ اور اس کا اب ہوا زہرا (د)
۴۔ گر دیکھے (د)
۵۔ ہیں (د)

Marfat.com

آبرو ہجر بیچ مرتا تھا
مکھ دکھا کر مجھے جلائے گیا

(۳۷)

دل جنہیں[1] ہوے تہیں[2] پہنچ کے لیتی ہیں پھنسا
باندھ لاویں نہ سو کیوں زلف تمھاری ہیں رسا
خواب میں دیکھ تری زلف کوں لہرایا ہے
آبرو کوں مگر اس رات کے سپنے نے ڈسا

(۳۸)

گرچہ قائل ہوں سجن تیری کمر معدوم کا
ایک مشکل ہے بیاں اس رمز نامعلوم کا
ناز کرناں پاک معشوقوں کا پیارا کیوں نہ ہو
ہر کسی کوں خوب لاگے[3] جو چلا معصوم کا
کیوں تری تھوڑی سی گرمی سیں پگھل جاوے[4] جاں
کیا تو تجھ سمجھا ہے عاشق اس قدر ہے موم کا
اور کیا دیوے گا جو بے مہر دیتا نہیں جواب
نام مت لو صبح کوں آگے مرے اس شوم کا
ہو کے دیوانا گریباں چاک سب کرتا ہے شہر
وہ پری پیکر ہے جس وقت جاما گھوم کا
لال رخسارے پہ تیرے زلف لپٹی نہیں سیاہ
شام کے لشکر نہیں آکر ملک گھیرا روم کا
کیوں نہ آکر اس کے سننے کو کریں سب بار بھیڑ
آبرو یہ ریختا تو نیں کہا ہے دھوم کا

۱- چھیں (د) جہیں (ک)
۲- تہاں (د)
۳- لاگا (د) کرنا (ک)
۴- کی (د)
۵- سے (د)
۶- لپٹی ہے سیاہ (د) لپٹی نہیں سیاہ (ک)

Marfat.com

(۳۹)

کیوں کے کیجے اس کی شوخی کا گلا　　بات سنتا ہی نہیں وہ چلبلا
ہو گئے ہیں پیر سارے طفل اشک　　گریہ کا جاری ہے اب[1] لگ سلسلا
چشم یوں دل لے گئی سینے سیں کاڈھ　　ڈوب کر مچھی کوں جوں کر کلکلا
نور دیدہ گم ہوا یعقوب کا　　گریہ کا جاتا (مچھلی) ہے خالی قافلا
مرگ پھر کر جیونا برحق (ہوا)　　پھر گیا تھا جان ہم سیں پھر ملا
جو کہ بسم اللہ کر کہئے طعام　　تو ضرر نہیں گو گہ ہووے بس ملا

سنگ دل نیں آج دل دے کر سنا
آبرو نے شعر کا پایا صلا

(۴۰)

مل گئیں آپس میں دو نظریں ایک عالم ہو گیا
جو کہ ہونا تھا سو کچھ انکھیوں میں باہم ہو گیا
جس توجہ پر نظر کر جان دیتا تھا جہاں
سو توجہائے[2] ان انکھیوں سیں کیوں کم ہو گیا
ساتھ میرے تیرے جو دکھ تھا سو پیارے عیش تھا
جب سیں تو بچھڑا ہے تب سیں عیش سب غم ہو گیا
راگ کی خوبصورتی کے کوچ کا ڈنکا بجا
جب گلا مطرب کا یارو زیر سیں بم ہو گیا

(۴۱)

شیخ خامی سیتی پٹ بکیا　　اس کی باتوں سیتی جگر پکیا
خواب غفلت سیں سر اٹھا منعم　　ضرۂ زر اوپر نہ کر تکیا
آب و دانے میں عمر اپنی نہ کھو　　کف حسرت ملے گا جوں چکیا

۱۔ تیک (د)　　۴۔ گرچہ (د)
۲۔ مرکے یارو (د)　　۵۔ لے کر (د)
۳۔ کھائے (د)　　۶۔ توجہ ہاے (ک)

Marfat.com

چشم میں یوں نہاں ہے کج نگہی
جوں چکو کے شگاف میں بکیا

(۴۲)

کیا بتاؤں کس اداسیں آخراں ہوگیا
جن نیں دیکھی وہ لٹک سوجی سیں قرباں ہوگیا
روؤنے نیں مجھ دوانے کے کیا سیانوں کا کام
سیل سیں انجھواں کے سارا شہر ویراں ہوگیا
معجزا عیسی کا نہیں ان لعل لب ہامیں تو کیوں
دل ہمارا شوق میں اس لب کے مرجاں ہوگیا
ترک آرایش ہوئی اس طفل مکتب کوں بہار
طور پکڑی جب سیتی سادی گلستاں ہوگیا
عشق عاشق نے جتا معشوق کو دلبر کیا
حال دل کا جب سیں بوجھا تب سیں جاناں ہوگیا
جب سیں تم بیمار پرسی کوں قدم رنجہ کیا
تب سیں میرے دل کو پیارے درد درماں ہوگیا
آبرو یکرنگ نیں تفسیر اس خط کی لکھی
صفحۂ سادہ رقم ہونے سے قرآں ہوگیا

(۴۳)

ہم سے چرائی اور سیں انکھیاں ملا گیا
ظالم کسی کو مار کسی کو جلا گیا
گردش انکھیوں کی دیکھ گرایوں پچھاڑ کھا
گویا مجھے شراب کا پیالا پلا گیا

۱۔ شوخی سوں (ک)
۲۔ رو سے سیں اون دوانے نیں کیا (ک)
۳۔ لعل خنداں (ک) تن ہمارا (ک)

Marfat.com

بجونکر مجھے جنون نہ ہو اس چھلاوے
ٹک دے جھمک پری کی طرح پھر بلا گیا

(۴۴)

زخمی ہوں جان میرا بچا نہیں جلانا
لگتا ہے تیر سا یہ دل میں ترا کم آنا
مشہور تھی جگت میں پیارے کی چشم راوت
بانکیت ہو گئے اب مژگاں سایں پھیرنا
سیانے کو عاشقی میں خواری بڑا کسب ہے
چاہیئے کہ بھاڑ جھونکے جو دل کا ہووے دانا
غیروں کے ساتھ شب کو چلتے ہو چال اوری
دیکھی روش تمھاری جاؤ تمھیں پہچانا
بدلی سو راگ چھایا تانوں میں جھڑ لگایا۔
مردنگ تس کے اوپر بجلی کا کڑکڑانا
دونوں طرف سے داڑھی خورشید و کے دوڑی
دیکھو زوال یارو آیا برا زمانا
(اضافہ ک) دن تال باجتا ہے ہوتی ہے جب سواری
لشکر میں راگ شب کو ڈنٹوں کا ہے اڑانا؟
حکمت کی تیغ سیتی کاٹوں رقیب کا سر
اٹھ آؤ آبرو کے کر خون کا بہانا

۱۔ چل آنا (د)
۲۔ کھجانا (د)
۳۔ بھواں سیں (ک)
۴۔ پیار کے (د)
۵۔ آب پھر لے آنا (د)
۶۔ چہیئے (ک)
۷۔ نے (د)
۸۔ داری (د)

Marfat.com

(۴۵)

پیار کرنے سے ہمن کوں پھیر کیا حاصل ہوا
ہم تو اپنا دل دیا دلدار کیوں بیدل ہوا
پیار سے ہرگز نہ آیا بر میں وہ نازک نہال
عاشقی کرنا ہمارا سخت بے حاصل ہوا

(۴۶)

پوشاک سیں تمھاری دونا ہوا ہے چرچا
کپڑوں کو دیکھ کرکے جی ہر کسی کا پرچا
دولت نہیں تو ہرگز پیغام وصلت مت دے
یہ خط اگر کبوتر لے جا تو بھیج زرچا
مفلس تو صید بازی کرکے نہ ہو دوانا
سودا بنے گا اس کا جن نیں کہ نقد خرچا
ہوتے ہیں رام اس کے آخر جو ہیں برہمن
پوجے ہے آس اس کے جن نیں ہوکوں پرچا
ہوتے ہی ٹک مقابل کیا ہوگیا ہے ٹکڑے
کہتا تھا ہم نیں پا یا دل کے گہے کا پرچا
نادان کا غلط بھی لگتا ہے آ بتر و خوش
پیارا لگے ہے لڑکا کیا گوں کہے اگرچا

(۴۷)

یوں تڑپھڑاوتا ہے دل شوق میں ہمارا آتش کے بیچ ہو ہے جوں بے قرار پارا

۱- سہر کیا (د)، پر کیا (ک)
۲- نہال (ک)
۳- وصل (ک)
۴- شیدبازی کو کرنہ ہو دانا (د) شیدبازی کرکے (ک)
۵- اسی کے سیوا کرے جو کوئی (ک)
۶- ہوئے (د) آس اس کی (د) ارچا (د)
۷- ارچا (ک)
۸- آتے ہی (د)
۹- اپنے کیے کو برجا (د)
۱۰- کیا کو کہے اگر چا

Marfat.com

رونے سیں سوز غم کا گھٹا نہیں ہے ہرگز پانی سیتی یہ دل کا بجھتا نہیں انگارا
اس طرح کوں جو دیکھے تو تیغ جاتے قرباں جس طرح سیں بھواں یے کرتے ہیں دل پہ وارا
(یہ)

(۴۸)

مل گیا تھا باغ میں معشوق اک بانکا رسا
رنگ و رو میں پھول کی مانند سج میں خار سا
آشنا ہو رات میخواروں میں کی دریا کشی
دن کو تسبیح ہاتھ میں لے کر کہلے پارسا

(۴۹)

خال تجھ گال پہ کیا خوب پڑا ہے پیارا
بن گیا اس سیں مری جان ترا رخ سارا
حلقۂ زلف میں اس خال کی دیکھی جھلکی
آج تو کچھ طالع مرے نیں مجھے نستارا

(۵۰)

مرتا ہوں میں خمار سیں ساقی شراب لا
لاگی ہے پیاس جیو جلا ہے شتاب لا
دل رشک[۴] کی جلن سیں پھولا ہوا[۵] پیا
کیوں غیر سیں بلا کے کہا تم نے آب لا
کچھ شے نہ دیجے تو کبھی رد برد نہ ہو
من مال اس پے جبر ہے گویا مقابلا

(۵۱)

ملنے کوں غیر کے کیوں[۶] اب پوچھتا ہے پیارا
ازماؤنے کوں شاید لیتا ہے دل ہمارا

۱- قسمی (ک) ۴- رشک (ک)
۲- جان مری (ک) ۵- بنا ہے آج (د)
۳- جانتا ہے جی پیاس کے مارے شتاب لا (ک) ۶- ہوے (د) ۷- اب کیوں (ک) مجی (ک)

Marfat.com

نرمی سوں موم ہو کر سختی کی بھی قسم[1] کھا
حالت ہمارے دل کی دیکھے جو سنگ خارا
بیارے ترے نین کوں آہو کہے جو کوئی
وہ آدمی نہیں ہے حیوان ہے بچارا
پیاسا ہے جو کہ جی[2] کا اور آبرو کا دشمن
وہ آشنا نہ ہوگا اس سیں بھلا کنارا
رو رو کے بے وفاکوں کیا آشنا کیا ہے
دیکھو تو آبرو نیں کس گھاٹ لا اتارا

(۵۲)

مت[3] سور کر قسم ہے چھوڑا ترا تماشا
پیارے یہ کون اٹھاوے کلا بھار[4] احاشا
مژگاں کی باگ[5] انکھیوں میں یوں جلد دل پہ موڑی
جوں دیکھ کر کبوتر قینچی کرے ہے باشا

(۵۳)

تو کب ملا تھا پیارے ہم سیں کہ آج روٹھا
دیکھا یہ ان ملے[6] کا یہ روٹھنا انوکھا
بوسے کا کر کے وعدہ مصری چبا کے بخشی
کہنے کوں ان لباں کا میٹھا دیا[10] پلے جوٹھا (جھوٹا)
عیار بوالہوس نیں لڑکے گوں شست[9] دکھلا
راضی کیا پھر آخر بتلا گیا[11] انگوٹھا

۱۔ سے پھر قسم کھائے (د) (ک)
۲۔ جیو کا (د)
۳۔ شور کر (د)
۴۔ تمارا (د)
۵۔ بال (د)
۶۔ جو آج ہم سیں روٹھا (د)
۷۔ ہم (ک)
۸۔ رگ رگ کو جب دکھایا (د)
۹۔ دکھلا گیا (ک)
۱۰۔ دیا۔ (د)

Marfat.com

(۵۴)

لگی منھ بولنے سُرمے سیں تیری چشم اے لالا
ہوا ہے ان کے تئیں پیارے زباں گویا یہ دنبالا
لب اس کا مے اگر دیکھے تو ہو جا شرم سے پانی
کب اس کو منھ لگا یا بوجھ لو جھوٹا ہے یہ پیالا
ستم سیں سانولے نیں نقد جاں اور دل مرا چھینا
متاع اور مال جو کچھ تھا سو لے بیٹھا ہے یہ کالا
رمق سی رہ گئی ہے زندگی اب دم کی مشکل ہے
اگر آنا ہے تو اے ماہ رو مجھ پاس تو حال آ

(۵۵)

لبریز ہو انکھیوں سیں امڈا ہے آج برکا (برکھا)
عاشق نیں آوتا سن آنگن تمام چھڑکا
ہو ہو ترش پیشانی کرتا ہے شور برپا
واعظ یہ میکشوں کے دشمن ہوا ہے سرکا
لڑتا تھا خندیوں سیں پر لوا ہوس تھا لیتا ڈی
لگتے ہی ایک چرکا یاں لگ ڈرا کہ چرکا

(۵۶)

دکھنی پسر کے زخم حمائل کوں سر کٹا
بولا کہ میں کتا ہوں ترا اور گلے پٹا
بیزار ہو گیا مرے کہنے سیں نا زنیں
گویا کہ بات رمز کی تھی جو ان تھا کٹا

۱۔ سرخی (د)
۲۔ پونچھ لو (د)
۳۔ سے (د)
۴۔ گویا (د)
۵۔ زندہ گی (د)
۶۔ میں کُتا ہوں تیرا یہ گلی پتا (ک)
۷۔ جوان تھا کتا (ک)

Marfat.com

نمکیں گویا کباب ہیں پھیکے شراب کے
بوسا ہے تجھ لباں کا مزے دار چٹ پٹا
جو کھیل ہو سو ڈھول بجا کھیل عشق کا
منصور دیکھ بانس پے چڑھنے سے کب ہٹا

(۵۷)

قد (ہے) اس خوش طرح تراشے کا — سر سیں پاؤں تلک تماشے کا
اس کی کنجی زبانِ شیریں ہے — دل مرا قفل ہے بتاشے کا
کیوں کے نامے کوں لے کبوتر جا — مژہ پنجا ہوئی ہے باشے کا
(اضافہ دوک) کس قدر لال نیں گھٹا یا من — اب جو تولا نہیں ہے ماشے کا
آبرو سیں نہیں ہے منعطی خوش
وہ پیاسا ہوا ہے شاشے کا

(۵۸)

وہ پختہ کار کب پڑھتا ہے نامہ — نہیں کچا کہ لوں میں ہاتھ خامہ
اگن میں جل کے طوطی لال ہو جا — جبھی ٹک گرم ہو بولے وہ شیامہ
لگی چپ جس گھڑی سیں پھر (پہن) بیٹھے — پھٹے یارب یہ محمودی کا جامہ

(۵۹)

نالاں ہوا ہے جل کر سینے میں من ہمارا
پنجرے میں بولتا ہے گرم آج اگن ہمارا
پیری کمان کی جیوں مانع نہیں اکڑ کوں
ہے ضعف بیچ دونا اب با کپن ہمارا
چلتا ہے جیو جس پر جاتے ہیں اس کے پیچھے
سودے میں عشق کے ہے اب یہ چلن ہمارا

۱۔ اس خوش طرح
۲۔ جل جل ہوا ہے نالاں (ک)
۳۔ کو (د)
۴۔ بیچہ (د)
۵۔ ا (ک)

Marfat.com

ملنے کی حکمتیں سب آتی ہیں ہم کو اک اک[1]
گو بوعلی ہو لونڈا کھاتا ہے فن ہمارا

مجلس میں عاشقوں کی اور ہی بہار ہو جا[2]
آوے جبھی رنگیلا گل پیرہن ہمارا

اس وقت جان پیارے ہم پاوتے ہیں جی سا[3]
لگتا ہے جب بدن سے تیرے بدن ہمارا

یہ مسکراونا ہے تو کس طرح جیوں گا
تم کو تو یہ ہنسی ہے پر ہے مرن ہمارا

عزت ہے جوہری کی جو قیمتی ہو گوہر
ہے آبرو ہمن کوں جگ میں سخن ہمارا

(۶۰)

عاشق ہوا ہے کس پے اسے کس کا غم ہوا
دیکھو ہماری جان پے یہ کیا ستم ہوا

عالم کوں قتل کر کے ترا یہ کشیدہ قد
مانند تیغ فوجِ بتاں میں علم ہوا

نامے کے تئیں نصیب ہوا تب سیں پیچ و تاب
جب سیں کہ مہ سے دل کا غم اس میں رقم ہوا

بنگی ہے بادشاہ نشے کے خیال میں
سبزی کا دور اس کے تئیں جامِ جم ہوا

بوجھو یہ حرف نون کے نقطے کو دیکھ کر
دل لے گیا وہی کہ تو اصنع سے خم ہوا

دہقانِ پسر نیں کھیت رکھا ہے سبھوں کو مار[5]
کھلیان کی مثال دلوں کا اٹم ہوا

---

۱. یک بک (د) ۳۔ جینا (د) ۵۔ مار کے سب کوں رکھا ہے کھیت اک)
۲. ہوگا (د) ۴۔ جو (ک) ۶۔ سبوں (د)

Marfat.com

ظالم کے ماں سیں نہیں ہوتی[1] ہے منفعت
کہہ[2] حلق آب تیغ سیں کس کا کہ نم ہوا[3]
خورشید کس طرف سیں ہوا طالع آبرو
کیا دن پھرے کہ آج ادھر کوں کرم ہوا

(۶۱)

بھواں ٹیکاونا دیکھ ان سبھوں کا نام ست دھروا
گھر[4] آنا محرموں کے یوں قبا کے بند مت کروا
کہاں ملتا ہے جاں عنقا ہے ایسا بے نیاز عاشق
کہ خواں اور ماں دیا ہے سب اڑا اور پھر نہیں پروا

(۶۲)

تبزہ[5] رنگوں کے ہو احق میں یہ تپ کرنا دوا
تیرگی جاتی رہی چہرے کی اور اچپی صفا
کیا سبب تیرے بدن کے گرم ہونے کا سجن
عاشقوں میں کون جلتا تھا گلے کس کے لگا
تو گلے کس کے لگے لیکن کنہی[6] بے رحم نے
گرم دیکھا ہوئے گا تیرے تئیں انکھیاں ملا
بوالہوس ناپاک کی از بس کہ بھاری ہے نظر
پردہ عصمت میں تو اپنے تئیں اس سیں چھپا
اشک گرم و آہ سرد عاشق کے تئیں وسواس کر[7]
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

۱۔ ہوتا ہے (د)
۲۔ کہو (د)
۳۔ (ک) میں نہیں ہے
۴۔ کھڑا (د)
۵۔ تبزہ رنگوں کے جو حق میں ہو (ر)
۶۔ کسی (د)
۷۔ پرہیز کر (د)

Marfat.com

گرم خوئی سیں پشیماں ہو کے ٹک لاؤ عرق
تپ کی حالت میں پسینا آونا ہوے بھلا
دل مرا تعویذ کے جوں لے کے اپنے پاس رکھ
تو طفیل حضرت عاشق کے ہو تجھ کوں شفا
ترش گوئی چھوڑ دے اور تلخ گوئی ترک کر
اور کھانا جو کہ ہو خوش کا تری سو کر غذا
بوعلی ہے نبض دانی میں بتاں کی آبرو
اس کا اس فن میں جو نسخا ہے سو ہے اک کیمیا

(۶۳)

نہ پاوے چال تیرے کی پیارے یہ ڈھلک دریا
چلا جاوے اگرچہ رو تا محشر ملک دریا
کہاں ایسا مبکی ہو کہ جاوے تا فلک ، دریا
نہیں ہم چشم میرے اشک کا مارے ہے جھک دریا
ہوا ہے چشم حیرت دیکھ تیری آب رفتاری
کنارے نہیں رہا ہے کھول ان دونوں پلک دریا
بھر آوے آب حسرت اس کے منہ میں جب لہر آوے
اگر دیکھے ترے ان نرم گالوں کے تھلک دریا
نہیں ہیں یہ حباب اتے ہیں جو نظروں میں مردم کی
جلن مجھ اشک کی سیں دل میں رکھتا ہے چھلک دریا

۱۔ کرے کے (ر)
۲۔ از طفیل (د)
۳۔ سوں (د)
۴۔ خوش کا بیترے ہوے سو کر غذا
۵۔ ہوے ہے سو ہیگا کیمیا (د) اب کیمیا (ر)
۶۔ روز محشر کے تلک (د)
۷۔ (د) میں نہیں ہے
۸۔ آرہا ہے کھول کے دونوں پلک (د)
۹۔ (د) میں نہیں ہے .
۱۰۔ نہیں ہیں بے حباب (ک)
۱۱۔ رکھے ہے دل میں یہ (د)

Marfat.com

اگر ہو کوہ تو ریلے سیں اس لشکر کے چل جاوے
کہاں سکتا ہے مجھ انجھواں کی فوجاں سیں اٹک دریا
اثر کرنے کا نہیں سنگیں دلاں میں رو دناہر گز
کرارے[1] سخت ہیں بے جا رہا ہے سر پٹک دریا
یقیں آیا کیا جب اس کے تئیں پانی سیں بھی پتلا
ہمارے اشک کی گرمی میں کچھ رکھتا تھا شک دریا
نہیں ممکن ہمارے دل کی آتش کا بجھا سکنا
کرے گر ابر طوفاں خیز کوں آکر کمک دریا
نہ ہووے آبرو خانہ خرابی کیوں کے مردم کی
کیا انجھواں میں میرے اب سما سیں تا سمک دریا

(۶۴)

ملنے کے شوق میں (ہم) گھر بار سب گنوا یا
مدت میں گھر ہمارے آیا تو گھر[3] نہ پا یا
استاد گنجفہ کا جب سیں کیا ہے ہم کوں
ہوتے ہیں سوخت دل میں سب دیکھ کر یہ پا یا
یہ خال خال ملنا ہوتا جو تھا ہمن سیں
اس میں بھی عارضا یہ یارب[4] کہاں سیں آ یا
دل غم سیں کر کے لوہو لوہو کوں کر کے پانی
انکھیوں سیتی بہا یا تب آبرو کہا یا

(۶۵)

سیج اوپر غیر کی رہتا ہے اب لوٹا ہوا
زر کے لالچ اس قدر وہ سیم تن کھوٹا ہوا

۱- کرارے (د)
۲- (د) میں نہیں ہے
۳- پھر (ک)
۴- یارب (ک)

Marfat.com

سُن کے چرچا غیر[1] میں جا کر چھچھوندر چھوڑ دی
گھر جلا عاشق کا ان لوگوں کا کیا ٹوٹا ہوا
اُس[2] طرح دیکھا کہ عاشق دیکھتے ہی مر گیا
یہ تماشا جن نیں دیکھا اس کوں جگ جھوٹا[3] ہوا

(۶۶)

قیامت راگ ظالم بھاؤ کا فرگت ہے اے بنّا
تمھارے جن[4] سو دیکھے سو اک آفت ہے اے بنا
سگھڑ جتنے ہیں یے سب تجھی کو پیار کرتے ہیں
سیانے سو ہے پر ان سو کی ایک ہی مت ہے اے بنّا
لگا جاتی ہے اپنا لاؤں اور میرا بچا جاتی
تو اپنے کام میں بانکیت اور راوت ہے اے بنا
تری کنچن برن سی دیہہ جس کی گود میں ہووے
اسے دنیا کے عیاشوں میں کیا دولت ہے اے بنا
نہیں لیتی ہمارا نام ہم کوں یہاں تلک بھولی
تجھے ہم اور کچھ اب کیا کہیں رحمت ہے اے بنا

(۶۷)

میرے پیارے سیئں قاصد اتنی دل کی بات جا کہنا
کہ جانے سیں تمھارے جان کو مشکل ہے اب ہنا
تمھاری دیکھ کر یہ خوش خرامی آب رفتاری
گیا ہے بھول حیرت سیں پیا پانی کے تیئں بہنا
جسے ہو زیب ذاتی اس کے تیئں ہے عیب آرائش
کرے ہے بد نما البتہ حسن ماہ کو گہنا

۱۔ غیر کا جا کر (د)
۲۔ (د) میں نہیں ہے۔ طرح جو دیکھی (ر)
۳ چک چوتا (ک)
۴۔ تمھاری چنیر (د)
۵۔ پیارے دل کی اتنی بات جا کہنا (ک)

Marfat.com

جو دلبر ہوے دہقانی سو وہ بے درد کیا جانے
لگے ہے دیہہ میں تروار یا تو دے[1] میں سہنا
کروروں بار آزمائے ہیں ہم نے بخت یہ کھوٹے
نہیں سیمیں تناں سیں آبرد ہرگز ہمیں لہنا

(۶۸)

جبھی تم نے اپنے گلے ہار ڈالا — تبھی ہم نے جی جان سب وار ڈالا
قیامت کرے[2] بات اک ہنس کے بولی — مجھے بات کی بات میں مار ڈالا

(۶۹)

الٰہی شکر میں کرتا ہوں تیرا — سر نو تو نیں نعمت خان کو پھیرا
دعاؤں کا ہوا سرسبز گلشن — دیا باران رحمت نیں دڑیرا
تو اپنا فضل کر اس پر کہ سب کا — وو (وہ) ہے مقبول اور بندا ہے تیرا
رہے نس دن سدا رنگ اور نت راگ — بھرا گھر بار اور معمور ڈیرا
رہے با آبرو دونوں جہاں میں
غزل ہے ایک یہ مضمون میرا

(۷۰)

دل منیں ظالم نیں آب گھر کیا بسنا کیا
آن مجھے بس میں کیا پر میں اسے بسنا کیا
وعدا تو یوں تھا کہ جی دنے جبھیں ہنس دوں بھی
(جبھی) جی دیا ہم نقد تم کیوں قرض اب ہنسنا کیا
دام کی صورت بنائی جن نیں تیری زلف کوں
ان نیں در معنی نصیبوں میں مرے پھنسنا کیا

---

۱ تو دے (ن) ۴ ادن - او سے (ک)
۲ تم نیں (ک)
۳ قیامت کرے گا تمک ایک ہنس کے بولے (ک)

Marfat.com

(۷۱)

اس وقت دل پے کیونکے کہوں کیا گزر گیا
بوسا لیتے لیا تو سہی لیک مر گیا
دبلا ہمن کو دیکھ تعجب میں ہے رقیب
واقف نہیں گدھا کہ برہ ہم کوں چر گیا

(۷۲)

کہاں پاوے یہ ابر چشم طوفاں بار کا درجا
فلک پر موج کے زینے سیتی دریا چڑھے گرجا
جو لونڈا پاک ہے سو خوار ہے ٹکڑے[۲] کے تئیں عاجز
وہیں را جا ہے دلی میں جو عاشق کے تلے پڑجا

(۷۳)

کہیں کیا تم سوں بیدرد لوگو کسی سے[۵] جی کا مرم نہ پایا
کبھی نہ بوجھی[۳] تیتھا ہماری برہ نیں کیا اب ہمیں ستایا[۴]
لگا ہے برہا جگر کوں کھانے ہوئے ہیں تیروں کے ہم نشانے
دلوں ہیں سوتیں ہمن کوں طعنے کہ تجھ کو کبھوں منہ لگایا (کبھو دک)
رکھے نہ دل میں کسی کی چنتا گلے میں ڈالے برہ کی کنٹھا
درس کی خاطر تمھارے منتا بھکارن اپنا برن[۶] بنایا
لگی ہیں جی پر برہ کی گھاتیں تلپھ تلپھ کر بہائیں[۴] راتیں
تمھاری جن نیں بنائیں باتیں اکارت اپنا جنم گنوایا
گلا مولا یہ سب عبث ہے اپس کے اوچھے کرم کا جس ہے
ہمارا پیارے کہو کیا بس ہے تمھارے جی میں اگر یوں آیا
جو دکھ پڑے گا سہا کروں گی جیسے کہو گے رہا کروں گی
تمن کوں نس دن دعا کروں گی سکھی[۵] سلامت رہو خدایا

۱۔ دبلا سا (ک)
۲۔ ٹکڑے (د)
۳۔ کبھی نہ بوجھی تیتھا ہماری برہ نیں کیہ ہمیں ستایا (د)
۴۔ بہائیں ہے (د)
۵۔ سوکھی (ک)
۶۔ کا (ک)

Marfat.com

(۷۴)

چوپڑ (کے) کھیلنے کا سار[1] یہ ہے خاسار (خلاصہ)

شاید کبھی وہ لڑکا بیٹھے ہمارے پاس آ
کیونکر بڑا نہ جانے منکر[2] پنے کو اپنے
انکار اس کا نانا اور شیخ ہے نواسا
ہو کر فنا کیا صید شہباز وصل ہم نیں
شاید عدم ہمارا اس کوں ہوا ہے لاسا
گریے سیں سیر ہرگز مژگاں[3] نہ ہوں ہماری
جوں جوں پڑے ہے پانی تیوں تیوں چلے چوا سا
تم اور گل رخاں سیں اب[4] آنکھ جو لگائی
بادام کوں پیارے پھولوں کے بیچ باسا
پی کر شراب تم جو ہم کوں[5] ڈراؤتے ہو
کیا شوق کوں ہمارے جانا[6] ہے اور کاسا
تشنا ہوں دلربا[7] کی صورت کا تس کوں دیکھوں
حیران ہوں نہ دیکھا کوئی آبرو پیاسا

(۷۵)

کرے تھا کام باورچی کا واعظ جب کبھی بکتا
کہ دل جلتا سخن سن سن کے اس کے اور جگر پکتا
کمر ہر چند نہیں ظاہر پے قد ویسا ہی موزوں ہے
میاں کم ہے ترا مصرا پے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا

۱۔ یہی (ک)
۲۔ کوں (ک)
۳۔ ہوئیں (د)
۴۔ آنکھ جا لگائی (د) ساتھ باسا (د)
۵۔ شراب ہم کوں تم جو (د) بوجھا ہے (د)
۶۔ بوجھا ہے (ک)
۷۔ تشنہ (د) دلبری کی صورت کوں کس کے دیکھوں (د)

Marfat.com

مزے سیں یار اور ہم مل کے جب کچھ نوش جاں کرتے
رقیب اس وقت بیٹھا دور سیں کتے کے جوں تکتا

کیا ہے آبرو کے شعر نیں نایاب گوہر کوں
چھپے دریاوں میں شرمندگی سے جا دریکتا

(۷۶)

ہر چند ٹوکتے ہیں ٹلتا نہیں چکورا
منھ موڑتا نہیں ہے ہرگز یہ مار خورا
زمرے میں مہرباں کے بے مہر ہوئے ہے کوڑا
کیونکر ملے نہ ٹھنڈا ہوتا ہے سرد شورا
بوسے میں ہونٹ الٹا عاشق کا کاٹ کھایا
تیرا دہن مزے سیں پڑ ہے پے ہے کوڑا
پارے کی طرح ترپھیں کچی تھیں بوالہوس کی
ٹھہرا نہ عاشقی کی آتش میں وہ بگھوڑا
یہ چشم داشت تم سیں اس کو نہ تھی پیارے
دیکھ آبرو کوں تم نیں ابرو کے تئیں مڑوڑا

(۷۷)

جیت آیا میں رقیبان گوں گویا مار دیا
یار نیں اپنے گلے کا مجھے جب ہار دیا
آگ میں رشک کے اب کیوں نہ جلے پروانا
شمع رخسار نیں خلوت مینں ہمیں پیار دیا

۱۔ ٹھونکتے (د) ٹلتا (ک) چلتا (د) ۴۔ (د) میں نہیں ہے پارے کی طرح ترپھیں کچی تھیں بوالہوس کی
۲۔ ہے وہ کورا (د) گل رخاں (ک) کیوں کر سکے نہ ٹھنڈا (د) ۵۔ کے تئیں مار دیا (د) یار (ک)
۳۔ (د) میں نہیں ہے۔ کھایا ہے (ک) ۶۔ (ک) میں چلے، بار دیا (ک)

Marfat.com

دل مرا شوق سیں بوسے کے ہوا ہے لریز
آج ساقی نیں مجھے ساغرِ سرشار دیا
حق نے تجھ لب کوں دیا معجزہ عیسیٰ تب[1]
جب مری جان مجھے یہ دلِ بیمار دیا
حق[2] میں عاشق کے مگر لطف ستم تھا یا رب
دل دیا جب سیں مجھے تب سیتی آزار دیا
فانی عشق کوں تحقیق[3] کہ ہستی ہے کفر
دم بدم زیست نیں میری مجھے زنار دیا
آبرو جب[4] کہ سدا رنگ کبھر میں راگ
رات بستار کیا خلق کوں نستار دیا
آبرو دل سے ہوا جان ترا شکر گذار
تشنۂ شوق کوں آ شربتِ دیدار دیا

(۷۸)

دل[5] تو دیکھو آدم بے باک کا — عشق سیں پھرتا ہے پتلا خاک کا
ہم سیں کیوں[5] ٹوٹے (ہے) ناحق بیگنا[5] — سر پھرا ہے کیا مگر افلاک کا

۔ نسخۂ پٹیالہ میں اس کے بعد کے چند صفحات غائب ہیں اس غزل کے بقیہ اشعار دوسرے مخطوطات میں یہ ہیں :

عشق سے دل میں کدورت کیا رہے (ک) — آگ سیتی کیا چلے خاشاک کا
مستی مے کی اپج ہے رقص اشک — اس کے تئیں تم تخم بوجھو تاک کا
دم بدم چھوٹے ہیں نلوے آہ کے — دل یہ داروغہ ہوا ہے ڈاک کا (غا ک)
تیغ عریاں ہے مثال آفتاب — آبرو طالب نہیں پوشاک کا
خال سیں لاگی ہے میری تاڑ آج — خوب ہے ہم کوں نشانہ تاک کا (ک)

۱۔ جب (ک)
۲۔ نے (د)
۳۔ کے (د)
۴۔ بھر ہیں راگ (د) ہیں نہیں
۵۔ لڑتے ہو (د) بے گنہ (د)

Marfat.com

(۷۹)

صباحت بیچ گویا ماہ کنعانی ہے وہ لونڈا
ملاحت بیچ سر تا پا نمک دانی ہے وہ لونڈا
کسی سے[1] پیار کی گرمی کیا چاہے تو آتش ہے
ملا چاہے تو کوئی رنگ ہو پانی ہے وہ لونڈا
مذاق شوق کوں دے ہے مٹھاس اسکی مزے داری
تمام عالم کے خوباں بیچ خوبانی ہے وہ لونڈا
گورائی دیکھ مکھڑے کی دہی کے جل گئی پیکن
نمک داری سیتی گویا کہ بورانی ہے یہ لونڈا
بدن مخمل سیتی اس کا صفا اور نرم و رنگیں تر[2]
گویا سر تا قدم بانات سلطانی ہے یہ لونڈا
کری[3] ہے عام ان نیں نعمت دیدار کوں اپنے
جو بھوکا ہو درس کا تس پہ مہمانی ہے یہ لونڈا
کسی ایک ماہ رو کی جوت اپنی دیہہ کے آگے
نہیں لاتا ہے خاطر بیچ دہقانی ہے یہ لونڈا
کرے گا بے وفائی گو کہ عاشق باپ ہو اس کا
کہ انداز و ادا میں یوسف ثانی ہے یہ لونڈا
غلط دھرتے ہیں سارے مل کے اس کا نانو رمضانی
کیا ہے ذبح سب کوں عید قربانی ہے یہ لونڈا
ہوئی محکم بنا اس ریختے کی مدح اس کی سوں
کہ معشوقی کے کارستان میں بانی ہے یہ لونڈا
لیا ہے آبرو کے تئیں ملا باتیں بنا جھوٹی
لگا لینے کے تئیں عاشق کے طوفانی ہے وہ لونڈا

۱- نشے سے (ر)
۲- سے (ن)
۲- کیا ہے (ن)

Marfat.com

(۸۰)

جسے معشوق چاہے ہے خفا مارے وہ مرتا ہے
مجھے تم پیار اگر پیارے ٹک اک کرتے تو جی جاتا
سخن داروں کا تشنہ ہو کے سنتا اور سب کہتا
مگر اک آبرو کی بات جب کہتے تو پی جاتا

(۸۱)

انساں ہے تو کبر سیں کہتا ہے کیوں آنا
آدم تو ہم سنا ہے کہ وہ خاک سے بنا
کیسا ملا ہے ہم سیں کہ اب لگ ہے انمنا
سن کر ہماری بات کوں کرتا ہے ہاں نا
مکھڑے کی نوبہار ہوئی خط سے آشکار
سبزا نہ تھا یہ حسن کا بنجر تھا پر گھنا
مردا ہے بے وصال رہے گو کہ جاگتا
سوتا ہوں یار ساتھ سو زندوں میں جاگنا
دونی بیمار ی جب سیں بتاتے ہیں فاحشا
مل مل کے جس قدر کہ گھناتے ہیں اٹنا
یوں دل ہمارا عشق کی آتش میں خوش ہوا
بھن کر تمام آگ میں کھلتا ہے جوں چنا
نہیں آب و گل صفت ترے تن کے خمیر کی
کرتا ہوں جان و دل کوں فدا اس کی میں ثنا
جب آبرو کا بیاہ ہوا بکر فکر سیں
تب شاعروں نے نام نور کھا اس کا بت بنا

۱۔ خط (ک)
۲۔ دونی ہمارے جی سیں اذیت ہے فاحشا مل مل کے جس قدر کہ کہاتی ہے اوٹنا (ک)

Marfat.com

(۸۲)

بگاڑے ہے تری دیوارسی قامت کو یہ دھاڑا
ایتا بے ڈول ہے اسلوب زاہد تو تیں کیوں کاڑھا
خدا کے واسطے سن تجھ کوں اک دارو بتاتا ہوں
اگر آزار ہے دق کا تو پی انگور کا کاڑھا

Marfat.com

متفرق اشعار

چرایا ہے تری شمشیر سیں از بس کہ پانی کوں
ہر اک دم موج زن ہوتا ہے میرے زخم کا کانٹا

نامہ بر کا رنگ ہوے ڈر سے تیرے باختا
تجھ کو للو دیکھ اے سرو ہو جاے کبوتر فاختا

کھلنے میں جو کلی کی دل کوں صدا خوش آوے
بوسے میں یوں لباں کا پیارا لگے چٹاخا

میرے خط پہنچنے سے اس کا غصا کچھ پڑا دھیما
کبوتر کے پر اس کی گرمی خو کوں ہوئے پنکھا

ہے بڑی لونڈوں کے آگے شہر کے کتوں کی شان
عرش پر لے کر بٹھا دیں جو کہ پا دیں کنکرا

چاہیے جواب اول ان کوں درشت دینا
ہرجائیوں کی خو ہے پیچھے سے پشت دینا

بوسے کے بعد گالی کیونکر کے خوش نہ آوے
دشنام جو پڑی ہے لب کا مزا ہے میٹھا

۱۔ ہوا (ک)
۲۔ پہنے (ک)
۳۔ آگے (ک)
۴۔ پیچھو
۵۔ چرپری (ک) (چٹ پٹی)

Marfat.com

آگے سیں مجھ نظر کے چلا وہ چنچل گیا
دیکھو انکھیوں کی راہ مرا جی نکل گیا

افسوس ہے کہ بخت ہمارا الٹ گیا
آتا تو تھا پے دیکھ کے ہم کوں پلٹ گیا

کس مزے ساتھ لپیٹ ہے ترے گالوں سیں
زلف بل دار تھاری ہے بڑی سی رسیا

دیکھیں ہزار شکل مزے کی پے اے سجن
تجھ سا کوئی جمال نہ دیکھا سواد کا

شیریں مزے نیں تجھ لبوسے کے مار ڈالا؟
قاتل ہوا ہمارا ترے لباں کا میٹھا

انکھیوں نیں رات کیا جادو کیا تھا
مگر کاجل دوالی (کا) دیا تھا (۳)

ترا برجستہ قد ہے منتخب مصرعہ نظامی کا
کہ چشم مست اوپر صاد جوں دستا ہے جامی کا

چھاوے جنون دل پر جب بن پڑے ہے بنگلا
گھر چھوڑ بھاگتا ہوں یاد آوتا ہے جنگلا

۱۔ سیں (ک)

۲۔ (اضافہ ک) دوانے دل کوں میرے شہر سیں ہرگز نہیں نبتی
اگر حنگا سمجھا تو تو اس کی بات سب بن جا

۳۔ جس پر (ک)

Marfat.com

بہار[1] بیچ جو بن سے رہے سو مور کھ ہے
پئے شراب کا پیالا وہی ہے مست والا

جان ہر جائی نہ ہو جایا نہ کرتی تو جا بجا
مان جا پہچان جا، جاتا ہے تو تو جا بجا

ہر گھڑی چھپ چھپ کے مت تاڑا اس کو اے لال جا
شوخ ہے ہندوستان زا دیکھ لے تو جا بجا

کھیلی تھی رات چوپڑ گنیاں ہوا تھا پیارا
ہارے رقیب سارے اور ہم نیں رنگ مارا

تم نے تو ادرکے تئیں زلفاں سیں جان جکڑا
حیران ہوں مرا دل یہ کیوں گیا ہے پکڑا

کاڑھا نہیں انکھیوں سیں کاجل کا یہ دنالا
بانی سیتی نکل کر بیٹھا ہے آج کالا

ملا ہوا یک رخسارا دوجا ہیے دوسرا بھی مل
درس کے علم کے مفتی نے بتلایا ہے اسلا[2] مسلا

گراں ہے شرم کی آدم کوں رکھنی مکر کی تسبی
ہر اک دانا ہوا ہے آبرو کے دل پے سومن کا

۱۔ بہار بیچ دوانہ ہے جو رہے بن میں (ک)
۲۔ ہے ہی تو

Marfat.com

آیا ہے جس طرح تو پھر اس طرح چلا جا
جا کر کے کہہ کہ کل نہیں آنا ہی[1] ہے تو آج آ

دوانے دل کوں میرے شہر سیں ہرگز نہیں نبتی
اگر جنگل کا جانا ہو تو اس کی بات سب بن جا

سیاہی سیں تری ابرو پہ دونا کام کرتے ہیں
کیا ہے زنگ سیں اس تیغ میں کام آبداری کا

بیٹھا ہے اور سیں مل کن نیں کہا خدایا
اس وقت میں یکایک یار اب کہاں سے آیا

ہماری عشق بازی دیکھ کر یہ لوگ جلتے ہیں
لگن ہے دل ہمارے کی مگر یہ آگ کا لگنا

اس خوش نین پری نیں ادھر جب گزر کیا
تب ان کڑی نگاہ میں نیں دل نظر (اندر) کیا

نان روکھے مت کہو جس وقت روکھے کھا نخیل
خرچ ہونا نان کا ہے دل میں اس کے سالنا

اشراف کاٹنے نہیں بوسے میں ہونٹ ہرگز
کرتے ہیں اس کوں خنداں ہوتا ہے جو کہ لنجا

۱۔ لازم یہی کہ آج آ (ک)

Marfat.com

شیریں لباں کوں اس کے فقط توت مت کہو
گویائی ان کی دیکھ کے طوطی کہے ببیا

جل جل اگر جو دیکھے دل رشک سیں پری کا
تیری یہ شال اودی اور جامہ عنبری کا

چشم و ابرو نیں لیے رند اور خرابائی سلا
ان بنایا میکدا اں ان نیں کری مسجد بنا

لطف اور کرم کیا جو ہم سیں ہوئے دوچار آ
مدت سیتی یہ مخلص مشتاق تھا تمھارا

ابھی آگیا تھا لٹکتا ہوا
دکھا کر لٹک پھر سٹکتا ہوا

عاشق کے دل کوں تم نیں جب توتیا لگایا
خاک سیہ نے تب سیں انجھواں کے جوں رلایا

گوشہ کے بیچ کھا کھا تھا جو کہ شوق دل کا
چالیس دن میں چہرا زاہد کا خوب جھلکا

کملا رہے ہو گل رو کن نین تمھیں سوسا[1]
رنگ اڑ گیا ہے لب کا کس کوں دیا ہے بوسا

۱۔ (ک) میں ص ہے

Marfat.com

جو کوئی ہوتا ہے یار و جان دو دل میں مہربان اپنا
نہ اپنا دل رکھا جاتا ہے اس سیتی نہ جان اپنا

رکھتا ہے کھیت اس کا شمشیر کا سا جھلکا
جس منہ کی جوت آگے لگتا ہے چاند ہلکا

لباں کے گرد چھا کر کے چھپائی رنگ کی سرخی
تمہارا سبزۂ خط ہے مگر یہ پان بنگلے کا

تسلی ہو گئی دل میں خیال اس کا جبھی آیا
مرے تھے بچ گئے گویا ہمارے جی میں جی آیا

کیوں منھ اسی طرف ہے بدگوئی پاجیوں کا
عاشق مگر خدا یا قبلا ہے حاجیوں کا
(قبلہ)

زنانے کی طرح دیکھی تعجب آوتا ہے گا
کہ میٹھا ہو کے پھر کیوں اس قدر کرواتا ہے گا

کیوں نہ ہو چاکر (جو) دیکھے شہ نشیں جب گال سا
کون ہے دنیا میں کوئی صاحب مکاں تجھ خال سا

خلعت پہر (پہن) کسی کی کیوں سیج پر دھرایا
عاشق نہیں ہاتھ اٹھا کر جی سیں تجھے سرایا

۱۔ جاگیر (ک)

Marfat.com

نواحیاسیں گدا کی کیا نہ پھر اونچا
خدا سخی کا کرے دو جہاں میں سر اونچا

نمک جاتا رہا لونڈے کا حسن اب ہو گیا سیٹا
کوئی کوڑی نہیں دیتا اگر ہر چند دے مٹھا

ہو ہے بخیل دشمن درویش کی صدا[1] کا
لگتا ہے اس کے سر پر گویا قدم گدا کا

سہرا رنگ اس خورشید رو کا نت نیا دیکھا
قیامت دن گزرتے ہیں پے نہیں مو[2] تا ذرا گہنا
ہوا ادراک کوں بار اس کمر کے باندھنے سیتی
عدم کے شہر کا گویا کہ دروازہ ہے یہ پٹکا
تماشا دیکھتا ہوں زلف کے حلقوں میں[3] کب سا
رکھے ہے روز روشن بیچ میں اپنے ہر اک شب کا

اب نظر آتی ہیں کچھ انکھیاں پھریں اور دل پھٹا[5]
آبرو کی چاہ سیں شاید تمھارا من کٹھا (گھٹا)[6]
گٹھا

مندرجہ ذیل غزلیں نسخہ پٹیالہ میں موجود نہیں ہیں نسخہ رام پور اور کلکتہ سے یہاں درج کی جاتی ہیں :-

۱۔ مزا (ک)
۲۔ سے خدا کا (ک) و (ر)
۳۔ زری (ک)
۴۔ حلقاں کا میں (ک)
۵۔ جی (ک)
۶۔ ہم سے چرانی اور سیں انکھیاں ملا گیا
ظالم کسی کو یوں مار کسی کو ں جلا گیا

Marfat.com

یہ شعلہ عشق کا حسن ازل کا نور ہے گویا
جلا ہے جب سے سینا تب سے کوہ طور ہے گویا
سوائی بے خودی حاصل ہوئی اس کوں گذاری سن
یہ مستانہ مرا دل دانۂ انگور ہے گویا
حماقت ہے قیامت دخل سگھڑائی میں کرتا ہی
- - - - - - - - - خر طبنور ہے گویا
ہوئی ہے شان . . . . کی ترے منھ لگانے میں
سخن چینی اب ان کو دولت فغفور ہے گویا
نظر آتی ہے رخسارے پے مجھ کو حشر کی صورت
دمیدن ہائے خط یار نفخ صور ہے گویا
اب نوشیں ہیں ہرجائی کے نیش اشک مے ملتا
دہان شیریں اس کا خانۂ زنبور ہے گویا
گلائی اور حسابت اس کے تئیں کرتی ہے زیبائی
ترا قد آبرو . . . . . جور ہے گویا

(۱)

رکھے کوئی اس طرح کے لالچی کو کب تلک بہلا
چلی جاتی ہے فرمایش کبھی یہ لا کبھی وہ لا
مجھے ان کہہ دا فلاکوں میں رہنا خوش نہیں آتا
بنایا اپنے دل کا ہم نیں اور ہی ایک نو محلا
رہی ہے سر نوا سنمکھ گئی ہے بھول منصوبہ
تری انکھیوں نیں شاید مات کی ہے برگس شہلا
کیا تھا غیر میں ہم رنگ ہو کر وصل کا سودا
تمہارا دیکھ مکھ کا آفتاب اس کا تو دل دہلا
کف پا یار کا ہے پھول کی پنکھڑی سے نازک تر
مرا دل نرم تر ہے اس کے ہوتے اس سے مت بہلا

Marfat.com

جوابوں میں غزل کے آبرو کیوں کہں کرتا ہے
تو اک ادنیٰ توجہ بیچ کہہ لیتا ہے مت کہلا ر

رزالاں بیچ مت جا جان ہرجائی نہ کر جلوا
ذرا کر فتنے کے سیتی برا ہے عام کا بلوا
.....نہیں آتی ترا زوجیوں
قدموزوں پہ تیرے ... ایک کا تلوا
کفِ پا غیر کی آنکھوں اوپر رکھ رکھ کے ہر ساعت
.....بیچ پیارے رشک سیں عاشق کوں مت تلوا

دل بیچ کھب گیا ہے تیری کمر کا کسنا
پٹکے کے آنچلوں کا کیا اس طرح ارسنا
پھر پھر کے دیکھ ہم کوں کیا مسکراؤتے ہو
مدت میں آپڑا ہے یہ اتفاق ہنسنا
ہوتے ہیں دل جو آ میں تجھ سے کہ. خوش ہو
پارس ہے عاشقاں کو تجھ پاؤں کا...
گرم آہ آبرو کب دیتی ہے انجھواں سیں
بجلی کو کیا ضرر ہے یہ مینھ کا برسنا

کیونکر نہ ہووے گرم فغاں عندلیب کا
جلتا ہے گل کی آگ سے جاں عندلیب کا
جب سے غرور گل کا ہوا اس کے تئیں یقیں
جاتا رہا ہے تب سے گماں عندلیب کا

۱۔ (د) سے

Marfat.com

اس کو کنار گل منیں عالم ہے اک جدا
پہچانتا ہے کون مکاں عندلیب کا
سارے جہاں کے بیچ ہوا تب سیں زرد رو
دشمن ہوا ہے جب سیں خزاں عندلیب کا
لائی ہے جب سیں بات چمن کی زبان پر
زنگیں ہوا ہے تب سیں بیاں عندلیب کا[1]

دیکھ کر صاحب تمھیں یہ دل دیوانہ ہوگیا
عشق کے صوبے میں آکر غم کا تھانہ ہوگیا
دوش کیا دیجے کسی کو تھا لکھا قسمت کا یوں
خود بخود آپہی سے دل اپنا بگانا ہوگیا
اے کماں ابرو تری پلکوں کے تیروں کے اگے
کس طرح قرباں ہو دل میرا نشانہ ہوگیا[2]

نونہالوں کا ہے زنخ بیوا — چاہتا ہے یہ پھل تو کر سیوا
ہیں اسی کوں ولی کہوں جگ میں — عشق کا پار جو کرے کھیوا
آج کیوں مہر منھ پہ دے بیٹھے — کل تو تم جان ہم سیتی تھے وا
جان میرا کبھی ہی پھر آوے — اسی افسوس میں رہے اے وا (مرے وا)
آبرو میں قصور ہوتا ہے
زن نہ کر حور گرچہ ہو بیوا

کیوں نہ خوش ہو تو کہ اللہ نے تجھے خوش رو کیا
غم تو ہے مجھ کوں کہ میرے حق میں کیوں بد خو کیا

۱۔ ے (د)
۲۔ ے (د)

Marfat.com

کھیت بنجر ہو تو کیا اتنے اکارت تھا سلوک
روبرو اور پیٹھ پیچھے ہم نے تیرے جو کیا
آج ظالم چشم میں تیری نگہ کی تیغ سیں
ہو یکایک روبرو چار آئینہ کو دو کیا
کون پوچھے بات مجھ بیدل کی اب اے آبرو
دل ہمارا چھین ہم کو بے کس و بے کو کیا

ردیف ب

(۱)

انکھیوں میں کیا بلا کچھ وحشت ہے میرے صاحب
دیکھے سوں جن کے دل میں دہشت ہے میرے صاحب
زلفاں کے تئیں نہ دیکھا مدت ہے، میرے صاحب
یہ بخت کی ہمارے شامت ہے میرے صاحب
صاحب مذاق بوجھے اس بات کوں سو[1] اک
یہ میں نہیں تمھاری نعمت ہے میرے صاحب
اک بار ہنس کے ہم سا تھ تم اپنے جی سیں بولو
اتنی ہی میرے دل میں حسرت ہے، میرے صاحب
دشمن ہیں لوگ سارے کہتے ہیں جھوٹ باتیں
تم جانتے ہو میری قدرت ہے میرے صاحب
گذری ہے دل پہ میری ہر وقت میں قیامت
یہ قد نہیں تمھارا آفت ہے میرے صاحب
نالش ہمارے دل کے کس رو ہے بے حبابی ،
بوجھو تمھارے خط کی بابت ہے میرے صاحب

۱۔ یک بار (ک) ایتی ہی (ک) دل میں میرے (ک)

Marfat.com

پھر کب ملاپ چل کر ٹک شایقاں میں بیٹھو
کیوں بے مزہ ہے آخر صحبت ہے میرے صاحب
مرتا تو تھا پے جب سُیں[1] تم پوچھنے کو آئے
بیمار کوں بھی سیں فرصت ہے میرے صاحب
جو ان لباں کا پیاسا اور بات کا ہے بھوکا
فاقے میں بھی اسی کے لذت ہے میرے صاحب
حق نے دیا ہے اس کو کیوں کر نہ ہو توقع
صاحب جمال، صاحب دولت ہے میرے صاحب
تھا حرف آبرو کا جو کچھ کہ میں کہا تھا
کیا کیا کرم سے بوجھے رحمت ہے میرے صاحب

(۲)

میٹھا لگا ہے مجھ کو تیرے لباں سے "کیا خوب"
اک بار پھر کے کہہ یے اپنی زباں سے "کیا خوب"
انکھیاں کی سج ہوئی ہے مژگاں بھواں سے دونی
لگتے ہیں یہ سپاہی ترکش کماں سے "کیا خوب"
معلوم اب ہوا ہے آہن بیچ ہم کوں
لگتے ہیں دلبراں کے لب رنگیاں سے "کیا خوب"

(۳)

بسمل ہوا ہے دیکھ تجھے گھر میں بے حجاب
مرتا ہے شیر رشک کے پنجے میں آفتاب
روتا ہوں مست جب کہ لباں کے خیال میں
دل سوامنڈ نین سوں تراوش کرے شراب
اے آشنا ہوا ہوں میں دریا میں غم کے غرق
پیاسا ہوں آبرو کے سچ میں تو سراب

۱۔ جیں (ک)
۲۔ کتا تھا (کہتا تھا) (د)

Marfat.com

(۴)

تیرے مٹھے سے مر رہے ہیں سب[1] تیغ مصری ہیں کیا یہ تیرے لب
زلف تیری میں ہو رہے جاگیر عاشقوں کے جتے کے تھے منصب[2]

(۵)[3]

روز محشر کو تعجب ہے، کہ کیا دیں گے جواب
ساقی کوثر کے فرزندوں کو نہیں دیتے جواب
شاہزادے دین کے ہیں تشنہ لب ساحل کی طرح
ہر لہر میں اس تعب سے بحر کوں ہے پیچ و تاب
اس طرح ڈوبا تھا چہرہ شاہِ دیں کا خون میں
شام کوں جیسے شفق میں ڈوبتا ہے آفتاب
گھیرتا ہے گا گہن جس طرح روشن ماہ کو
شہ کوں شامی نے لیا ہے آج اس دستور دا
کیوں نہ ہو حاصل خرابی روز محشر کے تئیں
احمقی سے شاہ دیں کے تئیں نہیں دیتے جواب
بادۂ غفلت کی مستی یاد آوے گی انھیں
آتش دوزخ میں جب ہوویں گے دہ شامی کباب
آبرو اس طرح یارو کیوں نہ مل جا خاک میں
لے چلے ہیں ظلم سے اہلِ حرم کو بے نقاب

متفرقہ

شرم سیں تیری انکھیوں کی آب ہوتی[4] ہے شراب
آگ میں جلتا ہے میرے رشک سیں دل کے کباب

۱۔ ہم (ک)
۲۔ سن لب (ک)
۳۔ اصل (پ) میں اس کا عنوان مرثیہ ہے۔
۴۔ ہوتا ہے (ک)
۵۔ کا (د)

Marfat.com

شرم نیں تجھ زلف و رُخ کے آب کوں دریا کیا
گل ہوا ہے آب اور سنبل ہوا ہے موج آب

برشتہ حسن نیں[2] نے تیرے کیا دوا نادل
ہلوا ہے مست کوں تجھ شوق کے کباب شراب

آب حیواں رشک سے جلتا ہے کیوں دیکھے شراب
جل گئے سیں پاوتا ہے مے کی کیفیت کب آب

دل کوں تب سیں بلا لگی میرے
جب سیں دیکھا زنخ کا یہ آسیب[3]

نیل پڑ جاتا ہے ہر بوٹی کا اے نازک بدن
تن اوپر تیرے چکن کرتا ہے گویا کار چوب

جس رات تو[4] ملا تھا سجن تھی وہ شب عجیب
دیکھے تھے ہم نیں اس میں تماشے عجب عجب

پیالہ کے نسخے میں متفرق اشعار میں یہ دو اشعار نہیں ہیں :-

مکھ ہے تیرا خوب روئی کی کتاب خال و خط ہر اک ہے معشوق کا باب
آبرو آفت ہے اس پانی میں سب
نام مے کا کیوں نہ ہووے آفتاب

۱۔ شرم نے تجھ زلف و رُخ کے باغ کو دریا کیا
گل ہوا ہے آب اور سبزہ ہوا ہے موج آب (د) ۴۔ توں (د)
۲۔ نے (د) دریا دل (د) دریادل (د)
۳۔ (ک) میں نہیں ہے

Marfat.com

ردیف ٹ

(۱)

ہر طرف عشق کی لگی ہے ہاٹ　　دل ہمارا ہوا ہے بارہ باٹ
دامن دشت میں سماتا نہیں　　سیل انجھوان کا اس قدر ہے پاٹ
غم سے ہم سکھ جب ہوئے بچھڑی　　دوستی کا نہال ڈالا کاٹ
آبرو غم زیادہ اس کوں کہے
جو کہ اترا ہے عاشقی کے گھاٹ

(۲)

جوں سپاہی مورچے کی آڑ سیں کرتا ہے چوٹ
یوں تمھارے وار کرتے ہیں نین مژگاں کی اوٹ
کب پہنچ سکتی ہیں مجھ عاجز کے تئیں دشمن کی چوٹ
خاکساری ہے بگولے جیوں ہمارا دھول کوٹ
اس طرح مت دیکھ اے خونیں نین فریاد ہے
دل نگہ تیری سیں ہو جاتا ہے ظالم لوٹ پوٹ
یوں جدا ہو تجھ سیں میرے دل نیں آخر جی دیا
جوں جدا ہو جگ سیتی مرتی ہیں چوپڑ بیچ گوٹ
تجھ سوں ہر مصرا ہوا ہے اس کا مصری کی ڈلی
آبرو نیں شعر میں جب سیں سرا ہے تیرے ہونٹ

ردیف ٹ

(۱)

شیریں ترا ز مٹھائی گپ چپ ہے اس کی بات
جو ان لباں کے سبزۂ خط کو کہے نبات

۱- بن (د)　　۳- مرتے ہی (ک)
۲- ہے (د)　　۴- سرا ے (د)

Marfat.com

جن[1] لی ہے اس صنم کی قسموں میں مٹھی میں زلف
وہ مارتا ہے اور برتاں پے جہاں کے نات

(۲)

کوئل نہیں آ کے کوک سنائی بسنت رت
بولا[2] اے خاص و عام کہ آئی بسنت رت
وہ[3] زرد پوش جس کوں بھر آغوش میں لیا
گویا کہ تب گلے سیں لگائی بسنت رت
وہ زرد پوش جس کا کہ گن گاوتے ہیں ہم
شوخی نیں اس کی ناچ نچائی بسنت رت
غنچے نیں[5] اس بہار میں کڈوا[6] یا (اپنا) دل[7]
بلبل چمن میں پھول کے گائی بسنت رت
ٹیسو کے پھول دشنہ خونی ہوئے اسے
برہن کے جی کوں ہے یہ کسائی بسنت رت
گائے ہنڈول آج کلاونت ہلس ہلس
ہر تان بیچ کیا کے پھلائی بسنت رت
بلبل ہوا ہے دیکھ سدا رنگ کی بہار
اس سال آبرو کوں بن آئی بسنت رت

(۳)

ظالم[1] کہ اس طرف سیں کداتا گیا کمیت
پامال کر گیا ہے مرے جی کوں دل سمیت

۱۔ نے (د)
۲۔ بولائے (د)
۳۔ (د) میں نہیں ہے
۴۔ جب کہ (ک)
۵۔ وہ زرد پوش جس کا کہ گاتے ہیں نام ہم ۔ شوخی میں اس کا ناچ نچاتی بسنت رت
۶۔ نے (د)
۷۔ کر دا یا سلسل (د)
۸۔ غنچے کا اس بہار میں کڈوا ہے دل
۹۔ بیچہ لا (د)
۱۰۔

Marfat.com

وحشی نیں جگت کے کیئں ہیں سب ان نیں صید
آہو ہے تیری چشم کا اے من ہرن پھندیت

ہے اس عرب[2] بچے کی تمنا میں جان بلب
کرتا ہے حق میں وصل[3] کے اب لگ وہ لعل ولیت[4]

یہ تیر ہجر تست قضا سیں لگا مجھے
پھرتا ہوں دیر رم کوں تمہارے کہ ماریت

رہتے ہیں جی میں مصرع دلچسپ کی طرح
گھر بار ہو ہے سرو قداں[5] کا برائے بیت

سب گائکوں کے کیوں نہ میاں ہووے آبرو
سرجن کا ہے غلام سدا راگنی سریت

(۴)

تمہارے پاؤں[6] جب سیں جا پڑے بخت
تبھی سیں ہم نیں لے سر پر دھرے بخت

گلے سے لاگ کے ہم ساتھ سوؤں[7] دیں
کبھی تو جاگ اٹھ تو بھی ارے بخت

سے مل بیٹھنا اور ساتھ سونا
میسر ہو اسی کے ہیں کھرے بخت

نہیں پاتا نصیبوں کو میں اپنے
الٰہی تو نے میرے کیا کرے بخت

ہوا ہے ہند کے سبزوں[10] کا عاشق
نہ ہووے آبرو کے کیوں ہرے بخت

۱۔ سے (د)　۵۔ عرد کا (د) ہوا ہے (ر)　۹۔ جان (د)، اسی کے توں (د)
۲۔ عرق (د)　۶۔ پانو (ک)　۱۰۔ پیروں کا عاشق (د)
۳۔ سل کے (د)　۷۔ پڑے جگمگے بخت　۱۱۔ بڑے بخت (د)
۴۔ بے لعل ولیت　۸۔ سوویں (د)

Marfat.com

(۵)

خوب نہیں کس کوں برا کہیے سبھی ہیں نیک ذات
خوب صورت فی الحقیقت ہیں ہی سارے ایک ذات
عاشقِ غم گیں کے تئیں دن سیں بہت پیاری ہے رات
پوچھتا ہوں زلف سے رو کر کے رخسارے کی بات
چھوڑ ہم کوں اور کئی عاشق نئے پیدا کیے
دیکھ لی ہم نیں پیارے سب تمھاری کائنات
تڑپھتا رہتا ہے جب لگ تب تلک مرتا نہیں
دل کے تئیں سیماب کے جوں بے قراری ہے حیات
ہر قدم ماہِ محرم ہے برہ کی راہ میں
اس سفر سیں کوئی بلا آگے نہیں الّا وفات
پنجۂ خورشید کے تئیں ڈال سکتا ہے مڑوڑ
ماہ رو ایسا کیا ہو جن کنے نیں اپنے ہات
سر بسر تعریف ہے اس چہرہ نکدار کی
سب کے دل میں کیوں نہ چبھ جاں آبرو تیز نکات

(۶)

بیٹھے ہیں زرد پوش جھلک سیں منا بسنت
چاروں طرف سیں آج اٹھی جگ میں گا بسنت
مارا ہے جوش رنگ خزاں نے بہار کا
لالی ہے حسن و عشق کو باہم ملا بسنت
کیوں ہو رہے ہیں عشق کے مارے تمام زرد
رکھتی ہے کس کے حسن کی دل میں ہوا بسنت

۱۔ سبھی ہیں ایک ذات (د)
۲۔ عاشق غم گیں کوں ان سیں بہوت پیاری ہیگی رات (د)
۳۔ زلف کی رخسار سے (د)
۴۔ جیوں (د)
۵۔ صفر (د)
۶۔ میرا ہے (د)
۷۔ کاری (د)

Marfat.com

مستی سیں زرد پوش نیں پھاڑا نہیں ہے جیب
ہنستی ہے کھلکھلا کے خوشی سیں گویا بسنت

جاناں لباس زرد سیں تیرے دگر نہ ہم
قائل نہ تھے کہ ہوے ہے ایسی خوشنما بسنت

اے زرد پوش شک نہیں اس میں کہ جائے دب[2]
دیکھے اگر جو آج ترا دبد[3] با بسنت

مستی سیں کیوں نہ جھوم رہیں بن کے پتلیاں[4]
دے ہے ملائے ان کے نمو میں شا بسنت

بیسو کے پھول نہیں[5] ہے دہکتے ہیں کوئلے
آئی جنوں میں آگ برہ کی لگا بسنت

عاشق بہار دیکھ کے موسم کی مر گیا
کوئل کے منھ سیں بن میں پڑھے مرثیا بسنت

گرد آسا آج بن کے خبر جا کر دکہ آؤ
آئی ہے مدتوں میں یہ یوں ہی نہ جا بسنت

آواز سیں[6] چھڑی ہے سدا رنگ کی بہار
ہے آبرو کے حق میں یہ ان کے سدا بسنت

(۷)

دل نیں پکڑی ہے یار کی صورت
گل ہوا ہے بہار کی صورت

کوئی گل رو نہیں تمہاری شکل
ہم نے دیکھیں[9] ہزار کی صورت

۱۔ یہاں جو ہم (د) ہوے ہے (د)
۲۔ جاے آپ (د)
۳۔ دبدباں (د)
۴۔ پتلیاں (د)
۵۔ کوں (د)
۶۔ جب سے (د)
۷۔ کراکرو (د)
۸۔ سے (د)

Marfat.com

تجھ گلی بیچ ہو گیا ہے دل
دیدۂ انتظار کی صورت

حسن کا ملک ہم نہیں سیر کیا
کہیں دیکھی نہ پیار کی صورت

اب زمانہ سبھی طرح بگڑا[1]
کیا بنے روزگار کی صورت

وصل کے بیچ ہجر[2] جا ہے بھول
جوں نشے میں خمار کی صورت

اس زمانے کی دوستی کے تئیں
کچھ نہیں اعتبار کی صورت

کچھ ٹھہرتی نہیں کہ کیا ہوگی[3]
اس دل بے قرار کی صورت

منبذل اور خراب ہو کر رہے[4]
اپنی لونڈے نیں خوار کی صورت

آبرو دیکھ یار کا برو دوش
دل ہوا ہے کنار کی صورت

(۸)

کنگھے کوں زلف تیری کس طرح سیں آنی ہات
عجب کہ چوب کا رکھتا تھا یہ رسائی ہات

لگے سیں شمع کے ہوتی ہے شمع جوں روشن
یوں تیرے ہاتھ سیں لاگے تو ہو حنائی ہات

۱۔ ہے اس طرح بگڑا (ر)
۲۔ جاسے بنے (د) نشا (د)
۳۔ ہوسے گی (د)
۴۔ (ک) میں نہیں ہے۔

Marfat.com

متفرقہ

گئے یہاں کشت کھا شیخوں کی سب بات
تری انکھیوں نیں بازی دی کرا ا ۔

نہیں تھمتے انجھو انکھیوں سیتی عاشق کی اک ساعت
کہا کیا حق تعالیٰ نیں اسی باراں کے تئیں رحمت[1]

عادتی کوں غذا کی نہیں حاجت
اس مرض کوں بہت ہے پانی پت

لب بند ہوئے ہیں لہوں کیونکے اس کی بات
لونڈا نہیں مزے کا ہے یہ حبتہ البنات

کرتر از دلی توں آدھوں آدھ
وہ بھواں نیں لیاں[2] مرادل بانٹ

دیکھ وہ دست نازنیں دن رات
رشک سیں جل کنول کہے ہیہات

اس مخطط کے لب نوشیں کی سن کر[3] بات
ہم نے سچ جانا کہ ہے ظلمات میں آب حیات

۱۔ انکھاں (ک)
۲۔ رہ نت (ک)
۳۔ لیاں (د)، (ک)
۴۔ اس مخطط لب کی سنتے ہی لب نوشیں کی بات (د)

Marfat.com

(نسخہ پٹیالہ میں اس کے بعد چند اوراق پھر غائب ہیں۔ اور اس کے بعد ردیف "خ" شروع ہوتی ہے دوسرے مخطوطات کی مدد سے مندرجہ ذیل اشعار فراہم کیے گئے ہیں)

متفرق اشعار ردیف

ت

اس سنگ دل کے شوق میں جب سے گیا ہوں جت
ہیں مارتا ہوں کھینچ برہمن کے منھ پہ بت

(اضافہ ک) و (ر) زرد پھینٹا سج کے تم نے خوب جھلکائی بسنت
سر چڑھا کیونکر نہ لیں جب اس طرح آئی بسنت

اس طرح الٹا ہوا ظالم کہ جی زخمی کیا
تھا مگر اپنے کسب کے بیچ یہ لونڈا پٹیت

جشن ہے بھوکے سپاہی کو اگر پاوے طلب
بیاہ کر جانے ہماری بات اگر آوے برات

ردیف ث

(۱)

یار نہیں ہوتا ہے ہم سیں الغیاث — مر گئے اس درد غم سیں الغیاث
ہے قیامت سب بتاں کا مہر و جور — لطف سیں داد اور ستم سیں الغیاث
ہر گھڑی ہم کو ستاتے ہو سجن — ہائے جو دم بدم سیں الغیاث

---

۱۰ ات (ک)

Marfat.com

سودتے کے تئیں جگا ناظلم[1] سے ہم اٹھے کہتے عدم سیں الغیاث
آبرو اس شہر میں کیوں کر رہے
کوئی نہیں سنتا ہے ہم سیں الغیاث

(۲)

نہ تھا کچھ اور مرے شوق کا حسن اور صفا باعث
یہی پیاری طرح موجب یہی کافر ادا باعث
ہمارے بھول جانے کا پیارے کیا ہوا باعث
ملے جواب[2] تلک نہیں ہم سیں تم آکر تو کیا باعث
سبب ہوے ایسا کچھ پیدا[3] کہ جس سے ہم ملیں تم سیں
ہمیشہ اس سبب کی چاہ میں پڑھتا ہوں دعا باعث
ملا ہے اور شیتی[5] اس سبب ہم سیں نہیں ملتا
جدائی کو یہ سارے باعثوں سے ہے بھلا باعث
فقط خوبصورتی اک دل کے بس کرنے کو نہیں کافی
محبت قدر دانی، مہربانی ہے بڑا باعث
رکھاوٹ میں تمھاری کون تھا ایسا کہ ٹھہرایا _____ (اضافہ ک) و (ر)
ہوئی رہنے کوں میرے اب تری مہر و وفا باعث
تم اپنے شوق سیں ملتے تھے نہیں ملتے تو تم جانو
نہ تھا زور آوری[7] میں آبرو تم کو سو کیا باعث

ردیف ج

(۱)

آتا ہے اب سفر سے مرا دل ستان آج
پایا ہے مردگاں[8] نے جدائی کے جان آج

۱۔ سیں (د)
۲۔ ملے نہیں اب تنک جو (ر)
۳۔ سو (د)
۴۔ پیدا ہوئے (ک)
۵۔ سب سے (د)
۶۔ بڑا (ک)
۷۔ زور آوری میں (ک)
۸۔ پھر مروں نے (ک)

Marfat.com

کیوں کر کروں نہ آج کے دن پر نثار جان — مجھ سے ملا ہے آ کے مرا مہربان آج
بر جا ہے اس ملاپ کی مجلس کو دیکھ کر — قربان اگر زمیں ہوئے آسمان آج
کرتے تھے دل میں یاد سدا رشک جیو میں — دل کی وہ یاد کھینچ کے لائی ندان آج
مشتاق میں نپٹ تھا مجھے پیار سا تھ مل — مت کر غرور جان مری بات مان آج
میں نامور ہوا ہوں مبارک کہو مجھے — پایا ہے وصل یار کا اپنے نشان آج

کہتا ہے شعر شکرؔ و گوہر سے خوب تر
پائی ہے آبرو نے جو گوہرؔ کی کھان آج

متفرقہ

بادشاہ ہوتا ہے یاں بے تخت و تاج — عاشقی کے ملک کا یوں ہے رواج
تجھ اوپر قربان ہو کر جائے مر — آبرو کا یوں چلا ہے جیو آج

مفت کب کھینچتے ہیں معطی رنج — لیتے ہیں ہر کسی سے پت پر گنج

طریفل صغیر سے آرام کیوں کے ہوئے — ایسے مرض کا خوب کلاں ہے بڑا علاج
مزاجدا سے جدی پرگہر کا سنت راج — زور زنانوں کے بنے، ایک نپتھ دو کاج

ردیف چ

(۱)

شوق بڑھتا ہے مرے دل کا دل افگاروں کے بیچ
جوش کرتا ہے جنوں مجنوں کا گلزاروں کے بیچ

۱۔ پے ہوئے (ک)
۲۔ شکر کے (ک)
۳۔ نعمت کی کھان
۴۔ تجھ اوپر قربان ہو مرجایے (ک)
۵۔ تجھے (ک)
۶۔ مرد جدا سے جدی پرگہر کانت راج (د) (کذا)
۷۔ مزاج داں سے جدی پر کہر کانت راج (ک)

Marfat.com

عاشقاں کے بیچ مت لے جا دلِ بے شوق کو
شیشۂ خالی کو کیا عزت ہے میخواروں کے بیچ
رو برو اور آنکھ اوجھل ایک ساں ہو جس کا پیار
اس طرح کا کم نظر آتا ہے کوئی یاروں کے بیچ
آبروئے غم کے بھنور میں دل خدا سیتی لگا
ناخدا کچھ کام آتا نہیں ہے منجھداروں کے بیچ

(۲)

بھر گئے پانی نہیں گھر مجھ اشک کے طوفاں کے بیچ
اب گویا رہتے ہیں مردم دیدۂ گریاں کے بیچ
کیوں چھپا ہے تجھ لباں سے جا کے اندھیارے میں وہ[۴]
جان کچھ پانی مرا ہے چشمۂ حیواں کے بیچ

ردیف "ح"

(۱)

جان تم[۵] ہم سے لگے اب منھ چھپانے اس طرح
پھر گئے وہ آشنائی کے زمانے اس طرح
جو تمھارا دل بھرا ہے ہم سیں تو بہتر ہے جان[۶]
لاوتے کا ہے کوں ہو ناحق بہانے اس طرح
ہم تمن اپنا جانتے تھے تم کوں اک مدت سیتی
اس قدر کیوں ہو گئے ہم سیں برانے اس طرح

۱۔ ردیف میں عاشقاں کے شوق ہونا ہے زیاد
عیش دونا ہو ہے میخواروں کے تئیں یا رل کے بیچ (ک، و، ر)
۲۔ کوئی (ک)
۳۔ لگاو (ک)
۴۔ وو (د) اندھیارے منیں (ک)
۵۔ جاناں (د)
۶۔ لگے ہو (ک)
۷۔ اے جاں (ر)

Marfat.com

ہم تمھارے پیار سیں اُول تو یوں کھائی دغا
فن تمھارے حیف ہم پہلے نہ جانے اس طرح
کیوں نہ کھائیں خون دل ہم دلسے ہو کر ہم طبق
غیر لاگے تم سے مل کر ساتھ کھانے اس طرح
اس سے بھی دشنام کوئی ہوتا ہے پیارے سخت تر
اور کا عاشق ہمیں لاگے بتانے اس طرح
آشنا ہم کو مقرر سہزرہ گردوں کا کیا
آبرو کو خاک میں لاگے ملانے اس طرح

(۲)

زندگانی[5] سراب کی سی طرح — باد بندی حباب کی سی طرح
تجھ اوپر خون بے گناہوں کا[6] — چڑھ رہا ہے شراب کی سی طرح
کون چاہے گا گھر[7] تجھ کو — مجھ سے خانہ خراب کی سی طرح
ٹک خبر لے کہ تیرے ہاتھوں سیں — جل رہا ہوں کباب کی سی طرح

(۱)

کیا کہوں اپنے دلستاں کی طرح — پھر نہ آیا گیا جو جاں کی طرح
تیر مارا ہے مجھ اشارت کا — ابرواں کھینچ تُرکماں کی طرح
کیوں ہمیں ہر گھڑی کڑھاتے ہو — تم نے سیکھی ہے یہ کہاں کی طرح
تجھ لباں کی[10] سہن کو خونخواری[11] — خوب لگتی ہے رنگ پاں کی طرح

۱۔ کے (ک) کھائے تھی (ک)
۲۔ جگر (ک)
۳۔ لگے (ک)
۴۔ کوں (ک)
۵۔ زندگی ہے (ک)
۶۔ گھر بسے تجھ کوں (ک)
۷۔ لبسر
۸۔ کے (ک)
۹۔ نیں (ک)
۱۰۔ خونخواری تجھ لباں کو (ک)
۱۱۔ (اضافہ ک) کیوں نہ وہ ہار کے زمیں پکڑے
جن نیں دیکھی ہے آسماں کی طرح

Marfat.com

نہیں ہے صادق جو تمھارے مکھ کے نہیں کہتا ہے صبح[1]
صبح اٹھ خورشید کا جھوٹا بیاں کرتا ہے صبح

ہم تو بنکی .. ہیں جواں کرتے ہیں سب سبزوں کی مدح
شیخ نہیں صوفی کہ خط کے اوتے ہو ہم کوں قدح

ردیف ۔ خ

اور واعظ کے ساتھ مل لے شیخ — کھول آپس کے بیچ کلے شیخ
تیرا قد کمان کر اپنا — کھینچ فاقوں کے بیچ چلے شیخ
چھوڑ تسبیح ہزار دانوں کی — ہاتھ میں (اپنے) ایک دل لے شیخ
بھونک مت غیر پر نہ کر حملہ — مرد ہے نفس پر تو پل لے شیخ
خال خوباں سیں تجھ کوں کیا نسبت[3] — بس ہیں بکرے کے تجھ کو تلے (تل لے) شیخ
اس[4] سے سنگیں دلاں کا شوق نہ کر — مت تو سینے پہ اپنے سل لے شیخ

چھوڑ دے زہد خشک شیخ پیالہ
خوش ہو کر آ بروے مل لے شیخ

ردلف د

ہے سراب آب بقا بھی جان میرے اعتقاد
زندگانی پر نہیں از بس کہ مجھ کوں اعتماد

---

۱ ۔ (اضافہ ک) مہر سیں دلدار آ دیدار دکھلاتا ہے صبح
ہر دن اس ذرے کے گھر وہ آفتاب آتا ہے صبح

۲ ۔ دانے کی (ک)

۳ ۔ کا نام مت لے قوں (د) تجھ کو تل لے شیخ (د)

۴ ۔ اوس سے (د) مت توں (د) آؤ (ک)

۵ ۔ پی (د) مل لے (د) زہد (ر)

Marfat.com

یار کا مکھڑا اگر قرآں نہیں یار و تو پھر
رات دن صاحب دلاں کوں مل کے کیوں کر تے ہیں یاد

کچھ نہیں ملتا رہا ویسا ہی آخر تنگ دست
آستیں ہر چند زاہد نے کری اپنی کشاد

کل یوم جان فی شان اس کے تئیں ہوئے یقیں
جس کسی نے مدت ہجراں کا دیکھا امتداد

دل جلا عاشق کا یوں توں منھ ترا روشن ہوا
آفتاب گرم سیں اس مہ کے ضو ہے مستفاد

سینۂ صافی سیں سینے میری ہم آغوشی کی عرض
صبح کوں ہوتی ہے حاصل جو کوئی مانگے مراد

امردی میں چاٹ پاوے تس کی خو جاتی نہیں
خط نکلنے سیں ہوا دونا ترے منھ کا سواد

وصل ہو یا ہجر اس کے حق میں دونوں ایک ہیں
آبرو کوں ہو گیا ہے یار سیں اب اتحاد

متفرقہ

محراب ابروان کوں وسمہ ہوا ہے زیور
کیونکر کہیں نہ ان کوں اب زینۃ المساجد

آغوش سیں سجن کے ہمن کوں کیا کنار
ماروں گا اس رقیب کوں چھڑیوں سے گود گود

۱۔ بے زیاد (د)
۲۔ نئیں ہوے یقیں (د) جس کسی نے (د)
۳۔ جس کسی نے (د)
۴۔ مکھ (ک)
۵۔ ہو جاتی نہیں (ک)
۶۔ نسخۂ (د) میں جا بجا مصرع کٹے ہوئے ہیں اور کسی نے اپنے قلم سے اصلاح کر دی ہے۔
۷۔ کہوں (ک)
۸۔ ہمن کے سجن کوں (ک)

Marfat.com

طوفاں نیں مجھ انجھو کے اٹھایا انکھیوں ہیں وِنّد
کیوں غیر کے جگر ہیں کیا تم نے بوند (دھند) ابنّد[1]

خدا کی راہ سیں رکھتے ہیں باز خویش آوند
قدم کوں مرد کے زنجیر ہیں یہ بھائی بند

دوستی درکار ہے جانی زبانی شرط نہیں
کام تھا دل کا سو چھوڑا منھ سیں اب کہتے ہو یا

دوڑتا ہے تل اوپر خوباں کے زاہد جنّد
اس قدر لگ ہو گیا ہے اب یہ مرغا دانہ زاد

پہنچتا ہے غیر کوں تیر مژہ کا جب گزند
زندگانی سیں ہمارا جیوت کھاتا ہے کند (؟)

خندۂ دنداں نما ہے جبکہ داڑھی ہو دو مو
زاہدوں کا امردوں ہیں کیوں نہ ہووے ریش خند

ردیف ذ

ہوا تجھ حسن اور خوبی کے لکھنے سیں صفا کاغذ
رقم ہوتے ہی رخسار مخطط ہو گیا کاغذ
ہمارے حال کا بستار ہرگز نہیں سمانے کا
اگر سب ارض کے دریا سیاہی ہوں سما کاغذ

۱۔ بوند (ک)
۲۔ خوب (د)

Marfat.com

ردیف ر

اس قدر ترکی سخن پہ چشم کھوڑا ہے مگر
چابکی یہاں لگ تری ابرو پہ کوڑا ہے مگر؟)

ترش گوئی نیں لب شیریں کو دے ہے چاشنی
قند کے شربت میں یا نیبو[1] نچوڑا ہے مگر

لہوٹپکتا ہے حریفاں کی انکھیوں سیں زخم جوں
ڈال سیں کچا کبھی انگور توڑا ہے مگر[2]

خال حبشی کیوں لب شیریں پہ رہتا ہے سدا
گنج کے شکر کا یارو یہ کروڑا ہے مگر

خلق نہیں رکھتا ہے ہرگز دیکھ یہ طامع رقیب
بحر میں لاپے کے یارو یہ نگوڑا ہے مگر

کوئی قدم رکھتا نہیں اس سنگ دل کے اور کوں
دل کا شیشہ اس گلی کے بیچ توڑا ہے مگر

جو لگاوے منھ تسی سیں جا چپک رہتا ہے دل
دلبروں کے لب کے حق میں یہ سوڑا ہے مگر[4]

اس طرح پھرتے ہو کیوں گلیوں منیں[5] غیروں کے ساتھ
آبرو کا پاس پیارے تم نے چھوڑا ہے مگر

(۲)

اڑ[6] پہنچنے کوں اس کے ہوتی ہے ہر لہر پہ
اشک میں سوں میرا نامہ جو جو کبوتر[7] (؟)

۱۔ لیمو (د)
۲۔ کو (د)، کوئی انگور (د)
۳۔ آدے سے جھک آتا ہے اس کا دل
۴۔ دلبروں کے حق میں یہ لڑکا (د)
۵۔ گلیوں میں تم (د)
۶۔ اڑ (ک)
۷۔ جو ہو رپ) ور (ک)

Marfat.com

منت اٹھاوے نہیں ہے خوف دل کو میرے
احسان تیں کسی کے میں کانپتا ہوں تھر تھر

(۳)

جان اگر دشمن ہوئے ہو تم ہمارے اس قدر
تو ہمارے دل میں کیوں لگتے ہو پیارے اس قدر
جس قدر ہیں مجھ جگر میں داغ تیرے مہر کے
آسماں اوپر نہیں اے ماہ تارے اس قدر
گاہ گاہے پیار کی انکھیوں سیں کرتا ہے نگاہ
مہرباں ہوتا چلا ہے اب تو بارے اس قدر
دیکھ نہیں سکتے ہیں اپنی انکھیوں سیں اے سجن
غیر کی انکھیوں سیں انکھیاں مت ملا رے اس قدر
عاجزوں کو بے گنہ آزار دنیا خوب نہیں
ڈر خدا سیں آبرو کو مت ستا رے اس قدر

(۴)

سانپ سر مارا اگر جوگا وے مر
نہ کرے زلف کے تیری سر بر
نام لیلیٰ کا دم بدم لے لے
مارتا ہے جنگل میں مجنون بڑ
عاشقاں دیکھ تیری سنگدلی
جان دیتے ہیں دم بدم مر مر
آبرو جیو ڈوب جاتا ہے
بے خودی کی جب آوتی ہے لہر

(۵)

راہ میں مل گیا یکا یک یار
دو انکھیاں ہو گئیں ہمن کی چار

۱- ہے (د)
۲ بچہ (د) تھا نگاہ
۳- تجھ کوں (د)
۴- مار کر جو جاوے مر (د)
۵- ہر گھڑی (د) بڑ (د)
۶- اضافہ (ک) اون نے ڈوبائی میرے دل کی ناؤ
زلف ہے جس شریر کی لنگر
۷- دو دو انکھیاں ہو گئی ہیں چار (د)

Marfat.com

تیغ زن ہو گئے ہیں سب[1] قربان　　دیکھ کر تیری ابروؤں کا وار
وہی رہتا ہے علم سے عاری　　جو کہ رکھتا ہے سیکھنے سیں[2] عار
تب سیتی دل کوں بیقراری ہے　　جب سیں ملنے کا کر گیا ہے قرار

غم سیں بجا ہوے ہیں مرے چشم رود بار
جا اور کی بغل میں گھسا ہم رہے کنار
کھانا جگر کا خون ترے عشق میں پیا
میرے گلے پڑا ہے ہر یک صبح دم بہار
خرمن جلا ہے مہ کا مری برق آہ سیں
شب ہائے تار کون سکے رہ میرے جوار
صحن چمن میں گل کے مگر برگ جھڑ پڑے
بلبل نیں سٹیوں کر یز میں ڈالے ہیں پر اکھاڑ
تم چھوڑ مجھ اتیت کوں ان کن کیے ہیں میت
یہ زخم رشک دل میں لگا ہے مرے شمار
اس سیں بھی سو کھ اور کوئی کیا کرنگ ہو
رونا بھی رہ گیا ہے ہوے اس قدر نزار
برچھی کی طرح توڑ جگر پار ہو گئی
تیری نگہ نے جب کہ کیا آبرو پہ وار

(۶)

دکھلاوتے ہو مہندی جس کو سجن رچا کر
سو ہاتھ باندھ ان کا ہوتا ہے آ کے چاکر

۱۔ شہر کے ہوتے قرباں (د)
۲۔ کے عار (د)

Marfat.com

یار و نگاہ کرنا کس پیار کے (پتے) سیں
اس طرف دیکھتا ہے سب کی نظر بچا کر

مت کر بُرا ہے کہنا اس کا خراب ہوگا
یہ چیز بد الہوس جو کہتا ہے تجھ کوں آ کر

(۷)

سب سیں ملے پر ایک رہے ہم امیدوار
جاوے گا حسن ہم کوں مگر تب کرو گے پیار

تم کوں اگر یہ ہے کہ ہمارے ہیں یار سو
ہم کوں یہ ہے کہ ہم تو نہیں ہر کسی کے یار

کہتے رہیں، خوب شکل ہمیں پیار کر رہے
ہم نیں تمھارے واسطے ان کو کیا ہے پیار

ظاہر میں جو تمھاری خوشامد کرے اسے
تم اپنا دوستدار سمجھتے ہو بے شمار

اوروں کہ جن کے طور رکھاوٹ ہے ظاہری
لیکن دلوں کے بیچ بھرے ہیں تمام پیار

افسوس ان کی قدر کوں تم بوجھتے نہیں
پہچان جانتے نہیں تم دل کے دوستدار

جب یاد آوتی ہے تری پیار کی نگاہ
تب دل کے بیچ لگتی ہے میرے گویا کٹار

مدت ہوئی کہ تیرے تغافل سیں مر گئے
نامہربان کب تو غریبوں کا ہوگا یار

۱۔ سے ہے پیارے (د)
۲۔ (اضافہ د) اکھیاں تب سے مارے ناحق جو ہم سے اوجھے
آیا تھا اے مزلف کس سے توں پیچ کھا کر ۔ کہاں پیچ کے مارے (ک)
۳۔ اب تو ۴۔ بھی ہے۔ ۵۔ پہچان بھی جاتے ہیں (د)

Marfat.com

بلبلِ سیں دل کوں کھول کہو گل کو ٹک ہنسے[1]
پھر آبرو کا وقت کہاں جب گئی بہار

(۸)

نصیبوں کا بڑا ہے اصل استعداد علم اندر
ہوئی چین جبیں تیری خط تقدیر کا مسطر
یہ مرنا نہیں ابد لگ جان غافل زندگانی ہے
ایتا بھی جیونے کے واسطے اے بے خبر مت مر
دو مصرع پر بھواں کے خال یہ ظالم جو بیٹھا ہے
ملی ہے آج شامی کو حکومت اہلبیت اوپر
سراپا جھلجھلاتا[2] سج کے جب خورشید رو نکلے
پچھڑ[3] جا اس جھلک کوں دیکھ کر خود ناتواں خاور[4]
خجل ہو کر رہا ہے سرنوا کے باغ میں غنچا
کرے کیا تجھ دہن سیتی نہ ہو سکتا تھا وہ سرسر
مجھ ناتواں کی حالت وہاں جا کہتا ہے اڑ کر
میرا یہ رنگ رو ہے گویا مسکھی کبوتر۔ (ناجی)
تب جانے تمھارے خط کے دل کا غبار نکلا
عاشق کا گھر کیا جب بے خاک سیں برابر
مدامی مہربانی آبرو پر تھی سو کیوں چھوڑی
ملازم ساتھ مت طور قدیم اپنے کے تئیں تو کر

(۹)

جھوٹ کرتا ہے عبث مردی کا دعویٰ بے ہنر
کام کچھ پیدا کرے مردانگی کا تب ہنر

۱۔ بلبل سے کہہ کہ بولے گی کب دل سے تب ہنسے (د) ۲۔ گل سے تب ہنسے (د)
۳۔ بچھڑ (ک)
۴۔ خواتا لواں وز (کذا) (ک)

Marfat.com

احمقی ہے بے خرد کوں زر کے اوپر افتخار
پر کہاں سمجھے کہ کیوں ہر بار ہو ہے مفتخر

(۱۰)

عالم (آزار) سیں آساں نہیں اے شیخ گذار
خوف سیں غرق کے یہاں بحر ہے کشتی میں سوار
زخمی رشک ہوا غیار کہیں پست و بلند
یار اپنے پر اگر جان کوں ڈالیں وار
کیوں نہ پروانے کی مانند جلوں میں غم سیں
شمع اوروں کا ہوا چھوڑ ہمارا گھر بار
دشمنوں کا نہیں کچھ دوست ہنسیں[2] کیوں نہ ہمیں
نہ کیا تم نیں سجن ہم کوں کبھی دل سیں پیار
دوکدو ہم کوں درس آکے سدا رنگ کے گھر
کہ رگ جان ہے فریاد میں جوں بین کا تار
یوں لگائے کے اسے خوار جو کرتے ہو عبث
پھیر دو ہم کوں اگر نہیں ہے مرا دل درکار
غیر جل مل کے ہوا رشک سیں تب سرزال
جب ملا گرم مجھے باغ میں وہ لالہ عذار
اٹھ[3] بیٹھا سن کے رقیبوں کا رہا ہوش و پنج
کیا حساب آب[1] کے کبھی آکے ہوئے ہم سیں دوچار
آبرو یار در آیا جبھی در دل سیں
کھل گئے دیکھ لسے دور سیں چھتیوں کے کواڑ

(۱۱)

بھوک سیں آئی ہو جس کی موت جی ہو جان ہار
وہ کوئی اس شوم کا منہ دیکھنے کوں جا نہار

۱۔ آب (ک) ۲۔ ہنسے (ک) ۳۔ اٹھٹا (ک)

Marfat.com

سرد مہری میں کیا بے لطف اشک آہ سیں
باد و باراں موسم سرما کی ہے کندہ بہار
خوب تیری شکل آ سگتی نہیں تصویر میں
مدتوں سیتی مصور کھینچتا ہے انتظار

(۱۲)

تیز ہیں مژگاں سناں سیں بیشتر آپ سیں رہتی ہیں جن کی نیشتر
کی ہے تیری دل فگاری نے بہار بزم ہر گلشن سیں اب دل ریش تر

(۱۳)

بلبلیں روتی ہیں میرے غم سیں اور گلزار زار
حیف کیوں ہوتا نہیں تو ہم سیں اے عیار یار
دیکھ ان مژگاں کے گھاؤ اور پر دانے ہو گئے
پھینکتی ہے آب کوں اس زخم پر تلوار دار
مت دکھا دیدار کے منگتا کا ظالم شکل زر
گھر جلے کے دل کے حق میں ہو ہے بد دینار نار
رحمتے کا کام سب ہوتا ہے جب سو چیز ہو
آب اور گل کے سوا کچھ ہے یہ اے گل کار کار
حکم ہو دیدار کا تو آ کے پاوے آبرو
صبح سیتی مانگتا ہے آ ترے دربار بار
خوب رو بھولے ہیں ان کوں آ رزو سیں آبرو
غیر کے طعنے سیں کب رکھتے ہیں اشعار عار

۱۔ کندی ہے بہار (ک)
۲۔ سکتا (ک)
۳۔ گلذار (د)
۴۔ حیف کیوں ہوتا نہیں ہم سیں اے عیار یار (د)
کیوں (د)
۵۔ کوں (ک)
۶۔ یہ بے شک ہے یہ دینار نار (د)
۷۔ ہے ۔ اسی (د)
۸۔ پڑھتے ہیں (د)
۹۔ اس (ک)

Marfat.com

(۱۳)

عشق کا اعجاز ہے یہ جمع ضدی آشکار
شوق والے ہم نے دیکھے ہیں کئی زار و نزار
حسن کوں دنیا سمجھ اور عاشقی کوں جان بوجھ
یعنی اس کوں سر بسر فانی و اس کوں پایدار

(۱۴)

منکر ہو جب دہن میں بیٹھا خموش ہو کر
ثابت کیا سجن پر تن ہم نے گفتگو کر
رکھتا ہوں جب گلی میں رکھتا ہے آبرو سر
مت پاؤں کو سجن کے کہیں لاگ جاے ٹھوکر
دے میٹھ طرف میرے بولے کہ ہم تو سوئے
تیرے بھی جی میں آوے اے آبرو سے سو کر

(۱۵)

تیری گلی کوں چھوڑ کرے خوش بہشت حور
عاشق کے[۴] اس قدر بھی نہیں عقل میں فتور
صحبت سیتی پواج کی دل بھاگتا ہے دور
نفروں کو جمع دیکھ کے ہوتا ہے جی نفور
عاشق سیں[۵] گو کہ عیب سمجھتے ہو دوستی
پر مل گئے سلام علیکی تو ہے ضرور
دل کس قدر تپھر کروں اپنا کہ ہو وصال
جل جاے ہے تیری برق تجلی سیں کوہ طور
خوبی[۶] کا آئینے نیں یقیں کر دیا گماں
دل سیں ہمارے اس کا زیادہ ہوا غرور

---

۲ ۔ رے (ک)
۳ و (ک)
۴ عقل میں بھی نہیں اس قدر فتور (د)
۵ ۔ ہونے کوں (د)
۶ ۔ کے ۔ (د)
۷ ۔ چمک (د)

Marfat.com

زردار جانتا ہے عبث آپ کوں بڑا
کیوں مفتخر[1] جماد سیں ہوتا ہے بے شعور
جلتے ہے چشم[2] داشک یہ گرمی سیں جوش میں
تجھ بن انکھیاں ہوئی ہیں یہ طوفاں کا تنور
ماں آبرو کی بات نہ ہو ہرزہ اس قدر
معشوق مبتذل ہو تو جاتا ہے منھ کا نور[3]

(۱۶)

تسخر[4] چھوڑ غربت سیں ہمارے صید مردم کر
غرور یوسفی میں اس قدر مت آپ کوں گم کر
سجن تجھ چشم لب[5] کے شوق میں میں آج مرتا ہوں
نظر بھر دیکھ مے میری طرف اور ٹک تبسم کر
طواف کعبۂ دل کر نیاز و خاکساری سیں
وضو درکار نہیں کچھ اس عبادت میں تیمم کر
زباں سیں گو کہ حالت اپنے دل کی کہہ نہیں سکتا
پے تو عاشق کی اس بے قدرتی[6] اوپر ترحم کر
مئے وحدت کا سب سامان ہے اے بے خبر تجھ میں[7]
انکھیوں کوں جام دل کوں آبگینا سر کے تئیں خم کر
تعین[8] آبرو تیرا یہ گرداب جدائی ہے
ملا دے دل کے تئیں دلدار سیں قطرے کوں قلزم کر

۱۔ جمال (د) معمور (د)
۲۔ اشک چشم سے (د) گرمی کے (د) اشک ای
۳۔ معشوق ہیں جو دل نہ ہوے جو جا ہے مکھ کا نور (د)
۴۔ تمسخر چھوڑ غربت کے (د) پیارے (ک)
۵۔ دل۔ ۶۔ سوادس کی اس قدر بے طاقتی (د)
۷۔ کن ۸۔ یقین (د) جدائی میں (د) ۹۔ اوردارسیں (د)

Marfat.com

(۱۷)

پھول جب پھولا ہوا تب بھید اس کا آشکار
تھا نہاں غنچے کے دل میں تجھ دہن کا خار خار
گو کوئی طوفان ہو پر مرد آگے کیا چلے
تھم رہے دہشت سیتی تروار کے پانی کی دھار

متفرقہ

زلف کے کوچے میں کوئی گریاں ہوا ہے دل مگر[1]۔
کیوں لگے[2] انجھواں کے اس قدر یہ لٹ بحر[3]

یوں بندھا ہے گل بدن کے قد سیں دل بے اختیار
لال جاں پگڑی سیں جونکر باندھیے تقصیر[4] وار

سادہ روئی ہے نپٹ رنگین ہونے کی بہار
پھر[5] دولندھی جان اس ہولی کے یہ خط کا غبار

آپ ہی گرے گا اس میں پڑے گا جب آ کے پھیر
بھائی کے واسطے جو کوئی کھودتا ہے بیر

کیونکر مریں نہ دیکھ کے یہ موسم بہار
نکلے ہے جی جنون سیں جاما بدن کا پھاڑ

۱۔ مگر (پ)
۲۔ لگی ہے (ک)
۳۔ لٹ بحر (ک)
۴۔ گنہ گار (ک)
۵۔ پھر دو منہدی جان (پ)
پھر دو لندھی جان (ک)

Marfat.com

جوگی ہوا درس کا انکھیوں کا کھیلی کھب پر
ہم جھونپڑا اجاڑا بل رے تھاری (پیارے (ک)) چھپر پر

ہنس ہاتھ کا پکڑنا کیا سحر ہے پیارے پھونکا ہے تم نیں منتر گویا کہ ہم کو چھو کر

سونا جو کچھ ہو ہے سب کچھ کیا تھا ہم نیں تو بھی گیا ہمن کوں وہ شوخ پیٹھ دیکر

ان لباں کون یقین مصری جان راست کہتا ہوں اس میں مت شک کر

یوں چھوڑ کر کے ہم کوں مت غیر کے بسا کر
پکڑی ہے صبح ہم نیں تجھ بن[2] مسا کر

کیوں نہ خرچے سیم و زر جب ہاتھ آوے زلف یار
سو ہزاراں گنج سیں بہتر ہے عاشق کو یہ مار

عاشقی کے ملک کے اب ہم ہوے ہیں تاجدار
خوب رویاں کا ہمارے ساتھ ہے اک شہریار

تیرے ادپر جگت کے خوباں رہے ہیں سب مر
کوئی ہاتھ سے تمھارے دلبر ہوا نہ جاں بر

علی سے ہم نیں جانا دین و ایماں اور پیغمبر
پیغمبر علم کا تھر ہے پے اس گھر کا علی ہے در

۱۔ (اضافہ ک) کرنا تھا جو کہ ہو ہے سب کچھ کیا تھا ہم نیں
تو بھی گیا ہمن کوں وہ شوخ پیٹھ دے کر

۲ تجھ بن ہم نیں (ک)

Marfat.com

غیر سیں میٹھے بچن کرتا ہے تو گوشوں میں در
دیکھیے یہ کب تلک پھوڑے گا تو کلہیا میں گر (گڑ)

آبرو کے قتل کوں حاضر ہوے کس گُر کمر
خون کرنے کوں چلے عاشق پے تہمت باندھ کر

ردیف: ز

(۱)

اب سجن کس واسطے کرتے ہو تم پھر پھر کے ناز
جان و دل جو کچھ کہ تھا سو کر چکے ہم سب نیاز
سخت گیری سیں تری مژگاں کا پنجا مڑ گیا
صید سیں سنگیں دلاں کے پھر نہیں آتے ہیں باز
عقدہ انگور میں ہے شوق کا اس کے نشاں[2]
مست کب[3] ہے جس کا دل نہیں آگ سے کی گداز
لگ چکا تب چھوٹنا دشوار ہوتا ہے نپٹ
اولاً خوباں نشیتی لازم ہے دل کوں احتراز
صاف طینت بس کہ ہوں فانوس سیں مانند شمع
تن سیتی میرے نظر آتے ہیں یکسر جی کے راز
شوق کے پنجے سیں اس کے بچ سکے یہ کیا مجال
صید کوں معشوق کے ہوتا ہے عاشق پاک باز

۱۔ کے (ک)
۲۔ پہنچا (د)
۳۔ نشان (د)
۴۔ کد (د)
۵۔ گیا (د)
۶۔ کا (د)
۷۔ جا (د)
۸۔ کیونکر جمال (د)

Marfat.com

سب بتاں میں ایک تیری صفت کرتا ہے جاں
شعر کافر آبروؔ کے کیوں نہ پاویں امتیاز

(۲)

غنچے میں غیر کے ہے قفس کے تئیں مجھ بار
دانے جنگل میں اڑنا کہلاتا ہے وہ باز

بازی بتا بتا کر کرتا ہے صید سب کوں
یہ بار نہیں کبوتر گردان ہے گرہ باز

کہتا تو ہوں صید مت کر انکھیاں لڑا کسی سوں
رہتی نہیں یہ ہرگز ظالم تری نگہ باز

تو بن فلک سے جاوے تو کیا ہیں ترے تئیں
سمجھ ترے تھلک میں رہتا ہے مہرہ باز

سارے سیاہ شاہاں محکوم ہے انھوں کا
صید افگنی میں تیرے انھیاں ہیں جی شباز

تیرے کمر کی سخی میں ہار ہے صیدداں کا
تو زور ہے پیارے بازو میں سخی کلہ باز

عشق اے عاشقاں کا لونڈا ہے پر شکاری
کرتے ہو منع ناحق نہیں آنے کا یہ باز

تب ہو مدعا تمس دل کی مراد کوں جو پیوے
گھر جاوے ترے اپنا سب شیاں میں شباز

کب یہ آبروؔ ہو تو نے چکھا تو ہوں
چرکہ ہے ترے تئیں تو دکھیں کے گہ باز

Marfat.com

(۳)

کئی لاگے ہیں لونڈے گوں نظر باز
پے دہی لیوے گا جو ہوئے گا زر باز

کوئی دے خرچ بہلی کا تو مت لے
یہ تا نباز ہر ہے تو اس سیں ڈر باز

وہ کیونکر اس کے پنجے میں نہ ہو صید
رہتا ہے رات اور دن جس کے گھر باز

ہوا ہے صید کا دل دیدۂ شوق
تری مژگاں کا پنجا دیکھ کر باز

ہوئی ہے عقل سب کی باؤلی پھر
کیا ہے چاہ نیں تیری اثر باز

انجھو بسمل کبوتر ہوے تڑپے
کیے جب ہم نیں اپنے چشم تر باز

کسی سیں آبرو چاہے تو مت مل
کہ ہر چڑیا پے نہیں رکھتا نظر باز

ردیف س

(۱)

آج پھر ہم سیں کر دیا ہے اداس
ان رقیبوں کا جائے ستیا ناس

سیج تیری کہ شوق میں چھوڑا
رات کوں پھول نیں چمن کا باس

سر چڑھا ہے تمن کا منھ پا کر
عاشقی لو الہوس کوں آئی راس

غیر صحبت میں اب لگا جانے
چھوڑ کر اپنی آبرو کا پاس

(۲)

جیوتا تھا دیکھ کر تیرا درس
جان مجھ دل کا تو ہے انجھا برس

جان پڑتی ہے بدن سیں راگ کے
تو کرے جب واہ واہ دل سیں بلس

۱۔ کرے اے خرچ (د) طعمہ ہے (د)
۲۔ وہ کیونکر بچ میں اس کے نہ ہو صید (د)
۳۔ چھڑکے (د)
۴۔ چرچا (د) چڑیا پہ نہیں رکھتا نظر باز (ک)
۵۔ چھوٹا (د) (ک)
۶۔ مکھ (د)
۷۔ جانا ہے مجھ (ک)
۸۔ ای نا برس (د)
۹۔ توں، جیوسے (د)

Marfat.com

ناتوانی سیں نپٹ بے تاب ہے　　اس قدر نازک کمر اپنی نہ کس
یوں تن لاغر جلا ہے عشق میں　　شعلۂ آتش میں جیوں جلتا ہے خس
ایک غم سیں دل اگر خالی کروں　　صفر ہو کر ایک کوں کرتا ہے دس
کیا کروں تیرے تغافل سیں پیا　　کچھ نہیں چلتا ہے میرے دل کا بس
جب کہ اٹھ جاتا ہے تو اے جلوہ گر　　جان جاتی ہے بزم کے تن سوں نکس
یوں گریاں ہیں بوالہوس تجھ مکھ کوں دیکھ　　شہد کوں جوں دیکھ کر ٹوٹے مگس

مہرباں پے رحم ممکن نہیں کہ ہو
آبرو کا جیو جاتا ہے عبث

(۳)

زیب تیری کے داغ سیں طاؤس　　کئی سو شمع کا ہوا فانوس
بے وفا ہے بہار گلشن کی　　بلبل و گل کے حال پر افسوس

آبرو کی طرف سیں الٹا ہے
کیوں نہ لکھے رقیب کو معکوس

(۴)

یہ بیٹھا بیٹھ کے کہے کس پاس　　کہ لگے بیٹھنے اب جس تس پاس
کون تھا کہہ دے وہ خدا کھویا　　دودھ سے (یہہ ملائی) کس پاس

متفرقہ

شور سیں نوبت کے ہے آزار میں سارا پڑوس
بد دعا ہے حق میں دولت مند کے آواز کوس

۱۔ تن (د)　　۴۔ جیو (د)
۲۔ غم سیتی دل کو اگر (د)　　۵۔ سیتی (د)
۳۔ سحر (د)　　۷۔ کہتے (د)

Marfat.com

ردیف ش

ترے قد کی بڑھی کاکل کی یوں حلقاں سے آرایش
عدو جوں ایک کا صفراں سیتی پاتا ہے افزایش
وہ خال عنبریں اس آتشیں چہرے پے جب جھمکا
جلا خورشید سارا دیکھ کر ذرے کی آرایش
گلایا جب سیں غم نیں تب سیں نکلا رنگ عاشق کا
ہوئی دور آگ کے جلنے سیتی سونے کی آلایش
سپید انکھیاں سیتی اپنی بہاؤں دودھ کی ندی
اگر شیریں ادا میرا کرے ٹک مجھ پے فرمایش
اساس اس کی حباب آسا(د؟) سانس اک لوں توڑ دھ جائے
کریں گھر میں فلک کے آبرو ہم کیوں کے آسایش

ردیف ص

دل کو کرتا ہے بے قرار اخلاص — تن و جاں کوں نزار و زار اخلاص
شوق چھپتا نہیں چھپائے سیں — ہوتا ہے آخر آشکار اخلاص
وصل اور ہجر دونوں یکساں ہیں — جب ہو آپس کے بیچ پیار اخلاص
معطیوں سیں بزور ملتا ہوں — کرتا ہوں ان سیں مار مار اخلاص
دوسرے کے سلوک کا ہرگز — نہیں کرتا ہے انتظار اخلاص
آبرو آشنا نہیں گل رو
کوئی اس سیں کرے ہزار اخلاص

۱۔ مکھڑے تلے جھلکا (د)
۲۔ جدا ہوئی راگ کی سب آتش سونے کی آلایش
۳۔ کوں (د)
۴۔ پون سے ٹوٹ بہ جاوے (د)
۵۔ دل و جاں تیرا زار (د)
۶۔ چھپانے سے (د)
۷۔ سوزیوں سیں بزور ملتا ہوں (د)
۸۔ گر کوئی اون سے کرے ہزار (د)

Marfat.com

ردیف ض

ہمارے یار کا ہے اس قدر صفا عارض کہ دل میں شک ہے مرے آئینہ ہے یا عارض
جو عضو ہے سو صفا تر ہے ترا مکھڑے سیں بدن ہے جان ترا سر سیں تا بپا عارض
تمام چشم ہو ادل یہ آئینے کی مثال نظر میں خوب ترا اس قدر رسا عارض
جو عضو ہے سو مقابل ہے عضو دیگر کے نہیں ہے ایک سیں کچھ کم یہ دوسرا عارض
نہیں ہے اس میں کہیں جائے خال کی خالی ہمارے یار کا ہے اس قدر بھرا عارض
چمن میں پھول نہ ہوتا شگفتہ روسہرگز ہمارے یار کا جو آ کے دیکھتا عارض

چمن میں رات کوں پھول آبرو نہ لاگے خوب
مگر یہ زلف میں دونا ہے خوشنما عارض

ردیف ط

نہیں تارے بھرے ہیں شک کے نقطے اس قدر نسخۂ فرقہ ہے غلط
خال سیں دیکھتا ہوں خط کی شان کہ اول خط کی اصل ہو ہے نقط
مطرب اب (پیرتا) ہے بحر اصول کہ بجاتا ہے اس قدر بربط
دل طلب میں لیا ہے چہرے پر نوخطی کے دکھاے کے دسنخط (دسخط)

عیب ہے غیر سیں ایتا ماننا
مت نہ مل اس سیں آبرو کی نمط

متفرقہ

جو کہ تھے معشوق دلی بیچ سو سب بڑھ گئے
سادہ رو ہم کوں نظر آتے ہیں یارو خال و خط

۱۔ ای (ک)
۲۔ (ک) میں نہیں

Marfat.com

ردیف ظ

خوے ظالم کی بلا ہے الحفیظ
دل نہیں اس ڈر سیں بھرا ہے الحفیظ

جن نیں تیرا ظلم دیکھا ایک بار
اس بچارے کی دعا (پڑھا) ہے الحفیظ

بات واعظ کی نہ سن دل کوں نہ پھیر
بوجھ اس میں کچھ دغا ہے الحفیظ

اے ستم گر ڈر سیں تیرے طور سے
درد اب میرا دوا ہے الحفیظ

دل ہمارا عشق کے کوچے میں آج
آبرو پھر کر چلا ہے الحفیظ

ردیف ع

غزل میری کا یہ مطلع مگر خورشید ہے لامع
کہ دل ذرے کا جوں لاگا تڑپنے جب ہوا سامع

اگرچہ دین میں عاشق کے بوسا کفر ہے پیارے
پے ایسا کون ہے جو دیکھ تیرے لب نہ ہو طامع

دعا کرتا ہوں سن کر آبرو یک رو کا یہ مصرا (مصرعہ)
ترے پیوستہ ابرو کیوں نہ ہو دیں مسجد جامع

ردیف ع

سانولے کے رو برو دل ہے ہمارا داغ داغ
دیکھ لو کاہے کے آگے آج جلتا ہے چراغ

بوالہوس کے طور پر ہے میرزائی شوق میں
آبرو عاشق منش اور شان سے ہے بے داغ

۱۔ بلا ہے (ک)
۲۔ کوں (ک)

Marfat.com

متفرقہ

کیا عجب دن کو اگر خورشید کے ہوں دل میں داغ
رشک سیں مجھ داغ کے راتوں کو جلتا ہے چراغ
جوش سیں لالا کے ہے کو دبدخشاں باغ باغ
لعل تجھ لب کی جلن سیں ہو گئے ہیں داغ داغ

ردیف ف

(۱)

یار کا حسن ہو جتا کے لطیف — عشق عاشق کا ہے وتا ہی عفیف
اس شرافت کی (اضلالت) وضع نے تیری — اپنے عاشق کیے وضیع و شریف
دیکھ کر تجھ مئے نگاہ کے تئیں — دل ہوا آبگینہ انکھیاں حریف
نہیں لگتا کبھی ہمارا داؤں — وہ دغاباز ہے بڑا سا حریف
پیر و حسن و عشق موزوں ہے — خوش لگے قافیے کے ساتھ ردیف (؟)

شعر تر دیکھ آبرو تیرے
دل منیں ہو گیا ہے بحر خفیف

(۲)

خصم گردوں ہے تو کہتا ہوں اسے یہ لام کاف
کوئی فلک کا نام کیونکر کے لیے بے لام کاف
چھوڑ کر عاشق کے تئیں معشوق پر الٹا مگر
ماہ میں کیوں ہے فلک کا منقلب فے لام کاف
دل کے تئیں خوبی کی دکھلاتے ہیں سب یکسان فلک
کیا بتاں کی مہربانی کے سخن جے لام کاف

۱۔ کہو کیونکر (ک)

Marfat.com

میں بناتا تھا ترے ماتھے پہ ٹیکا تو مجھے
گالیاں دیتا تھا اب لگ یاد ہے تے لام کاف

آبرو چاہے تو اپنی شاعری کو چھوڑ دے
پیش نہیں جانے کی ہرگز اس طرح لایے لاکلام[1]

ردیف ق

(۱)

ہے دل و جاں کا نہ تنہا دشمن آرام عشق
مہر و مہ کوں چرخ میں رکھتا ہے صبح و شام عشق

جوں ادا و ناز و خوبی کوں کہتے ہیں ہُنر کے حسن
یوں ہزاروں رزدوں کا رکھا ہے نام عشق

کب زلیخا شہر میں رسوا ہوئی مجنوں سیں کم
مرد ہو یا زن کرے ہے سب کو یہ بدنام عشق

صید کے جوں تڑپھراتے ہیں پے نہیں ہوتے خلاص
سخت تر زنجیر سیں رکھتا ہے ظالم دام عشق

میں قرار اپنے پہ قایم ہوں پے تم ہوے دفا
حسن کے شیں ہر گھڑی دیتا ہے یہ پیغام عشق

دل بڑا ہے مہر کا لیکن تڑپ ذرے کی نہیں[3]
حسن سیں کب ہو سکے کرتا ہے جو جو کام عشق

مر گئے سیں ہوے گا دو نا اسے خدا کا شکار
گور کا رکھتا تھا دل کے بیچ اگر بہرام عشق

جب کہ ایسا زور رکھتا ہے یہ کافر بت پرست
تب خدا کے طالباں کے تیں کرے ہے رام عشق

۱۔ ای دک
۲۔ مرے دل (ک)
۳۔ کہاں (ک)
۴۔ آسکیں (ک)

Marfat.com

آبرو میں خوار ہو کر زندگی حاصل کری
شان جو رکھتے ہیں تنگ اب ملک میں خام عشق

(۲)

کیا کرے محراب سر بازی میں سر رکھنا ہے شاق
دیکھ دے شمشیر ابرو غیر کی طاقت ہے طاق
آسماں پر نہیں یہ انجم تیر مجھ نالوں کے جان
ہو گئے ہیں بوند تو دے میں نظر آتے ہیں قاق
ان کوں پاؤں تو پیارے اپنے کاندھوں پر رکھوں
صاف تر ہیں ان بتاں کی گردنیں سیں تیری ساق
شرم کا رہنا پٹ دشوار ہے دنیا کے ساتھ
آبرو چاہے تو دے اس فاحشا کے تئیں طلاق

متفرقہ

کیوں نہ ہو پیوستہ تری ابرو داں کا اشتیاق
آج خوبی اور زیبائی میں ہے یہ جفت طاق
تھا جو پروانہ ہمارے دل کا شاگرد رشید
لے گیا کیوں شمع تیسی آپ جلنے میں سبق

ردیف ک

(۱)

یار ڈر رد کمر سے مڑ وڑ نہ بھر کے اتک — آجا کہیں لچک تو ابھی لاگ جا کلنک
رہتی نہیں زبان یہ موذی رقیب کی — بچھو کا جس طرح کہ ٹھہرتا نہیں ہے ڈنک

۱۔ تچتگی (ک)
۲۔ ادن کا (ک)
۳۔ آہوں کے جان (ک)
۴۔ انہہ (ک)
۵۔ رات جلنے میں سبق (ک)

Marfat.com

تنکے اوجھل پہاڑ سنا تھا سو دیکھ لو بھاری ہوا ہے جان و بدن سوکھ کر کرنک
ہے عیب بیقرار کوں آرام عشق میں پر سیماب اگر جو آگ میں ٹھہرے تو ہے کلنک
تم خط کے وقت بھی نہ ہوئے آبرو کے یار
اس کے سجن نصیب میں یوں ہی لکھے تھے انک

(۲)

دو خال عارض کے گوشے میں پڑے ہیں اور وسط میں ایک
جدا وہ گویا قطب ہے دو مل کے کردانک (؟)
نکل سکتا نہیں لڑکے کے جوں باہر کبھی ڈر سیں
مرا دل زلف میں جب سے پھنسا تب سیں ہوا بالک
رقیب روسیہ نہیں قحط ڈالا وصل کا ہم کوں
لگائی ناحق اپنے منھ پے اس مردود نے کالک
نہالی سیں بدن اس سروِ قد کا ہے ملائم تر
کہتا ہوں راست لا دل سیں یقیں اس میں نہ کر تو شک

(۳)

کیمیا پائمال غم ہے اُسے عشق کی راہ میں ہوا جو خاک
میں ہوں مجنوں انکھوں کی گردش کا کیوں نہ پھر پھر کروں گریباں چاک
جو کرے اس خط غبار کی ہجو پڑتی ہے اس کے منھ پے حسن کی خاک
درد کی آبرو نیں بو پائی
کیوں نہ اس کی رہیں[1] نمناک

ردیف گ

(۱)

ہاتھ آیا ہے یو دن کر کر دعا راتوں[2] جاگ جاگ
عید ہے پیارے گلے سیں آج تو عاشق کے لاگ

۱۔ رہیں نمناک (ک) ۲۔ راتوں کو جاگ (ر)

Marfat.com

خوں بہاہے یہ نظر بھر دیکھنا میرا سجن
میں ترا قرباں ہوا ہوں مجھ سیں ایتا بھی بھاگ
سر لگا ہے اب تو اے پیارے ترے فتراک سیں
ساتھ ہوں میں چھوڑنے کا نہیں ترے گھوڑے کی باگ
شوق بن دل سیں نہیں دم مار سکتے آہ گرم
تب دھواں حقے سیں نکلے جب چلم پر ہووے آگ
حال سیں ہجراں کے عاشق کو گلے سو رٹھ لگی
شب بہاتے ہیں ہمیں انجھواں بھاگا گا بہاگ
جب درس دے سانوا تب جا مجھے کلیان ہو
بھاؤ تا نہیں سام بن مجھ کوں کسی کا رنگ[1] و راگ
آبرو دل میں مرے ہے کس کی کاکل کا خیال
آہ کیوں سر کھینچتی ہے دل سیں تیرے ہو کے ناگ

(۴)

عشق کوں نجت سیہ کی ہووے کیوں نہ لاگ
کوئلے سے گرم[2] دیکھو کس طرح لگتی[3] ہے آگ
غیر ہو ہو زرد رو گلتا ہے سونے کی مثال
دیکھ کر کے عاشق اور معشوق کا باہم سہاگ

متفرق وگ

اس لالچی میں شرم کی سب چھوڑ دی الوک
جو کوئی کہ نقد خرچ کرے سو ہی رکھے ہی روک
آخر منڈا منڈا کے دیا سبز خط لگا ڑ
پھر پھر گھٹا گھٹا کے کری بھنگ تم نے بھوگ

۱۔ گت رنگ و راگ (ک)
۲۔ ہو کر (ک)
۳۔ ملتی ہے
۴۔ آخر (ک)

Marfat.com

دیکھ چھوڑے ہم نہیں کئی ہندوستاں زاات بلک
پے تری انکھیوں سا کوئی بانکا نہ دیکھا نک پلک

آج عاشق کی بے نصیبی ہے کہ تم اس پاس سیں چلے ہو بھاگ

مستوں میں اس کے قند سے لب کی چلی تھی بات
بزم شراب کیوں کے نہ ہو جاے گر کے رنگ

ردیف ل

افسردگی سیں یاس کی ہم کوں ہوا وصال
پکڑا ہے آہ سرد کے کانپے سیں ہم نے لال

حیران ہو رہا ہے تجھے دے کے آئینا
سمکھ اسے کوئی نہ ہوا تھا تری مثال

تجھ زلف میں جگت کے بھرے آتما دل
مزرع میں آج حسن کے تیرے پھلے ہیں بال

اے جان تیرے ہجر کے غم میں مرد کیوں
مرنے کوں سب جگت میں کہتے ہیں ہوا وصال (کہتے)

لیتے ہیں جو کہ سیپ سیں موتی کوں کاڑھ کر
سینے کوں پھاڑ دل کوں مرے یوں لیا نکال

چوگان سے لگی ہے مرے دل کی گیند کوں
دوڑا کیا ہے آج ادھر ہو کے خال خال

کیونکر نہ دلبتی کی خوشامد کرے فلک
چرخے کا کام کیونکے چلے جب نہ ہوے مال

(اضافہ ک) اس طفل گاودی سیں مرا دل گیا ہے جل + جاتا ہے اک ہانک پہ طوطی کے سن بہل

۱۔ نیں (ک) ۲۔ دیکھ (ک) ۳۔ بھرے ہیں (ک) ۴۔ کام (ک)

Marfat.com

دعویٰ ہے جس کوں شعر کی قوت کا آبرو
مضموں کے آگے بوجھ اٹھاوے ہمن کے نال

(۲)

عشق کی شمشیر کے جو مرد ہوتے ہیں قتیل
ان کو مشہد جنت اور جریان خوں ہے سلسبیل
خون انکھیوں کا کیا انجھواں کے تئیں دل نے سبیل
غیر کوں کیوں دیکھتے ہیں گھر میں یوں تیرے خیل
سرمہ داں کب چشم تیری کے برابر ہے سیاہ
فرق ہے ہر مونیں مژگاں کے اس سیں میل میل
اب تو ملنے بن نہیں ہوتا ہے مجھ دل کا نباہ
قصد جاں بخشی کا ہے تو مت کر دا کہ دم کی ڈھیل
دل نیں تیرے عشق کے آزار کو راحت کیا
بیٹھ کر آتش کے تئیں گلزار کرتا ہے خلیل
دیکھنے میں دو رسیں عاشق کے کچھ جاتا نہیں
اس قدر معشوق کیوں ہوتے ہیں دشمن کے بخیل
خون کو اپنے کیا ہے تیغ کوں تیری مباح
آبرو ہے صدق پر اس قول کے دل کا کفیل

(۳)

کبھی تو دل کی مری عاجزی کوں مان جمال
خدا کے واسطے مت کر غرور مان جمال

---

(۱) ک میں مطلع یہ ہے:
عشق کے اثبات کوں عاشق کی خواری ہے دلیل
تب تو یوں سنتا ہے ان سب داغطوں کی قال قیل

۴ ۔ کی (ک)
۵ ۔ گلزار (ک)

۲ ۔ بیں (ک)
۳ ۔ سرمہ داں (ک)

Marfat.com

لباں کماں کی طرح کھینچ کھینچ پے در پے
صدا کے مارتا ہے تیر تان تان جمال

ترے ہی نام ہے اقلیم راگ کی شاہی
بلند سر ہے تمھارا ہی نشان جمال

یہ شک نہیں کہ تری تان خوبصورت ہے
بجا ہے راگ پے ایتا ترا گمان جمال

سپر جگر کے کرے کیوں نہ چاک پھرتے تان
یہ تیغ ساتھ نکلتی ہے لے کے سان جمال

تو ڈھونڈھ ڈھونڈھ تغافل کے گیت گاتا ہے
کسی کے جیوں کوں کھودے گا تو ندان جمال

کلیم کیونکے نہ ہوئے دیکھ تجھ کوں روشن چشم
تو سر سیں پاؤں تلک سرمیں کی ہے کان جمال

(۴)

تری انکھیوں میں دل اے شوخ اچپل
کیا بے طاقت دے تاب بے کل

سیاہی کا ہوا ہے روشنی نام
لگایا جب سیں تو انکھیوں میں کاجل

گلے تیرے پڑے کیونکر نہ یہ دل
تمھاری ہی بغل میں اس کو ہے کل

ترا دیدار پایا اے سبدھی
سب عاشق گاتے ہیں آج منگل

دہیں پاؤ گے یارو آبرو کوں
جہاں کہیں عاشقاں کا ہوئے دنگل

(۵)

کیوں پڑا اس غم کے بستاروں میں دل
اب گنو اس زلف کے تاروں میں دل

ہر طرف سیں ہے بتاں کی مار مار
گوٹ ہے چوپڑ کے ان ساروں میں دل

شوق سیں جس گھر میں تو ہو جلوہ گر
آئینے ہو جائے دیواروں میں دل

۱۔ یو (ک)
۲۔ بھرتی تان (ک)
۳۔ نہ تجھے دیکھ ہوئے روشن چشم (ک)
۴۔ سو بدھی
۵۔ گنو (ک)
۶۔ ہو جائیں (ک)

Marfat.com

دم بدم ناحق نہ ہو زخمی سو کیوں جا پڑا ہٹ دھرم[1] ہتھیاروں[2] میں دل
جب سیتی دیکھا ہے وہ خال سیاہ تب سیتی رہتا ہے رخساروں میں دل
ٹوٹ جانب کیا کروں حرفت کا کام تھا بڑا عاشق کے اوزاروں میں دل

آبرو ہو ایک گل کا عندلیب
خوار ہو جاتا ہے دو چاروں میں دل

(۶)

مگر تم سیں ہوا ہے آشنا دل کہ ہم سیں ہو گیا ہے بے وفا دل
چمن میں اوس کے قطروں کی مانند پڑے ہیں تجھ گلی میں جا بجا دل
جو غم گذرا ہے مجھ پر عاشقی میں سو میں ہی جانتا ہوں یا مرا دل
ہمارا بھی کہا تا تھا کبھی یہ سجن تم جان لو یہ ہے مرا دل
کہو اب کیا کروں دانا کہ جب یوں برہ کے بھاڑ میں جا کر پڑا دل

کہاں خاطر میں لاوے آبرو کوں
ہوا اس میرزا کا آشنا دل

(۷)

لگا ہے دل کوں ہمارے ترا خیال جمال
یہ زخمتان کا سائے گا ماہ وسال جمال
برن سیاہ تمھارا مگر مداری ہے
کہ ترے راگ سیں مجلس میں ہے دھمال جمال
لوگوں کے دل کوں لیا ہے تمھوں نین بانک بلند
یہ اور بھی کسی دلبر کی ہے مجال جمال
تمام تان کے زخماں سیں تر پھڑاتے ہیں
خدا کے واسطے مجلس کا دیکھ حال جمال
خدا تجھے بھی کرے باغ بیچ راگ کے سبز
تری صدا نیں کیا ہے ہمیں نہال جمال

۱۔ ہٹ دھرم (ک) ۲۔ ہتھیاروں (ک)

Marfat.com

سنا ہے جب سیں ترے مکھ سیں راگ ساگر کوں
بھرا ہے اشک سیں تب آبرو نیں تال جمال

(۸)

نکلے تم آ صبا کی طرح جب چمن میں بھول
گل بن کے دیکھ تم کوں گئے ہاتھ پاؤں پھول
آزار ہے تمام سخن ہجر کے نہ پوچھ
جب یاد آوتے ہیں تبھی جیو جا ہے بھول

(۹)

عشق دولت ہوا ہے ہم کوں اتال[1] غم سیں دل بھر رہا ہے مالا مال
اشک سوں جل کے گل گئے گل رو[2] آتشیں رنگ دیکھ تیرے گال
کیا کہوں تیرے رنگ کی خوبی برگ گل کی طرح زباں ہے لال
دو جہاں بیچ سرخ روئی ہے جس کے دل میں بسے سنی کی آل
لطف کر کے نہال کرنا ہے یہ نہ کہ عاشق کے دل کو دیجے ڈال
تان چوگان تھی و دل تھا گیند راگ میں صوفیوں کا دیکھا حال
تجھ تغافل کی تیغ نیں ظالم شہر خالی کیا ہے سب ڈھنڈال
حق تجھے آبرو نصیب کرے
آج خوش ہوا ہوں دیکھ جمال

(۱۰)

جو کہ فرماؤ[5] گے سب کچھ ہے مجھے دل سیں قبول
حکم سیں تیرے نہیں ہے ہم کوں اے شاہد دل
اے سجن عاشق کا دل یہ دیکھ آپس کی شکست
ہو گیا ہے زرد غم سیں جس طرح توڑے کا پھول

۱۔ اتال (ک)
۲۔ کیئ گل رو (ک)
۳۔ سرخی (ک)
۴۔ نگہ (ک) عاشق کوں (ک)
۵۔ فرماؤ (ک) سو (ک)

Marfat.com

(۱۱)

کیا ڈھونڈھتا ہے زلف کی بُو کا سراغ گل
سنبل کی طرح کیوں ہے پریشاں دماغ گل
کون آوتا ہے باغ میں صہبا کشی کے تئیں
شیشا ہوا ہے سرو سراپا ایاغ گل
جلتا ہے اب تلک ترے مکھڑے کے رشک سیں
ہر چند ہو گیا ہے چمن کا چراغ گل
سودا مگر ہوا ہے ترے حسن کا اسے
بازار میں جو چھوڑ کے آیا ہے باغ گل
تجھ شعر کی شگفتہ زمیں دیکھ آبرو
لالا کی طرح جل کے ہوا داغ داغ گل

(۱۲)

تر پھرتے میں نظر آئے (کہیں)[1] آیا قاتل
تب توں بسمل کوں ہوا جان کا دینا مشکل
شوق میں کوچۂ دلدار کے جب روتا ہوں
اشک کی شکل ہو انکھیوں سیں نکلتا ہے دل

(۱۳)

گورے مکھڑے پہ ترے حسن کا ضامن ہے تل
ہو ہے کافور کی پر[2] واز کوں مانع فلفل
وصل کی عرض کا جب وقت کبھی پاتا ہوں
جا ہیں خاموشی سیں تب لب مرے آپس میں مل

(۱۴)

بہار آئی گلی کی طرح دل کھول
گلوں کی بھانت ہنس ہنس کے جو بول
پیا ہیرتے زنخ میں چاہ کرکے
ہوئے سب عاشقاں کے دل ڈواں ڈول

۱۔ نظر تے کیا کہیں (ک)
۲۔ پرواز کوں کافور کی (ک)

Marfat.com

ہمارے جان و دل سیں غم نیں ضد کی ہوا دل تنگ جامے میں پڑا جھول
بلا ہے راہ بہکانے کوں یہ زلف گیا ہے بیچ اس کے دیکھ مرغول
بکائی ہاتھ اس کے آپ زر دے
بھلا یوسف زلیخا نیں لیا مول

متفرقہ

خوبی کا نقش اوبٹنے لاگا بناؤ سیں اب
تم بات خوب بوجھی جو ہم کہی تھی منھ مل
جھک گئے دیکھ دیکھ حسن و جمال خطا جو پا یا سجن کے آکر نال

ہار کے دانت کاڑھ دیتا ہے جس کوں پہنچے ہیں گنجفے میں خلال

اس طفل گاؤدی سیں مرا جی گیا ہے جل جاتا ہے ایک ہانک پے طوطی کی سن کے بول

انکھیاں لگی ہیں تم سیں مری جب سیں اے چنچل
تب سیں نہیں قرار مرے دل کوں ایک پل
ڈوبا ہے نقش پا کی خجالت منیں کنول
پانی خرام دیکھ پیا کا گیا ہے حبل
کرتا ہوں اس کی عقل پر افسوس ہاتھ مل
جو برگ گل کہے تری انکھیوں کو فی المثل

عشق کے اثبات کوں عاشق کوں خوں اری ہے دلیل
تب تو یوں سنتا ہے ان سب واعظوں کے قال و قیل

اضافہ (ک) بغیر عاشق بتاں کی خوشی قدری ہوتی ہے بے حاصل
صنوبر جانیے تب جب لگا ہو اس میں کوئی دل

Marfat.com

سیم تن جب عمر سیں اترا تو نہیں رہتا ہے مال
کم کوئی بازار میں لے ہے روپیا غیر سال

بغیر عاشق بتاں کی خوشنودی ہوتی ہے جا صل
صنوبر جانتے تب جب لگا ہوا سیں کوئی دل

زاہدوں کے تئیں اگر ہوتا ہے جو اک مقدار علم
چھوڑ کر شملے کوں کیوں ہوتے ہیں وے اصحاب الشمال

صبح اٹھ حمام جاتے ہیں طمع سیں اس کے نال
رات جو دیتا ہے ان لونڈوں کے تئیں ایک مشت خال

جگت کے نوجوان گل رو لنے پر ہیں لٹو بالکل
فجر سوتے سیتی اٹھتے ہیں سارے بولتے بلبل

ردیف م

دیوانہ[1] ہوگئی ہیں ترے مکھ کوں تاڑ چشم
روتی رہی پلک کے گریباں کوں پھاڑ چشم
ان بن[2] جگت کا دیکھنا بھاری ہوا مجھے
پیارے[3] نباں ہے چہرے کے اوپر پہاڑ چشم
چھٹ اک نگاہ عجز نہیں اور گناہ کچھ
ظالم ایتے غضب سیں مرے پر نہ کاڑ چشم
عینک جیسیں کہ گھات نظر کی ہے آنکھ کوں
یوں دل کے دید کرنے کوں ہوتی ہے آڑ چشم

۱۔ ہیگی (ک) ۲۔ تن کا (ک) ۳۔ پیاری بنا کے (ک)

Marfat.com

لیلےٰ کا حسن دید کیا چاہتا ہے توں
مجنوں کی جائے چشم کے بھیتر گھسا ڑ چشم
اس ڈر کہ نیند چور ہو تجھ بن مت آ ڈھئے[1]
باندھی ہے گرد رات کوں پلکاں کی باڑ چشم
دھنس بیٹھ کر کے جائے پہنچتی ہے آبرو
دیکھے ہے گر دیار کے جو بھیڑ بھاڑ چشم

(۲)

دلدار کی گلی میں مکرر گئے ہیں ہم
ہو آئے ہیں ابھی وپھر آ کر گئے ہیں ہم
بے رحم و بے وفا و تنک رنج و تند خو
تجھ کوں ہزار رنا تو سجن دھر گئے ہیں ہم

(۳)

ہم مارتے ہین جس کے اخلاص کا سجن دم
رکھتے ہیں اس کوں اپنے جی میں عزیز ترہم
ڈرتے ہیں دیکھ دل میں یہ اہتمام رستم
ہو فرش لاٹھیوں سیں جو تجھ گلی میں جا جم
جس وقت رحم تیرا لگتا ہے غیر کے تئیں
اس وقت اشک سیتی جاتے ہیں جان مرہم
سات آسماں کے اوپر کرتے ہیں سیر تب ہی
جس وقت سادھنا میں تم گاوتے ہو سرگم
معشوق بن کے گیسو شرط آن گر پڑے ہیں
جس کے نہ ہوئیں زلفیں کہیے نہ اس کو بالم

(۴)

نیمہ لبریز امید و نیمہ لبریز بیم
گلشن ایماں کا رعنا گل ہے تیرا دل دونیم

۱۔ دھنسے (ک)

Marfat.com

تجھ تجلّی کی صفت کیوں کر بیاں میں آسکے
دیکھ کر تیری جھلک بے ہوش ہوجاہے کلیم

اس گلی کے تئیں نہیں پہنچ سکتا ہے یہ میرا غبار
خاک حسرت ہوگئے پر تو کرم کرائے نسیم

رنگ میں جو گندمی ہو اور بدن میں نیم گوشت
اس طرح کا حسن ہوہے حق میں عاشق کے حلیم

عشق کے آتش میں بے شک معجزا عیسیٰ کا ہے
زندہ اس کے دم سیں ہوہے شمع جوں عظیم رمیم

بے کسی دل کوں ہمارے آبرو ہے عشق میں
قیمتی ہوتا ہے وہ گوہر جو ہوتا ہے یتیم

تجھ بھواں کی دیکھ کر باتاں و یہ طرز ادا
دل مرا قبلے کی سوں پیارے ہوا جا[1] ہے دونیم

آبرو کہنے میں جیسے زہر کوں میٹھا کہیں
اس طرح اس سنگ دل کا نام ہے عبدالرحیم

(۵)

عجب میں ہوں کہ ایتے یار ہوئے کے باہم
کری ہے ہم سیں سجن تم نیں آشنائی کم

ہمارے دل کی غلامی میں کیا قصور آیا
کہ اس کوں دیکھ کے تم اس قدر ہوئے برہم

مگر یہی کہ کبھی تم جو ایکنے ہوتے
تو اس طرح کوں تمھاری نہ دیکھ سکتے ہم

کہتے کہ جان اتا ہم سیں کیوں ہو تم ناخوش
مرے گناہ کوں بخشو دلوں سیں ہو خرم

تم اس گناہ کے بخشوانے کوں ہو کے خفا
کہتے ہو سب سیں کہ لڑتا ہے ہم سیں یہ ہر دم

طرح ملاپ و محبت کی پھیر ڈالی ہے
لگے عتاب سیں کرنے ہمیں پے ظلم و ستم

خدا کے واسطے اس طرح مہربانی کر
کہ میرے جیو سیں جاتا رہے تمام الم

کہہ ہم تو جان سیں اپنی غلام ہیں تیرے
ہمارے حق میں[2] مگر تو دریغ اپنا کرم

---

[1] ہوا جاہے (ک)، ہوا ہے جا (ر)
[2] نکر (ک)

Marfat.com

اگر برے کوں بھی عالم میں آبرو دیجے
تو خوب یوں ہے کہ رکھ لیجیے اس کا بھرم

(۶)

جلتے تھے تم کوں دیکھ کے غیر انجمن میں ہم
پہنچے تھے رات شمع کے ہو کر بدن میں ہم

تجھ بن جگہ شراب کی پیتے تھے دم بدم
پیالے سیں گل کے خون جگر کا چمن میں ہم

لاتے نہیں زبان پے عاشق دلوں کا بھید
کرتے ہیں اپنی جان کی باتیں نین میں ہم

مرتے ہیں جان اب تو نظر بھر کے دیکھ لو
جیتے نہیں رہیں گے سجن اس سیتھن میں ہم

آتی ہے اس کی بو سی مجھے یا سمن میں آج
دیکھی تھی جو ادا کے سجن کے بدن میں ہم

جو کوئی کہے گا آپ کوں رکھتا ہے آپ عزیز
(کہہ)
یوسف ہیں اپنے دل کے میاں پیرہن میں ہم

کیونکر نہ ہووے کلک ہمارا گہر فشاں
کرتے ہیں آبرو لیے تخلص سخن میں ہم

(۷)

آبرو کے نوخطاں نیں کری تیغ جب علم
تب فوج عاشقاں کی ہوئی قتل یک قلم

ڈھکا دتے ہیں ہم کوں کمر بند باندھ باندھ
کھولیں بھی تو جائے میاں کا نکل بھرم

ملنے کے بدھ میں ضد سیں نہ آیا کسی حساب
بنیے کا تھا امول جو ہوتا نہ ہٹ دھرم

Marfat.com

مرتے ہیں جب کہ آن کے تو توڑتا ہے تال
شگھڑوں کے حق میں جان ترا ناچنا ہے سم
شوخی سیں ترے سرو کی دونی ہوئی بہار
رم نیں ترے الف کوں کیا گلشنِ ارم
کب ہر کسی کوں پیار کریں خوب آبرو
طالع ہرن اس کسی کے کریں اس اوپر کرم

(۸)

اے دین و دل کے خون کے پیاسے سیاہ چشم
سیکھے ہیں کس فرنگ سیں تیری نگاہ چشم
دونے ہوا میں شوق کی ہوتی ہیں پرفشاں
رکھتی ہے جب پلک پے کبھی برگ گاہ چشم
آواز آتے ہی ہمیں ہوش و گوش ہیں
تجھ بن[1] جگہ نگاہ کی کرتی ہے آہ چشم
پھر دیکھنے میں جان گرفتار ہو گیا
دشمن ہوئی یہ دل کی میرے خواہ مخواہ چشم
رہتا[2] ہے بادشاہ کلاہی سپاہ میں
مژگاں سیں سرکشوں میں ہوئی کج کلاہ چشم

(۹)

دل کے بیچ ہمارے اکیلے مریں گے ہم
تم آگرے چلے ہو سجن کیا کریں گے ہم
یوں صحبتوں کوں پیار کی خالی جو کر چلے
اے مہربان کیونکہ کہوں دن پھریں گے ہم
جن جن کو لے چلے ہو سجن ساتھ ان سمیت
حافظ رہے خدا کے حوالے کریں گے ہم

۱۔ چکے (پ) جگہ (ک)
۲۔ رہتا ہے (ک) رہتا ہے (ک) دیتا ہے (ب)

Marfat.com

بھولو گے تم اگرچہ سدا رنگ جی ہمیں
تو نا نو بین بین کے تم کو دھریں گے ہم
اخلاص میں کتا ہے تمھیں آ ر و ا بھی
آئے نہ تم شتاب تو تم سیں لڑیں گے ہم

(۱۰)

جان تم بن یہ مر گئے ہیں چشم — آپ سیتی گزر گئے ہیں چشم
دل ہمارا تو تھا ہی خانہ خراب — ۳ اس سیں دونی یہ گھر گئے ہیں چشم
اک نظر آپ کوں دکھا کے سجن — دل ہمارے کوں کر گئے ہیں چشم

(۱۱)

ہر کسی کو کیا ہے زر نیں رام — نام کیونکر نہ ہوٹکوں کا دام
۵ تب جا آرام ہو مرے دل میں — جب وہ کافر ہوں آ پسیں آرام
ہاتھ آوے سوے نکل جا دیں — اب کے معشوق کا یہی ہے کام
گور کا زور مت پکڑ کافر — موت کے سیل میں گیا بہرام
سارے عالم سیں مار کے برہم — آ گڑے ہیں سجن ترے در ہم
جب کہ ایسا ہو گندمی لونڈا — تب گنہ گار کیوں نہ ہو آدم
اس میاں کی صفت میں چل نہ سکا — کمر می ہو گیا کمیت قلم
من ہرن اس قدر بھی رم مت کر — بوجھ ظالم تئیں کے جی کا مرم
شان سیں بات درد کی نہ سنی — میر زائی سے تم ہوے بے غم
سر بسر بے سرا ہو جو لونڈا — مارے اس کے زیر پر اک بم

آبرو کے اوپر کرم جو کیا
اس کے چشموں اوپر رکھے یہ قدم

۱۔ دیکھ کر تجھ کوں مر گئے ہیں چشم (ک)
۲۔ دکھا کر کے (ک)
۳۔ تھا ہی ہمارا خانہ خراب (ک)
۴۔ تو سیں (ک)
۵۔ تبھی (ک)
۶۔ سوے (ک)
۷۔ گریں (ک)
۸۔ گنہ سیں (ک)

Marfat.com

(۱۲)

جو میاں کہتا ہوں اس کا نانوسوکب ہے فہیم
ہے عدم کا انتہا پیارے کمر تیری کا میم

کیوں نہ روویں اس طرح اشک طپاں کا حال دیکھ
گود میں انکھیوں کے ہم پالا ہے یہ طفل یتیم

نقد کوں غنچے کے جوں مت باندھ اپنے ہاتھ میں
جائے گا برباد رہتا ہے نہ زر باقی نہ سیم

خوں ہوا غنچے کا کھلنا دیکھ کر رنگ بہار
بوجھ دنیا کی طرح دل کی ہوئی امید بیم

متفرقہ

ڈرایا مت کرو عاشق کو ہر دم ۔ اتا حوا بھی نہیں ہوتا ہے آدم

کھیلیں تھے تم سیں غیر جب ہی مل کے گنجفا
تب دیکھ دیکھ رشک سے ہوتے ہیں سوخت ہم [1]

اضافہ (ر) دلدار کی گلی میں مکرر گئے ہیں ہم
ہو آئے ہیں ابھی تو پھر آکر ہم

لالچی کیوں آپ کوں مشہور کروایا ہے تم
مانگتے کیا ہو سجن کچھ ہم پے دھروایا ہے تم

خط تراشی سیں ہوئے جو خوب رو جگ میں علم
ان کے تئیں برجا ہے کہنا صاحب سیف و قلم

۱۔ غیر تم سیں (ک)

Marfat.com

اس سخت دل کوں موم کرو یا امام قوم
تیرے قدم شریف نیں پتھر کیا ہے موم

ردیف ن

ہم جاں بلب ہیں مرگ اوپر دل دھرے کے جوں
حرکت نہیں نہ حس ہے ہمن میں مرے کے جوں
انکھیوں کا عیش تلخ ہے تم بن تلک آملو
کڑوے انجھوں سے گھر کوں بھرا ہے گھڑے کے جوں
گل رنگ تجھ عذار کے سبزے کو کیا کہوں
لالے کے بیچ خوب لگے ہے ہرے کے جوں
عاشق ستاونے کوں سمجھتا ہے کیا مزاخ (مذاق)
کیوں عیز بیچ بات کہی مسخرے کے جوں
ہیں تجھ گلی میں لخت مرے دل کے پانچ ال
صحن چمن میں برگ گلہا جھڑ پڑے کے جوں
طفلاں کے سنگ در ہیں دوانے کوں آبرو
دل مست کے بغل میں ہے شیشے بھرے کے جوں

(۲)

شب سیاہ ہوا روز اے سجن تجھ بن — مثال شمع جلے اہل انجمن تجھ بن
ہوئی ہے جان مجھے زندگی مرن تجھ بن — کفن ہوئی ہیں بدن کے اوپر سن تجھ بن
نہ شہر بیچ مرا دل لگے نہ صحرا میں — کچھ آؤتی نہیں اے ماہ مجھ سن تجھ بن
ہوا ہے آگ کا شعلہ شراب پیالے میں — لگا ہے جان لباں کوں مرے ہن تجھ بن
اداس دل پہ ہمارا کہیں نہ جا پرچا — کٹھن ہوا ہے مجھے شہر میں بسن تجھ بن

۱۔ دل دھرے کے جوں (ک)
۲۔ حرکت نہیں نہ جس ہے ہمن میں (ک)
۳۔ برگ گل (ک)
۴۔ ہے (ک)

Marfat.com

کبھی تو یاد کر اخلاص فاتحہ کہنا
کہ آبروؔ کا ہوا ہجر میں مرن تجھ بن

(۳)

مت غضب کر چھوڑ دے غصہ سجن — آ جدائی خوب نہیں مل جا سجن
بے دلوں کی عذر خواہی مان لے — جو کہ ہونا تھا سو ہو گذرا سجن
تم سوا ہم کوں کہیں جاگہ نہیں — پس لڑو مت ہم سیتی بے جا سجن
مر گئے غم سیں تمھارے ہم پیا — کب تلک یہ خون غم کھانا سجن
جو لگے اب کاٹنے اخلاص کے — کیا یہی تھا پیار کا ثمرا سجن
چھوڑ تم کوں اور کس سیں ہم ملیں — کون ہے دنیا میں کوئی تم سا سجن
پاؤں پڑتا ہوں تمھارے رحم کو — بات میری مان لے ہا ہا سجن
تنگ رہنا کب تلک غنچے کی طرح — پھول کے مانند[1] کھل جا سجن
آبروؔ کوں کھو کے پچھتاؤ گے تم
ہم کو لازم[2] ہے اتا کہنا سجن[3]

(۴)

عشق میں بخت کے امداد نہیں — چرخ بے داد کی فریاد نہیں
سبزۂ خط نہیں (ہے) جس لب پر — اس کے بوسے میں کچھ سواد نہیں
قید یہ آب و گل کی مشکل ہے — سرو بھی دیکھ کہ آزاد نہیں
قول ہر چند استوار دیے
آبروؔ لیکن اعتماد نہیں

۱۔ آگلوں کے ساتھ (ہی) کھل جا سجن (د)
۲۔ لازم تھا تمھیں کہنا سجن (د) ابتا کہنا (ک)
۳۔ (اضافہ د) یوں تڑپتا ہے مرا دل شوق میں
آگ میں ہوتا ہے جوں پارا سجن
اس قدر بے رحم ہو اور بے وفا
خوب ہم نے تم کوں پہچانا سجن

Marfat.com

(۵)

عشق ہے اختیار کا دشمن　　صبر و ہوش و قرار کا دشمن
دل تیری زلف دیکھ کیوں نہ ڈرے　　جاں ہو ہے شکار کا دشمن
ساتھ اچرج ہے زلف و شانے کا　　مور ہوتا ہے مار کا دشمن
دل سوزاں کوں ڈر ہے انجھوں سیں　　آب ہو ہے شرار کا دشمن
کیا قیامت ہے عاشقی کے رشک　　یار ہوتا ہے یار کا دشمن
آبرو کون جا کے سمجھاوے
کیوں ہوا دوستدار کا دشمن

(۶)

غم نہیں اگر شراب کی مجلس میں ہم نہیں
ہم کوں تمھارے عشق کے یہ کیف کم نہیں
کیوں مارتے ہو تیغ نکلتا نہیں ہے خوں
عاشق کے تن میں جان پیارے کہ دم نہیں
قاتل تری کمر سیں کیا ہم نیں دھریا[2]
کہتا تھا وہ وجود میں جگ کے عدم نہیں

(۷)

جامے نہیں تنگ تیرے ہم کوں کیا ہے بس میں
ٹک آ گلے سیں لگ جا مرتا ہوں اس ہوس میں
بن ہاتھ کے چھوٹے ہی ہوتے ہیں ضعف لونڈے
رنڈی سیں بھی زیادہ نازک ہیں یہ نخصمیں

(۸)

مت مہر سیتی ہاتھ میں لے دل ہمارے کوں
جلتا ہے کیوں پکڑتا ہے ظالم انگارے کوں

---

۱ - تمن کے (ک)　　۳ - کہتے تھے (ک)
۲ - دھیلے (ک)

Marfat.com

چہرے کو چر کھاؤ کیا ہے انجھونیں یوں
(چھڑکیاؤ)
پانی کے دھارے کاٹتے ہیں جوں کٹار کے کوں

معقول کیوں رقیب ہو منت[1] نہیں خلق کی
کوئی خوب کر سکے ہے خدا کے بگاڑے کوں

مرتا ہوں[2] لگ رہی ہے رمق آدرس کھاؤ
جاکر کہو ہماری طرف سے پیارے کوں

میں آپڑا ہوں عشق کے ظالم بھنور میں آج
ایسا کوئی نہیں کہ لگا دے کنارے کوں

سینے کو ابرواں نیں ترے یوں کیا فگار
تختے اوپر چلا دتے ہیں جونکہ آرے کوں

اپنا جمال آبرو کوں ٹک دکھاؤ آج
مدت سیں آرزو ہے درس کی بچارے کوں

(۹)

ہوتی ہے ہر لیک منیں قتل عاشقاں یکے جان
کرتی ہے کام تیغ کا پیارے تری میان

ایسی کہ دل میں تیر سی آکر لگی نہ ہو
پائی گئی ہے جان ترے حسن میں کمان

(۱۰)

بتاں پتھر[4] ہیں سارے ہم سخن عاشق نہیں کیونکر ہو
اگر ہنس کر کبھی بولے ہوں یے ہم سیں تو کافر ہوں

رقیب اب ہو چلے ہیں شیر اون کوں گھیر کر ماریں
تو عاشق کی شجاعت کے سخن تب سب کو[5] باور ہوں

۱۔ منت (ک)
۲۔ ٹک (ک)
۳۔ ایسے (ک)
۴۔ پتھر (ک) ہیں سارے (ک)
۵۔ کوں (ک)

Marfat.com

کسی کی بات کی برداشت نہیں ان سادہ یاروں کو
اگر دم مار یے تو آئینے کی جوں مکدر ہوں
میرا موتی سا دل توڑا ہے بخشاتے[1] ہو کیا میں بھی
تمھارے لعل سے لب کوں جو دکھ دوں تو برابر ہوں
لگائی غیر نیں آتش تو کیا ڈر آبرو ہم کوں
میں اپنے انجھواں کے گرم جوشی سے سمندر ہوں

(۱۱)

فجر اوٹھ خواب سیں گلشن میں جب تم نے ملی انکھیاں
گئیں مند شرم سوں نرگس کی پیارے جوں کلی انکھیاں
نظر بھر دیکھ تیرے آتشیں رخسار اے گل رو
میرے دل کی برنگ قطرۂ شبنم گلی انکھیاں
خرامان آب حیواں جوں چلا جب جان آگے سیں
انجھو[2] کا بھیس کر پیچھوں سیں پیارے (چلی انکھیاں
تمھیں اوروں سیں دونا دیکھتی ہیں خوشنمائی میں
ہنر جانے ہیں اپنا آج عیب احو...لی انکھیاں
پکڑ مژگاں کے پنجے سوں مڑوڑایوں میرے دل کوں
تری زور آوری میں آج رستم ہیں بلی انکھیاں
ترا ہر عضو پیارے خوشنما ہے عضو دیگر سیں
مژہ سیں خوب ترا ابرو و ابرو سیں بھلی انکھیاں
تحیر کے پھندے میں صید ہو کر چوکڑی بھولے
اگر آہو کوں دکھلاؤں سجن کی اچپلی انکھیاں
ہوئی فانوس گردوں کے سیہ کاجل سوں تا پا
شب ہجراں میں تری شمع ہو یہاں لگ جلی انکھیاں

۱۔ بخشاتے ہو کیا میں بھی (د) ۳۔ اس کے (د) انجھوں (د)
۲۔ لال (ک) ۴۔ رستم سے بلی (د)

Marfat.com

زباں کرا پنے مژگاں کوں لگی ہیں رنجتے[2] پڑھنے
ہوئی ہیں آبرو کے وصف میں تیری دلی انکھیاں[1]

(۱۲)

کس کی رکھتی ہیں یہ مجال انکھیاں
کہ دیکھیں مکھ ترا سنبھال انکھیاں

سرمہ سیتی بنا سیاہ بون
آج دل کوں ہوئی ہیں کال انکھیاں

رقص انجھواں کا بے اصول نہیں
کف مژگاں سوں دے ہیں تال انکھیاں

جب اٹھاتی ہیں گریہ سیں طوفاں
کف دریا کریں رومال انکھیاں

صید کرنے کوں دل کے مژگاں سوں
روپتے[3] ہیں بنا کے جال انکھیاں

دل کوں اک تل نہیں مرے آرام
لگی ہیں جب سوں تیرے نال انکھیاں

دل کی خونیں[5] اگر نہیں تو کیوں
اس قدر ہیں تمھاری لال انکھیاں

تیر مژگاں کمان ابرو سیں
مارتی ہیں جگر میں بھال انکھیاں

آبرو جب کبھی نگاہ کریں
تب لے جاں تن سیں جی نکال انکھیاں

(۱۳)

کرتی ہیں ہر نگاہ میں دارا انکھیاں
لگی[6] ہیں دل میں جوں کٹار انکھیاں

ہر نگہ میں ادا و غمزے میں
کرتی ہیں کام کئی ہزار انکھیاں

خواب میں دیکھنے کوں تیرے تئیں
نیند لیں بخت سیں ادھار انکھیاں

دل کی تب آرزو کا منھ دیکھا
یار سیں جب ہوئیں دوچار انکھیاں

اس برد دوش کی تمنا میں
سروں پگ لگ ہوئیں کنار انکھیاں

اس گھڑی کوں دکھاؤ یا اللہ
کہ ملاوے انکھیوں سیں یار انکھیاں

۱۔ (د) میں انکھیاں کی جگہ آنکھیں ہے
۲ (ک) میں رنجتہ کہتے ہیں۔۔
۳۔ روپ نے (ک)
۴۔ پل (ک)
۵۔ خونی (ک)
۶۔ لگتے (ک)

Marfat.com

(۱۴)

تمھاری جب سے آئی ہیں سجن دکھنے کو لال انکھیاں
ہوئی ہیں تب سیں دونی خوشنما صاحب جمال انکھیاں

قیامت آن ہے اس وقت میں ان[1] پر نزاکت کی
دیکھو آئی ہیں دکھنے کس جھمک سیں بے چھنال انکھیاں

ایسے کیوں ٹوٹ آئیں جوش سیں پیارے حرارت کے
لگی تھی[2] گرم ہو کر اس قدر یہ کس کے نال انکھیاں

علاج ان کا ہے پیارے عاشقوں کے سنگ[3] کی ملدی
رنگیں اس میں کہو کپڑا کریں اپنا رومال انکھیاں

مرا دل پوتلی کی طرح ان پر[4] لے کے تک پھیرو
مجھ ٹوٹکا ہے اس میں آجاں گی بحال انکھیاں

ضرر ہے تند[5] ہو کر دیکھنا بیمار کوں پیارے
تک اک پر ہیز کر عاشق پے دو دن مت نکال انکھیاں

مرا دکھتا ہے جی[6] یہ انمناہٹ دیکھ کر ان کا
ابلتا ہے بہت جب دیکھتا ہوں میں ملال انکھیاں

نذر[7] بدتا ہوں اپنی جان وحی کو میں کروں صدقے
اگر دیوں مجھے اپنی شفا ہونے کی فال انکھیاں

ستم[8] ہے ان کے تئیں یہ درد تھوڑا سا کہ کرتی ہیں تھیں
ہمیشہ چشم پوشی آبرو کا دیکھ حال انکھیاں

۱۔ جب (د)
۲۔ ہیں گرد رد (د)
۳۔ رنگ (د)
۴۔ لک بلک (د)
۵۔ تند خو (د)
۶۔ دل اے ماہ (د) دیکھتا ہوں یہ ملال (د) مراد کھتا ہے جی (ک)
۷۔ نظر (د) جیوں کروں (د)
۸۔ پڑا ہے ان کے تئیں یہ درد تھوڑا سا کہ کرتی تھ (ک)

Marfat.com

(۱۵)

دیکھا ہے ہم نیں یار کا منھ جب سے خواب میں
آتی ہے نیند تب سیں ہمیں آفتاب میں
خجلت سے تجھ نگہ کی سجن غرق خوں ہوا
دیکھا یہ حال ہم نے نشے کا شراب میں
کس کی نگاہ مست کی گرمی سے دل جلا
آتی ہے اب شراب کی بو اس کباب میں

(۱۶)

نہ ہووے کام دل کا کیونکہ حاصل عجز و خواری سیں
کہ دانا ہوئے ہے سبز افتادگی سیں خاکساری سیں
جلا کر (کے) کیا سرتا قدم دل میں بھسم ہم کوں
جلا گھر یار سب اس ایک ذرہ سی انگاری سیں
پھر آخر آبرو کوں کھو کے پچھتاؤ گے تم پیارے
یہ اتنی بات میں کہتا ہوں تم کوں دوستداری سیں

(۱۷)

مجھے عاشق مقرر کر کے یہ کیا ہے ستم کرناں
سجن یوں خوب نہیں ناحق کسی کو متہم کرناں
دوانے تجھ درس کے اشک ریزی سیں ہوئے دو نے
نہیں نافع ان انکھیاں کے جنوں کو خوں سے کم کرناں
چلے جاتے ہو دونے جلد جوں جوں ہم بلاتے ہیں
کرم کرنا ہے لازم آشنائی میں نہ رم کرناں

(۱۸)

جی نکلتا ہے مرے دل کا بلالے اس کوں نزع کا وقت ہے ٹک لا کے بلالے اس کوں

۱۔ کہ دانا سبز ہوے ہے (ک)
۲۔ ذرا سے (ک)
۳۔ کوں (ک)
۴۔ دونیں (ک)
۵۔ خون کم کرنا (ک)
۶۔ ملا (ک)

Marfat.com

دل نادان یہ ظاہر کے تغافل سیں جلا
باطنی لطف کا نہیں علم بوجھاوے اس کوں

(۱۹)

ہمارے سانولے کوں دیکھ کر جی میں جلی جامن
لگا پھیکا سواد اس کا نہیں لگتی بھلی جامن
سراپا آج نمکینی و نرمی و گدازی سوں
ہوا یہ سانولا گویا نمک میں کی گلی جامن
لگے ہے ترش ظاہر میں پے ہے یہ سانولا میٹھا
مزے داری میں ہے گویا یہ مصری کی ڈلی جامن
تمارے رنگ کی تمثیل اس کوں دوں تو کھل جاوے
خوشی سیں سانوری ہو کر کے کوئل کی کلی جامن
کیا رم سانورے نیں آبرو کوں دیکھ کر یانی[3]
لگا برسات کا موسم دیکھو یار و چلی جامن

(۲۰)

سیر بہار حسن ہی انکھیوں کا کام جان
دل کوں شراب شوق کا ساغر مدام جان
طرز نگاہ عجز یہی عرض حال ہے
اے رمز داں ہمن کے انکھیوں کا کلام جان
رسوا کریں گے تجھ کوں جگت میں نہاں[1] شک
انجھواں کوں دشت اور صف مژگاں کو شام جان
تیری گلی میں دیدۂ و دل، فرش راہ ہیں
آہستہ تاک قدم کوں کھلے خوش خرام جان
وحدت میں بے خودی کا عبادت ہوا ہے نام
میخانے کوں ادب سیتی بیت الحرام جان
تیغ اجل سوں کس کا سلامت رہا ہے جیو
شوخی سیں جب نگاہ کریں قتل عام جان
اس کوں شرف ہے جس کی کریں بندگی قبول
جو آبرو طلب ہیں سو اپنا غلام جان

۱۔ لطف پنہاں کا (ک)
۲۔ بجھاے (ک)
۳۔ گریاں (د) و (ک) و (ر)

Marfat.com

(۲۱)

لٹایا چاہتی ہیں خاک و خوں میں مجھ بچارے کوں
سمجھتا ہوں تیری شمشیر ابرو کے اشارے کوں
کبھی نرگس کبھی گل ہو مری خاک عدم سیتی
نکلتی ہیں انکھیاں ہر فصل تمنا کے نظارے کوں
مری انکھیاں بنا کردانہ ہائے اشک کی تسبی[1]
فجر اٹھ دیکھتی ہیں تجھ درس کے استخارے کوں

(۲۲)

سرسوں لگا کے پاؤں تلک دل ہوا ہوں میں
یہاں لگ سہر میں عشق کے کامل ہوا ہوں میں
سینکوں نگاہ گرم سیں خوش چشم کی مجھے
شمشیر اس بھواں کے سیں گھائل ہوا ہوں میں
مانند آسماں ہے مشبک میرا جگر
کس کی نگاہ سیں آج مقابل ہوا ہوں میں
بھاری ہے دیکھنا مرا تجھ کن رقیب کوں
چھاتی پے اس کی آج بجرسل ہوا ہوں میں
زلف مطوّل و دہن مختصر کوں دیکھ
تیرے درس کے علم میں فاضل ہوا ہوں میں (اضافہ ر)

(۲۳)

خشم گیں ہو جب گرہ ڈالے صنم ابرو منیں
پیچ و تابی کا اثر تب سوں ہوا ہے مو منیں
آب حیواں جوں چھپا ہو پردۂ ظلمات میں
چشمۂ خورشید یوں پنہاں ہے تجھ گیسو منیں

۱۔ تسپر (ک)
۲۔ ہرمو (ک)

Marfat.com

اے صنم کافر نگاہی سوں تری یہ چشم شوخ
اوستادِ سامری ہے شیوۂ جادو منیں
عاشق و معشوق میں کیوں دخل کرتا ہے رقیب
یک سرِ مو کی بھی گنجائش نہیں ان دو منیں
شیخ مے خانے میں سرخاتی عبث کرتا ہی کیوں
وعظ کب سنتے ہیں مستاں شور ہائے ہو منیں
رنج راحت ہے جنھوں کا عنصری ذاتی ہے درد
دل سمندر ہو و لیتا ہے عشق آتش خو منیں
آبرو لڑکوں سیں کہنی بات نادانی ہے جان
اشک نے رسوا کیا ہر کوچہ و ہر کو منیں

(۲۴)

دل ہے ترے پیار کرنے کوں — جی ہے تجھ پر نثار کرنے کوں
اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے — غم کے دریاسوں پار کرنے کوں
چشم میری ہے ابر نیسانی — گریۂ زار زار کرنے کوں
چشم نیں انجھواں کی تسبی لی — ظلم تیرا شمار کرنے کوں
رشک سکیں جب کوئی چھوئے وہ زلف — دل اٹھے مار مار کرنے کوں
اس اداسوں لٹک لٹک مت آ — دل مرا بے قرار کرنے کوں
نانو کوں گرچہ تو مولا ہے — باز ہے دل شکار کرنے کوں
کیا کروں کس سے جا لگاؤں گھات
آبرو اس کے پار کرنے کوں

(۲۵)

نازنیں جب خرام کرتے ہیں — تب قیامت کا کام کرتے ہیں

۱۔ دھنسا ہے (ک) ۴۔ (ک) میں نہیں ہے۔
۲۔ رکھا ہے (ر) ۵۔ رشک کیا جب کہ چھوٹتی ہے زلف (د)
۳۔ تو ہم سیتی (د) دریا کے (د)

Marfat.com

گل پے جوں اوس یوں ترے مکھ پر ٹوٹ دل اژدہام کرتے ہیں
تم نظر کیوں چرائے جاتے ہو جب تمہیں ہم سلام کرتے ہیں
کیا تماشا ہے جب کہ دو معشوق مل کے باہم کلام کرتے ہیں
مومنوں کے دلوں کو یہ بدکیش کافری کر کے رام کرتے ہیں
عشق کی صف میں نمازی سب
آبرو کو امام کرتے ہیں

(۲۶)

اب تک ستم سے باز رکھ عشوہ گری کے تئیں
کچھ مہر بھی تو چاہیے ہے دلبری کے تئیں
رکھا ہے پیچ و تاب میں زنار کے نمط
زلفِ سیہ بلا نہیں تری کافری کے تئیں
پکڑا ہے تب سے تنگ مرے دل کو رشک نے
دیکھا ہے جب سو بر میں تری بکتری کے تئیں
مجھ خاک میں ملے کو نہ ہو کیوں جنون رشک
دیکھا ہوں فرش راہ میں تیرے پری کے تئیں
گل چھوڑ عندلیب نہیں عیب پے دل دھرا
پانوں کی دیکھ لب پے تمہارے دھڑی کے تئیں
کرتا ہوں اس کے حسن کی جھلکار کی صفت
جا شعر آبرو کا سنا انوری کے تئیں

(۲۷)

کستے ہو کھینچ کھینچ کہو کیوں میاں کے تئیں
کرنا ہے قتل کس کو چلے ہو کہاں کے تئیں

۱۔ وہ (د)
۲۔ سومناں (د)
۳۔ ڈالا ہے (ک) ؛ پیچ و تاب میں (ک)

Marfat.com

اے خوش خرام چال تمھاری کے رشک سے
ڈالا ہے[1] پیچ و تاب میں آب رواں[2] کے تئیں

(۲۸)

آشنا ہم سیں تم ہوئے نہ سو کیوں
جیف اس غم سیں ہم موئے نہ سو کیوں
دیکھ تجھ مکھ کی آب کوں یوسف
رشک سیں جا گرے کوئے نہ سو کیوں
دل کوں مژگاں سیں جب ہوا رشتا
تب جگر مین چبھن سوئے نہ سو کیوں
عشق کا کھیت کیوں کہ ہوگا سبز
غم سیں تیرے نین چوئے نہ سو کیوں
چاہ سیں آبرو کے خوش ہوتے
اس طرح کے پیا ہوئے نہ سو کیوں

(۲۹)

ڈوباتے ہیں ترے لب بحر میں حجلت سیں مرجاں کوں
صدف ہیں شرم سوں چھپتے ہیں موتی دیکھ دنداں کوں
خط کافر نیں تیرے گرد لب ہاسیں نمایاں ہو
فرنگستان کیا ہے آج اے پیارے بدخشاں کوں

(۳۰)

تمھارے دیکھنے کے واسطے مرتے ہیں ہم کھل سیں (کل)
خدا کے واسطے ہم سیں ملو آ کر کسی چھل سیں
تمھارے دل میں کیا نا مہربانی آ گئی ظالم
کہ یوں پھینکا جدا مجھ سے پھڑکتی مچھلی کو جل سیں
طریقا مہربانی کا شرافت میں یہ ہے صاحب
کہ افزوں ہو محبت روز دو یم روز اوّل سیں

۱۔ ڈالا ہے (ک) پیچ و تاب میں (ک)
۲۔ آب رواں (ک)
۳۔ کبھی (د) ۴ ــ مچھی تڑپھنے کوں جون جل سیں (د)
مچھی پھڑکنے کوں پکڑ جل سیں (پ)
مچھلی پھڑکتی کوں پکڑ جل سیتں (ک)

Marfat.com

کرم اور فضل کر کے پھر تغافل اس قدر کرنا
خجل ہوتا ہے اے صاحب وفاداؤں کے دنگل میں

الٰہی کون زور آور ہوا دشمن غریبوں کا
رکھا ہے کھینچ اپنی آشنائی کے تھیں بل میں

خدا کے واسطے ٹک مہرباں ہو کر کرم کیجے
نہ کیجے سخت اپنے دل کو اس بے تاب و بکل سیں

پڑے گا شور اگر بدنام ہوگا آبرو جگ میں
جکڑ دیوانے کوں اپنے مہربانی کے سانگل سیں

(۳۱)

عاشقی کی راہ کی دیکھی ہے اونچ اور نیچ میں
سو ہزار آفت ہے اس بانکی گلی کے بیچ میں

فربہی پر پھول کرتی کر دلوں کے جی کا بوجھ
مت اٹھا اے احمق خر گر پڑے گا کیچ میں

(۳۲)

تمھارے دیکھنے کے واسطے مرتے ہیں مدت سیں
نہ ملنا اس قدر بر جا نہیں اہل مروت سیں

غریبی عاجزی بے چارگی سے عرض کرتے ہیں
اکڑنا اس میں بر جا ہے جو کہتا ہووے قوت سیں

خدا کے واسطے جی سیں کپٹ کوں دور کر ظالم
کہ ہم یہ بات کہتے ہیں تجھے دل کی محبت سیں

طبیبوں نے اگر چھوڑا ہے یوں مطلق مریضوں کو
تو اب آزار یوں کیا رہی امید فرصت سیں

۱- (د) میں نہیں ہے
۲- کے تئیں بے تاب و بے کل (د)
۳- سانکل (ک)
۴- مرتیں (ک)
۵- مروت سیں (د)
۶- کوں (د)

Marfat.com

گنہ کے بخشنے کوں حق تعالیٰ[1] نے کہا ہے یوں
کہ جو بخشے گنہ اوس کوں کروں گا یاد رحمت سیں
غلامی میں ہماری کیا قصور آیا ہے اے صاحب
کہ یوں نامہرباں ہو کر کیا مردود[2] خدمت سیں
کہو اے آبرو کیوں کر جیے گا درد و غم سیتی
یکایک جب ہوا ہے یوں[3] جدا صاحب کی خدمت سیں

(۳۳)

دور خاموش بیٹھ رہتا ہوں — اس طرح حال دل کا کہتا ہوں
سر کوں اپنے قدم بنا کر کے — عجز کی راہ میں نبہتا ہوں
(نباہتا)

(۳۴)

نین تیرے درس بن رات کوں خونبار ہوتے ہیں
رخ[4] سحر گہ چاک ہو گل کی طرح رخسار ہوتے ہیں
پڑے ہیں درد کے دریاؤ میں منجدھار اے ساجن
کرم کر کے تمہاری مہر[5] سیں ہم پار ہوتے ہیں
الٰہی کچھ نہیں معلوم ہوتا کس سبب ہم پر[6]
کرم فرما کے[7] پھر کیوں اس قدر بیزار ہوتے ہیں
تمہارے لطف سیں ہم کوں سبھوں کے بیچ عزت ہے
تغافل سیں پیارے[8] ہم تمہارے خوار ہوتے ہیں
مروت مہربانی اس قدر کر کے تعجب ہے
ستم کرنے کوں پھر کیوں اس قدر تیار ہوتے ہیں

۱۔ تیں (ک)
۲۔ کیا ہے دور (د) و (ک)
۳۔ ہوا یوں کر (د)
۴۔ فجر کوں (ک)
۵۔ لطف سیں (ک)
۶۔ مجھ پر (د) ناحق (ک)
۷۔ وہ اب (د)
۸۔ پیارے
۹۔ مرے پر (د) ہوشیار ہوتے ہیں (ر)

Marfat.com

ر غلط بوجھا تھا الحق جو کہ دولت مند ہیں صاحب
سوئی مرزا غریبوں عاجزوں کے یار ہوتے ہیں
جو صاحب آبرو ہوتے ہیں سو اے میاں صاحب
اپس کے عاشقوں کے حال کے غمخوار ہوتے ہیں

(۳۵)

جگر میں خون کا قطرہ رہا نہیں — کہ انجھواں ہو کے انکھیوں سے بہا نہیں
ڈسا ہے کیوں ہمارے دل کوں پیارے — اگر کاکل تمھاری اژدہا نہیں

(۳۶)

بھایا ہے دل تیرے اوصاف نیں — کرم نیں مروت نیں الطاف نیں
یہی سادہ رو ہے وہ بیداد گر — کیا ہے ستم ہم پے انصاف نیں

(۳۷)

دونوں جہاں میں کافی ہیں ہم کوں یے پنج تن
محمد او ع علی فاطمہ حسین و حسن
نظر سو مہر کی جس کوں بنی نیں نستارا
دل اس کا جلوۂ دیدار کا ہوا درپن
علی ہے شیر خدا جن نیں ذوالفقار سے کاٹ
جنگل کوں کفر کے سب دین کر دیا گلشن[۳]
محبت اور غلامی ہے فاطمہ کی فرض
کہ جس کے نام سیں دوزخ کی سرد ہوے اگن
حسن حسین ہیں دو آفتاب اور مہتاب
کہ عرش فرش جھلک سیں جنھوں کے ہے روشن
اسی کوں روز قیامت کے ہوئے گا دیدار
جو ان کی خاک قدم کوں کرے گا کحل نین

۱۔ (د) میں نہیں ہے ۔ دولت مند ہیں مرزا (ک)
۲۔ سو کا ہے کوں غریبوں ۳۔ کیا ہے چمن (ک)

Marfat.com

اسی کوں حشر میں ہے آبرو اسی کوں نجات
کہ جس کے ہاتھ میں ہو اہل بیت کا دامن

(۳۸)

قرباں ہوا ہوں دیکھ ترے مکھ کی عید کوں
اب خاک و خوں ہے باغ ارم مجھ شہید کوں
ابرو ترے کی یاد میری دل میں کیونکہ جا
موندا ہے میں نیں قفل میں پیارے کلید کوں
سونا تجا و بھوک (گنوائل) ہوا یہ روپ
کستے ہو کیوں اتا بھی میاں زر خرید کوں
بولے لباں کوں کھول ہمن سیں کبھی وہ لال
شکر چڑھاوتا ہوں میں زہدی فرید کوں (اضافی)

(۳۹)

کنّ نیں آ باغ میں حیران کیا نرگس کوں
نہیں معلوم کہ یہ دیکھ رہی ہے کس کوں
عیب داری سیں نہ ہو کیوں کہ ہنر و سفلہ
زر ہوا جب کہ کلنک آن لگا یا مس کوں
آج قوال بچے تو نیں کیا حلقہ بگوش
نغمہ سازی سیں سب اس دائرہ مجلس کوں
جب لیا تنگ بھر آغوش میں وہ نازک تن
لے گیا جاں کوں وہ کاڑھ مزے کے سس کوں
بوالہوس کا ہے کوں مرتا ہے کر عاشق کی رس
کیوں عبث جان کوں دیتا ہے تو اس کے ہس کوں

۱- گنوائل (ک)
۲- کس (د)
۳- سفلا (ک)
۴- جو کیا (د) اپس دائرۂ مجلس کوں (د)
۵- مزے کے رس کوں (د)
۶- نے

Marfat.com

سرمہ سیں کیونکہ نہ ہو چشم کی خوبی ظاہر
شمع کی جلوہ گری ہو ہے نمایاں تس کوں
آبرو خاک میں اس طرح نہ مل جائے تو کیوں
تم نیں تو یار کیا آپ میں اب جس تس کوں

(۴۰)

گلی اکیلی ہے پیارے اندھیری راتیں ہیں
اگر ملو تو سجن سو طرح کی گھاتیں ہیں
بتاں سیں مجھ کوں تو کرتا ہے منع اے زاہد
رہا ہوں سن کہ یے بھی خدا کی باتیں ہیں
ازل سیں کیوں یے ابد کی طرف کوں دوڑیں ہیں
وہ زلف دل کے طلب کی مگر براتیں ہیں
رقیب عجز سیں معقول ہو سکے ہیں کہیں
علاج ان کا مگر جھگڑیں ہیں و لاتیں ہیں
کرد کرم کی نگاہاں طرف فقیروں کی
نصاب حسن کی صاحب یہی زکاتیں ہیں
رہیں فلک کے سدا ہیر پھیر میں نامرد
یے رنڈیاں ہیں کہ چرخا ہمیشہ کاتیں ہیں
لکھوں گا آبرو اب خوش نین کوں مینا ما
پلک قلم ہیں مری مردمک دواتیں ہیں

(۴۱)

چین جبیں ہو شوق کے میرے بڑھاوکوں
زینا ہے موج بادہ نشے کے چھڑاؤ کوں

۱۔ نہ ہوے (د) ہوے ہے نمایاں تس کوں (د)
۲۔ جانے کیوں (د)
۳۔ ہر اب کس کوں (د) اسیں (ک)
۴۔ بڑھاڑ (ک)
۵۔ چڑھاڑ (ک)

Marfat.com

کھیوا نہوئے کیونکہ تماشائیوں کا پار
پلے ہیں[1] مثل سرمہ تجھ انکھیوں کی ناؤکوں
بے ساختگی کوں دیکھ نہیں جنوتے کا خلق
ٹک تم کر اے خدا کے سنوارے بناؤکوں
چاہے سپید رنگ ولایت کا آدمی
جو ہے مغل سو دوست رکھے ہے پلاؤکوں
برداشت کر رہے ہوا تے[2] عاشقاں کا بوجھ
صد آفریں ہے جان تمھارے سماؤکوں
مشکل ہے میں کہتا تھا نہو یار کا حریف
دل اب تو تو نیں روئے دیا اپنے داؤکوں
چھوڑ آبرو کوں غیر کی بیٹھے بغل میں جا
ظاہر کروں سبھوں میں تمھارے چھپاؤکوں

(۴۲)

برستے ہیں نین پیارے لگی ہیں اشک کی جھڑیاں
تمھارے پاس بن دن رات پھرتیں[4] ہیں یوں کھڑیاں
انکھیوں سیں جب انھیں دیکھیں نظر سیں تب اتر جاوے
کماں سیتی بھواں تیرے ہیں ان ناوک مژہ چھڑیاں
گئی اب قید میں آ زلف کی دل کی اکڑ ساری
کریں ہیں نرم دیوانے کے تیئں زنجیر کی کڑیاں
ہجوم آکر ہوا ہے گرد اس سلطان خوباں کے
تماشا دیکھ لو سرور کے گویا آج ہے چھڑیاں
مزے داری کا دعویٰ کیوں نہو بینوں کے لڑکوں کو
حساب ان کی طرف ہے ان کی باتیں ہیں سبھی بڑیاں[5]

۱- پلے ہیں (ک) ۳- ایتے (ک) ۵- بڑیاں (ک)
۲- یہ (ک) ۴- پھرتے ہیں (ک)

Marfat.com

(ورق ۱۴ کے حاشیے پر "ق" کی ردیف کی ایک غزل کے چھ اشعار لکھے ہیں جو جلد بندی میں کٹ گئے ہیں) آخری شعر یہ ہے۔

ایک شوہر سے وفا یہ زال دنیا کیا کرے
مرد باغیرت ہے وہ نا ۔ ۔ ۔ طلاق

جدائی کی اندھیری رات میں دیکھو تماشا ہے
انھیوں میں چھوٹتی ہیں آتشیں انجھواں کی پھول جھڑیاں

کیے ہیں فتح ہم نیں رستخیز کے آبرو قلعے
کہ یے بیتیں ستاروں کی طرح زیور کے جوں گڑیاں
(۴۳)
(گھڑیاں)

یار روٹھا ہے ہم سیں منتا نہیں — دل کی گرمی سیں کچھ اوپنتا نہیں
تجھ کو گہنا پہنا کے میں دیکھوں — حیف ہے یہ بناؤ بنتا نہیں
جن نیں اُس نوجوان کو برتا — وہ کسی اور کو برتتا نہیں
کوفت چہرے پہ شب کی ظاہر ہے — کیوں کے کہیے کہ کچھ وہ کھتا نہیں
شوق نہیں مجھ کوں کچھ مشیخت کا — جال مکڑی کی طرح بنتا نہیں
تیرے تن کا خمیر اور ہی ہے — آب و گل اس صفا سیں سنتا نہیں

جیو دینا بھی کام ہے لیکن
آبرو بن کوئی کرتا نہیں
(۴۴)

نہیں رکھتا قدم اس طرف کوں جس اور عاشق ہیں
کوئی کہتا نہیں کیا جگ میں یے ہی چور عاشق ہیں
اکڑ اور ڈنڈ دکھلا کر بتاں کو رام کرتے ہیں
کہو دلی کے یہ ہندوستاں ز از در عاشق ہیں

۱۔ بنتا (ک)
۲۔ قرب گل اس صفا سے (د)

Marfat.com

پتنگ آشمع پر جس طرح پیارے جیو دیتے ہیں
سرس اس سیں تھی تیرے حکم کے سب دور عاشق ہیں
دل پر داغ ہوتے ہیں نشاں اس تیر کے اڑاڑ
نگہ کے مار کھانے کے گویا بے موز عاشق ہیں
رہے ہیں شوق کے دریاؤ میں ہم آبرد ڈوبے
ہمیں دے جانتے ہیں جو کوئی سربور عاشق ہیں

(۴۵)

سبب کیا ہے کہ آج انکھیاں نظر آتی ہیں کچھ بھریاں
نگاہیں تھیں جو مہر آموز سو سب قہر میں بریار
گئے جس وقت سیں ہو کر جدا تم ہم سیں اے پیارے
ہوئے سو مرتبہ آتش میں ہم اس وقت سے بریاں
انجھو انکھیوں سیں جب سیں ٹوٹ کر کے خاک پر لوٹے[1]
ترا مکھ دیکھ پریاں اس طرح بے ہوش ہو پیاں[2]
پہن کر اے صنم زنار کوں کا جر کے ہر ساعت
تری چشم سیہ کرتی ہے عاشق ساتھ کافریاں

(۴۶)

صاف و خوش اسلوب ترا ایسا نہیں آتا ہے بن
کن گڑھا ہے جان میرے یہ ترا سیمیں ذقن
اس زمانے نے بیچ گو کس قدر نایاب ہے
ڈھونڈھتے ہیں پر نہیں پاتے کہیں تیرا دہن
خلق سیتی خوشنما ترے ہے سجن تیری اکڑ
آدمیت سیں یہ زیبا تر ہے تیرا بانکپن

۱۔ جو ٹوٹ کر یہ خاک میں لوٹے (د)
۲۔ گریاں (د)

Marfat.com

(۴۷)

سب جان بوجھ کر کے میری بے کلی میاں
کیا واسطا تھا آ کے خبر کیوں نہ لی میاں

ناحق کے اٹھاؤ جو کرتے ہو ہم سیتی
یہ بانکپن کی طور نہیں ہے بھلی میاں

آخر کوں ہوگا خون ہمارا تمھارے سر
یہ بات ہم میں خوب طرح اٹکلی میاں

باقی یہ عمر یوں ہیں ارا کہ کیجیے
صرف عاشقی کے بیچ تمھارے دلی میاں

(کیوں ہے)

(۴۸)

سخن رنگیں مگر اعجاز ہے صاحب جمالوں کوں
جدا ہر بات میں کرتے ہیں گویا لب سیں لالوں کوں

جو قطرے ہیں سو چشموں کی طرح دریا ہو کر اڈیں
اگر کنجی مژگاں کھول دیں انجھواں کے تالوں کوں

مگر ماسیں اپنے بوالہوس نیں شوق یہ سیکھا
کہتا ہے چاہتا ہوں یار کے گالوں کے خالوں کوں

جدی نسبت ہے میرے دل کوں لڑکوں سیں رقیبوں کے
لڑے تو کیا ہوا کرتا ہوں پیاران خورد سالوں کوں

تبھی بے اختیار انکھیوں سے چلتا ہے اڈ پانی
جبھی منھ بند کر کے روکتا ہوں دل کے نالوں کوں

لہر کھا کھا کے غم کیوں نہ مر جاوے آبرو وہ دل
جو گورے چھوڑ کر کے چاہتا ہے جی سیں کالوں کوں

(۴۹)

دل نہیں ہوتا کہ اپنا جی تجھے اے مہ کہوں
جی سیں بھی پیارا کچھ اک چیے کہ تجھ کو وہ کہوں

۱۔ ناحق اٹھا کے جور جو کرتے ہو ہم سیتی (د)
۲۔ کچھ (د)
۳۔ کو آزاد کیجیے (د)
۴۔ کے (د)
۵۔ کنجی ہو (ک)
۶۔ سے (د) سیکھا ہے (د)
۷۔ لڑیں (د)
۸۔ رکھا (د) جو کوئی (د)
۹۔ ہو کر کہ تجھ کوں (د)

Marfat.com

یے جو بانکی چال چلتے ہیں بتاں فرزیں کی طرح
مات ہو جاں سب اگر آجا مرا وہ شہ کہوں
نام روشن تجھ کوں کرنا ہے تو مثلِ آفتاب
تو پیارے تو جگت میں رات کو مت رہ کہوں
آدمِ بیدل کو رتبا صاحب دل کا کہاں
ایک نفر از صفر ہو سکتا نہ ہرگز وہ کہوں
مل رہے ہیں عاشق اور معشوق آپس میں وہ یوں
کیا ہوا ظاہر جدا ہے وہ کہوں اور یہ کہوں
دل سیں نہیں گہتا کہ جو مرجانا تو وہ ملنے کا نہیں
اس سخن کوں سن کے مت مرجاے وہ ابا کہوں
آبرو کا یار ہے تو حرف سب کے راز کا
کان سیں سن پر زباں سیں بات کو لامت کہہ کہوں

(۵۰)

بوالہوس تم نیں کیے ہیں پار سارے خوب نہیں
عاشق آزردا ہیں سب تم سیں تمارے خوب نہیں
چار ابرو ہو کے کچھ تم ہو گئے ہو چار مغز
عاشقوں کے ساتھ یہ اٹکھیل پیارے خوب نہیں
دل میں اپنے جانتا ہے بے حیا وہ اور کچھ
غیر کی انکھیوں سیں انکھیاں مت ملا رے خوب نہیں

۱۔ جب یہ خوباں (د)
۲۔ مات ہو جا (د) جائے (د)
۳۔ ایک بغیر (د) پیارے وہ کہوں (د)
۴۔ بغیر از صفر (ک)
۵۔ دونوں (د)
۶۔ دلوں (ک)
۷۔ (د) میں نہیں ہے
۸۔ گو کہ دل مرجائے پہ نہیں کہنا (ک)
۹۔ سن کے (د)
۱۰۔ ضرب (ک، د، ر)
۱۱۔ انکھیاں ملا رے (ک)

Marfat.com

غیر تم سیں مل کے موجیں مارتے ہیں عیش کی
آبرو کوں تم نیں[1] چھوڑا ہے کنارے خوب نہیں

(۵۱)

کہاں رکھتا تھا ان لونڈوں سیں ہرگز[2] یہ بھروسے میں
کہ اوروں سیں ملے بڑھ کر جو پالے اور پوسے میں
گنہ کے بن گئے[3] عاشق کوں جو لونڈا کہ گالی دے
سزا ہے کاٹ کھانا ہونٹ اس کے مل بوسے میں

(۵۲)

دیکھ تو بے رحم عاشق نیں تجھے چھوڑا[4] نہیں
کس قدر بے رو[5] ٹیاں دیکھیں پے منھ موڑا[6] نہیں
ایک چسپاں ہے تجھی پر خوش نمائی کی قبا
دوسرا کوئی جامہ زیبوں میں ترا جوڑا نہیں
لٹ پٹے سج نیں ترے دل کوں کیا ہے لوٹ پوٹ[7]
ورنہ عالم بیچ ٹک بندوں کا کچھ توڑا[8] نہیں
دیکھنا شیریں کا اس کوں سخت لاگا سنگ میں
بے سبب فریاد نیں پتھر سیں سر پھوڑا نہیں
آدمی درکار نہیں سرکار میں حیوان ڈھونڈھ
کون بوجھے یاں سباہی کے تئیں گھوڑا نہیں
جیونے مرنے میں حق اوپر توکل ہے اسے
آبرو نیں زخم کے کھانے میں ہاتھ اوڑا نہیں

۱۔ یوں چھوڑا (ک)
۲۔ اے بھروسے (ک)
۳۔ گنہ کے بن گئے (ک)
۴۔ جو شالی (د)
۵۔ کچھ نکہ (د)
۶۔ لو (د)
۷۔ سرسں (د)
۸۔ کھانے سے منھ موڑا نہیں (د)

Marfat.com

(۵۳)

کیوں تیر مارتے ہو تم غیر کے جگر میں
پی پی کے خون اپنا کرتا ہوں دگر زمیں

کیونکر مدعی کے سو راخ ہو جگر میں
وہ خوش مژہ ہمارے بیٹھا ہے آج بر میں

بارے میں حسن کے کیوں ابچے نہ خوب روئی
ہوتے ہیں اس چمن کے سب نونہال ایسے میں

سردے کے صید اس کا ہووے قسی کو سعرو
اُلٹا ہے نیاؤ میرے صیاد کے نگر میں

انسان کوں پیاسے ترسا کے تو نیں مارا
رکھتا تھا آب حیواں کافر جو تو ادھر میں

شعر آبرو کا رنگیں مضمون کے سبب ہے
سرخی جھلک رہی ہے ریشم کی اس گجر میں

(۵۴)

عاشق بپت کے مارے روتے ہوئے جدھر جاں
پانی سیں اس طرف کی راہیں تمام بھر جاں

مرگر[2] ترے لباں کی سرخی کے تئیں نہ پہنچے
ہر چند سعی کر کر یاقوت و لعل و مرجاں

جنگل[3] کے بیچ وحشت گھر میں جفا[4] و کلفت
اے دل بتا کہ تیرے مارے ہم اب کر[5] ھر جاں

اک عرض سب سیں چھپ کر کرنی ہے ہم کوں تم سیں
راضی ہو کر کہو تو خلوت میں آ کے کر جاں[6]

(۵۵)

مرے انجواں کی خجلت سیں مدا رہتا ہے ترسانون (ساون)
کہاں سکتا ہے آ مجھ چشم کے عہدے سیں برسانون
جھٹک ڈالے سیں دامن کے گرے جو گرد یوں انکھیاں
اگر اپنی پلک جھاڑیں تو گر پڑتا ہے جھڑ سانوں

۱۔ (د) میں نہیں ہے
۲۔ ہرگز (د)
۳۔ صحرا (ک)
۴۔ صفا (ک)
۵۔ ہوئے (ک)
۶۔ جو کچھ ارادے دل میں کرتا ہے آبرو اب
تقدیر حق کے آگے اس کو سبھی بشر جان

Marfat.com

پڑے کیونکر نہ بھادوں کی بھرن انکھیوں سے عاشق کی
سجن تم غیر سیں لاگے ہوا اپنے پاؤں پر سانوں
پڑی ہے ہوڑ آکر عاشق اور معشوق میں باہم
ادھر سیں چشم تر اس کی برستی ہیں ادھر سانوں
عجب کیا ہے کہ مارے اشک کے بجلی کے جوں تڑپے
ہمارے رودنے کو آبرو دیکھے اگر سانوں

(۵۶)

بیاں کرکر کے ترے لب کوں میں جس وقت روتا ہوں
صفت میں لعل تر کے تب گویا موتی پروتا ہوں
کیا ہے پیر مجھ کوں آبرو ان نوجوانوں نیں
جسے دیکھوں تسی کوں دیکھ کر کے ضعف ہوتا ہوں

(۵۷)

بھلی مانسی سیں تیری عاشق ہوئے ہیں افزوں
سنجیدگی سیں لڑکا لگتا ہے سب کو موزوں
لیلےٰ وشوں کے آگے سب علم سبز ہوے ہے
ان کافروں کے سنمکھ ہوتا ہے بید مجنوں
کرتا ہے سرکشوں کوں ہموار عشق آکر
مجنوں کی شان آگے ہوتا ہے کوہ ہامون
قدرت سے دل ہوا ہے آپہی تمام عالم
مرکز بنا نقط کا پھر دائرہ ہو گردوں
دیکھ آبرو کے بسمل مرتے ہیں میرزائی
خواری کی جان عزت ہو چاہے آبرو

(۵۸)

مدتیں گزری ہیں ہم کوں یا معین الدین حسن انتظاری میں کہتا ہوں چھٹ گئے آرام و چین

۱۔ جاہے (ک)

Marfat.com

کر کے وعدا اس طرح جاتے ہو اپنے جی سیں بھول
قرض ہوتا ہے ادا کرنا اگر بسرے دین

اس قدر غافل نہ ہوتے آشنا کے حق سے تم
دی کسی دشمن نیں میرے دل کی شاید تم سے سین

آبرو کوں چاہتے ہو تو دروغی مت بنو
آشنا صادق کیا ہے ان نیں سب نیں کوں عین

(۵۹)

قدرداں شوق و محبت کا تمھیں جان سجن
جاہ کر دل سیتی آئے ہیں زیارت کوں ہمن

مر گئے تھے تیری سن سن کے سجن تعریفیں
اٹھ کے دیدار کوں دوڑیں[1] ہیں گویا پھاڑ کفن

روبرو یار کے رہتا ہے ادب سیں خاموش
آبرو کے نہیں کچھ عجز و غریبی میں سخن

(۶۰)

ڈر خدا سیں خوب نہیں یہ وقت قتل عام کوں
صبح کوں کھولا نہ کر اس زلف خون آشام کوں

بوالہوس کوں شوق کی گرمی کہ آتی ہے پسند
خوش کیا ہے روستائی نیں مگر حمام کوں

(۶۱)

دل کی لگی سیں قدر ہوئی اس کے قد کے تئیں
لاگے ہے صفر ایک کے گویا عدد کے تئیں

وہ آتشیں عذار ہوا جب کہ جلوہ گر
تب آگ میں سپند کیا چشم بد کے تئیں

۱۔ دوڑے (ک)

Marfat.com

خود اپنی آدمی کو بڑی قید سخت ہے
پھوڑ آئینا و توڑ سکندر کی سد کے تئیں

(۶۲)

حسن پر ہے خوب رویاں میں وفا کی خو نہیں
پھول ہیں یے سب پے[۲] ان پھولوں[۳] میں ہرگز بو نہیں
حسن ہے خوبی ہے سب تجھ[۴] میں پے اک الفت نہیں
اور سب کچھ ہے پے جو ہم[۴] چاہتے ہیں سو نہیں
گھر اجالا تم کوں کرنا ہو اگر احسان کا
تو دیا[۶] جو کچھ کے ہو پھر نام اس کا لو نہیں
بات[۷] جو ہم چاہتے ہیں سو تو ہے تم میں سجن[۸]
بے دہن کہتے ہیں تو کیا ڈر (کہ) تم کو گو نہیں
آبرو ہے اس کوں کیونکر اس طرح کا جائے[۱۰]
تم تو کہتے[۱۱] ہو پر ایسا کام اس میں ہو نہیں

(۶۳)

کنھیا کی طرح پیارے تری انکھیاں یہ سانوریاں
کریں گی ہند میں دعویٰ خدائی کا ہم انکلیاں
ہوا ہے ہم کوں دنیاں میں میسّر سیر جنت کا
ملیں ہیں ذوق سیں پھرنے کوں اپنے یار کی گلیاں

۱۔ خود بینی (ک)
۲۔ لیک (د)
۳۔ گل سی (د)
۴۔ کوں (ک) پر اک الفت نہیں (د)
۵۔ جو کچھ ہم چاہتے ہیں (د)
۶۔ تو دیا جو ہووے جو کچھ پھر نام (د)
۷۔ جان جاتی نہیں سو (د)
۸۔ یہ ہے تم نے اے سجن (د)
۹۔ سو کیا ڈر ہے تم کوں گو نہیں (د)
۱۰۔ گائیے (د)
۱۱۔ تم کہتے ہو پر ووے گا کام اس میں تو نہیں (د)

Marfat.com

میاں کہنے سیں ان کتے رقیبوں کے تم عاشق پر
اتے جو غرض کرتے ہویے باتیں نہیں بھلیاں
ایسی کیوں رسمی مرجان اور کیوں لال ہیں انکھیاں
(مژگاں) اگر تم نیں کری نہیں غیر سیں مل رات رنگ رلیاں

(۶۴)

دوانا سیر کر آیا ہے ایسا کون سا گلشن
کہ نقش پا سیں اس کے ہے پر از گل دشت کا دامن
کیا گرداب خنجر سیں رقیباں نیں ترے دریا
ملا ہوں تجھ سیں میں اے رشک یوسف آج پیراہن

(۶۵)

کہو تم کس سبب روٹھے ہو پیارے بے گنہ ہم سیں
چرانے کیوں لگی ہیں یوں تری انکھیاں نگہ ہم سیں
اتی نامہربانی کیوں کری ناحق غریبوں پر
کیا کیا ہم نیں ظالم اپنے جی کی بات کہہ ہم سیں
کیا تھا نقد جاں اپنا نثار اس واسطے تم پر
کہ بے تقصیر یوں دل میں رکھو گے تم گرہ ہم سیں
تغافل چھوڑ نا ظالم بے تکلف ہو تم مت کر
کپٹ کی آشنائی یہ نہیں سکتی نبہ ہم سیں
تمھاری طرح ملنا چھوڑ کر بیدرد ہو رہنا
کہو کیوں کر یہ سکتا ہے جیتے جیو یہ گنہ ہم سیں
لگے ہیں غیر فرزیں کی طرح مل کج روی کرنے
ہمیشہ جو کہ کھا جاتے ہیں سب باتوں میں شہ ہم سیں

۱۔ کر کے (د)
۲۔ سے (د)
۳۔ تھے (د) خوباں میں شہ (د)

Marfat.com

میں اپنی جان سیں حاضر ہوں لیکن آبرو تو رکھ[1]
خدا کے واسطے اتنا بھی[2] روکھا (تو) نہ رہ ہم سیں

(۶۶)

جب کمر کستا ہے اپنی تو میاں — پیچ کھا جاتا ہے تب ہر مو میاں
دیکھ دل کے شوق کی سرشاریاں — مست ہو کلیاں چمن کی جھو میاں
زلف سیں اب دل کوں کچھ آزار نہیں — ناگ گھر کا ہو گیا ہے بھو میاں
دیکھ گل کوں دل دوانا ہو گیا — اس پری رو کی ہے اس میں بو میاں
دل کوں ترے لب کے ہے بوسے کا شوق — اشک آنکھوں سیں رہے ہیں جو میاں
گندمی رنگوں[3] کے نہیں لائق وہ خام — بوالہوس کوں کہہ چبا دے او میاں
من ہرن سب صید ہیں تجھ چشم کے — نام تیرا کیوں نہ ہو شیرو میاں
آبرو کوں بشام ہو جاتی ہے صبح
جب کبھی پاتا ہے تیرا رو میاں

(۶۷)

گرچہ اس بنیاد ہستی کے عناصر چار ہیں
لیکن اپنے نیست ہو جانے میں سب ناچار ہیں
دوستی اور دشمنی ہے ان بتاں کی ایک سی
چار دن ہیں مہرباں تو چار دن بیزار ہیں
جی کوئی منصور[4] کے جوں جان کرتے ہیں فدا
وے سپاہی عاشقوں کی فوج کے سردار ہیں
یے جو سمتی[5] ہے کٹاری دار مشروع کی ازار
مارنے کے وقت عاشق کے ننگی تروار ہیں

۱۔ رکھ لوں (د)
۲۔ بھی تو (ک)
۳۔ گندمیں رنگوں کے لائق نہیں وہ خام (ک)
۴۔ جو (د) اس (ک)
۵۔ پہنی جو اس نے کٹاری دار مشروع کی ازار

Marfat.com

دوستی اور پیار کی باتوں پے خوباں کی نہ بھول
شوخ ہوتے ہیں نپٹ عیار کس کے یار ہیں

جونشا جوانی کا اترے گا تو کھینچیں گے خمار
اب تو خوباں سب شراب حسن کے سرشار ہیں

کس طرح چشموں سیتی جاری نہ ہو دریائے خوں
تہل نہ پیرا آبرو ہم وار اور وے پار ہیں

(تھل)

۶۸

دل میں ہے اب کسی کوں پیار کروں　　پیار کر کے اس کوں یار کروں
ہاتھ آوے اگر جو عمر خضر　　بیٹھ کر اس کا انتظار کروں

خوش نہیں آبرو سیں وہ ہرگز
اس سے بہتر کہ میں کنار کروں

(۶۹)

جانی تمھارے راگ کا کیا کہیے بیاں　　کرتی ہے کام بان کا ہر ایک تیری تان
سیدھے ہی کام کرتی ہے پھرنی کا تیری تان　　شمشیر ہے اصیل وہ کب چاہتی ہے سان
اودھر سدا گلے سیں نکلتی ہے روح محض　　سن کر ادھر بدن سیں نکلتی ہے میری جان
دیکھے یہ روپ راگ کا اندر کی جوں سبھا　　پانی ہو جا تمام کرے میہہ کے کراں
سر تان تال بول عناصر ہوئے ہیں چار　　اور ہی رچا ہے راگ کی سنگت کا اک جہاں
نایک ہو راگنی کے تم اور وہ ہے نایکا　　(جاگہ پکڑ کے) تب تو تمھیں سیں کرے ہے مان

(۷۰)

کیا تھا غیر کے ہنس بولنے سیں ہم عتاب اس کوں
دیا سن کر سخن میرا محبت سیں جواب اس کوں

۱۔ خوبی کا (د)
۲۔ باقی (د) جب (د)
۳۔ کرتی ہے پھرنی کا تیرے بان (د)
۴۔ صبا (د)
۵۔ ے کر آن کے سنگت کا اوس جہاں (د)
۶۔ اضافہ (د)

اب آپ کو پیارے اپنے کوں دور مت کر
عاجز فقیر ہے وہ اوس میں کچھ نہیں شان

Marfat.com

ڈپٹ لیتا ہے جب کچھ عرض حال اپنا کیا چاہے
غریب عاشق کے دبکانے کا خوب آتا ہے داب اس کوں
جو عاشق ہیں تہیں سیں شرم کر انکھیاں چراتا ہے
وگرنہ غیر سیتی کچھ نہیں ہرگز[1] عتاب اس کوں
دوانے ہو گئے سب دیکھ وہ گل گا[2] سا کھل جانا
بہار آئی ہے گویا جبکہ چڑھتی ہے شراب اس کوں
تڑپتا چھوڑ بسمل کوں[3] ہوا مشغول اوروں سیں
کیا ہے آتش حسرت سیں ظالم نیں کباب اس کوں
سجن کے دیکھنے کا شوق ہوتا ہے ہمیں جس شب
اسی شب خواب آتے ہیں مرے بختوں سے خواب اس کوں
بچایا ابروؤں قتل کر محنت سیں ہجراں کی
خدا روزِ قیامت اس کا دیوے گا ثواب اس کوں

(۴۹)

بھرا ہے شیشۂ ساعت کے جوں دل گرد کینے سیں
دکھائی ہر گھڑی دیتا ہے تیرے صاف سینے سیں
تماشا دیکھتا ہوں آج تیرے شوق کا دل میں
جھلکتی ہے شرابِ ارغوانی آبگینے سیں

متفرقہ

قتل کرنے کوں اب بلاتے ہیں　　بات کہنے میں جان جاتے ہیں

راہ پکڑی ہے بتاں نیں الٹی　　راست کہنے سیتی چپ جاتے ہیں

۱۔ کچھ نہیں ہرگز حجاب (د)　　۳۔ کیوں (د) حسرت سے (د)
۲۔ کا کل سا کھل جانا (د)

Marfat.com

اب کے امیرزادے جیتے سگھڑ ہیں دھرسیں اکثر کو اوتے ہیں کٹ راگ نیچے سر سیں

بند تیری قادری کا خوب لگتا ہے مجھے یا الٰہی دور رہیو چشم بد اس بند سیں

کم موافق قدر کے بولے سخن تب ہے زباں ایک نکتا بھی اگر بڑھ جاوے ہے جائے زیاں

نشا نہیں ہے تو کیوں اور ہی طرح پڑیں سجن انکھیاں ہزاروں کو چھپاؤ گے تو کیا ہوتا ہے ہم لگھیاں[1]

ہرگز نہیں کسی میں لکھے سب جگت کے جوان پائی گئی ہے جان ترے حسن میں جو آن

قتل مت کر کہنے سیں[2] ملاں کے سر چڑھے گا (یہ) سجن ترے آخون

مرے بختوں میں یارب کیا لکھا ہے کہ جس سیں کل لکھی لا کے قلم کوں

داڑھی سیں کیوں بڑھائیں اسطرح دم میں مرجیں خاطر میں آوتا ہے بانکوں سیں جا کے پوچھیں

اس طرح سر لگا کے سگھڑ مر گئے جان یہ جان کے جگر کوں کوئی بان تھا کہ تان

میٹھا جسے کہ دیویں سو ذبح ہو جا گویا کہ لب تمھارے یہ شہد کی چھری ہیں

تمھارے لعل لب میں سبزۂ خط میں نہاں ہو کر دل پر خون کیا ہے اشک سینی بیڑۂ پاں کو

---

۱. چھپاؤ تم تو کیا ہوتا ہے لگیاں (ک) ۳. مکھی (ک)
۲. کہے سیں (ک)

Marfat.com

تجھ زلف کا یہ مصرا[1] تب سیں ہوا ہے موزوں
جب سے بندھا ہے اس میں دل آشفتہ مضموں

چھان چھان[2] اپنا لہو پیتا ہوں میں بے خانماں
گھر بہ گھر جا جا کے تم کھاتے ہو جو نکلے کیا زباں

آغوش میں بھواں کے کرتی ہیں قتل انکھیاں
کوئی پوچھتا نہیں ہے مسجد میں خون ہوں میں

اس وقت سن کے آنکھیں سب گانیوں کی کھل جاتیں
جس وقت سانولے تم آ بولتے ہو سُر میں[3] جانمن

زلف نیچے ڈھانپ کر مکھڑا جتایا بات کوں
یعنی آئے آج تو یوں جب چاند چھپ جا رات کو

میں نبل تنہا نہ اس دنیا کی صحبت سیں ہوا
رستموں کوں کر دیا ہے ناتواں انزال نیں[3]

دو بھواں سیں لگے ہیں جس کے نین وہ کہاتا ہے حاجی الحرمین

گر بک فروش کے کوں جب کہا کہ چت ہو جا[4] اٹھا پکارتے تلیکیں مزا ہے پتے میں

جیف یار و چونک بھاگا آپڑا تھا دام میں کیا بری حرکت کری ہم آپ اپنے کام میں

۱۔ (ک) میں م ہے
۲۔ (ک) میں مصرع چھان چھان
۳۔ نے
۴۔ پٹ ہی میں (ک) چت ہو جا (ک)

Marfat.com

ستاتے ہیں بتاں دونے جو دیں داری میں آتے ہیں
گلے میں ڈال کر تسبیح کافر سبج بناتے ہیں

کوئی بولے سبھوں کی بات قالب کا ہے جی جان بھی تول
توئی ہے پودنے[1] کا حرف وطوطی کی زبان ہے بھی تول

کبھی[2] بے دام ٹھہرادیں کبھی زنجیر کرتے ہیں
یہ ناشاعر تری زلفاں کوں کیا کیا نام دھرتے ہیں

جان میری[3] کا ہوا دشمن شفاعت کر ندان
مر گئے حسرت سیں جب شمشیر آئی درمیاں

مفلسی سیں اب زمانے کا رہا کچھ حال نہیں
آسماں چرخی کے جوں پھرتا ہے لیکن مال نہیں

معزز عمر پر ہوتا ہے سارے جگ میں سیں تن
مسی روٹی کی جوں قدر[4] ہے درہم جو ہو بے سن بیس
حسے

دکھائی خواب میں دی تھی ٹک اک منھ کی جھلک ہم کوں
نہیں طاقت انکھیوں کے کھولنے کی اب تلک ہم کوں

رہ آج رات جان ہمارے ہے میہماں
شب ہے، نپٹ اندھیاری پڑتا ہے مینھ مان

۱۔ پودنے حرف (ک)
۲۔ کدی (ک)
۳۔ نکے (ک)
۴۔ ہو (ک)

Marfat.com

(اضافہ ک) زلف کے نیچے ڈھانپ کے مکھڑا جتایا بات کوں
یعنی آئے آج تو جب چاند چھپ جا رات کوں

تمھارے لعل لب میں سبزۂ خط میں نہالی کوں
دل پر خوں کیا ہے رشک سیتی بیڑۂ پاں کوں

عشق کی صف میں نمازی سب آبرو کو امام کرتے ہیں

ردیف (و)

(۱)

جدھر جاتا ہے تو اے سرو دل جو — رواں ہے اشک سیں دریا دا آنسو
جدا اے سرو قد تیری گلی سیں — مثال فاختہ کرتا ہے کو کو
نظر بازوں کی مجلس میں گنے عیب — کہے جو یار کی آنکھیوں کو آہو
جو ہو دل تنگ تو پیجے پیالا — کہ غم کے درد کی مستی ہے دارو
ایتا کیوں غیر کے پلے پے آیا — ہوا ہے تیر اس غم کا ترازو
چلا ہے تجھ گلی کوں بوالہوس گرم — خدا پاؤں میں نکلے اس کے نارو
ترے اے غنچہ لب دم کے اثر سوں — چلم میں ہو گیا ہے گل تما کو
مڑوڑا کن تری مژگاں کا پنجا — جگر کوں کس کے تھا یہ زور بازو

کیا قبلا مقرر آبرو نیں
چھپا مت اس کی انکھیاں سیں تو اب رو

۱- توں (د)
۲- چشم سیں (ک)
۳- دریاے (د)
۴- کرتے ہیں (د)
۵- کیے (د)
۶- بیاں کر (د)
۷- اے (د) ہوا ہے تیر غم کا اوس ترازو (د)

Marfat.com

(۲)

نگہ نا آشنا کے ہر شرہ کوں تم زباں سمجھو
یہ بے چشمی کی جی باتاں ہیں سو اس کے بیاں سمجھو

لگا سر سوں قدم لگ عاشقِ بے دل کو دل جانو
قدم سوں سر تلک معشوق نازک تن کو جاں سمجھو

نظر آتی ہے انکھیوں میں جبھی سب دل کی ماہیت
نگہ کوں دیکھ[1] ان کے دل کا سب رازِ نہاں سمجھو

عزیزاں جب خدا کی سی طرح مالک دلوں کے ہو
تو تب معشوق و عاشق کے[2] جیوں کی داستاں سمجھو

ہوا ہے بادشاہ ملک غم دل آہ و زاری سیں
انجھوں کوں موج بوجھو نالۂ دل کوں نشاں سمجھو

ضعیفی میں رسائی بیشتر ہے آہ عاشق کوں
قدِ خم کوں مرے اس تیر کے حق میں کماں سمجھو

کہوں کیوں کر ولی نیں جب کہا ہے آبرو[3] ان کو
کہ یہ خوبی سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

(۳)

یاد کرتا ہے سفر اے عاشقاں زاری کرو
اہلِ دل اس درد کی سب مل کے غمخواری کرو

زندگی کوں مرگ جیسیں وصل کو لازم ہے ہجر
اس سخن کوں بوجھ کے آپس میں مرت[4] یاری کرو

عاجزی و زور آوری کا ناتوانی ہے علاج
وہ کرے جب کافری لاچار زناری کرو

۱۔ جانوں (ک)
۲۔ دیکہ (ک)
۳۔ جیوں (ک)
۴۔ دیے نیں (ک)
۵۔ سب (د)

Marfat.com

بوجھ اُس دنیا کے تیئں دل کوں سبک رکھنا ہے خوب
خوف ہے غرقاب کا کشتی کوں مت بھاری کرو
آج اسکا دل جدائی کوئی منپٹ بیتاب ہے
ٹک عزیزو آبرو کی مل کے دلداری کرو

(۴)

آج اس ماہ رو کی ہے شب وصل دن کٹے انتظار کے یارو
نہ جیوے اُس نگاہ کا مارا زخم لاگے کٹار کے مارو
اشک نیں آبرو کے غرق کیے
لوگ سب وار پار کے یارو

(۵)

یار غافل ہے مرے درد سے ہشیار کرو بے خبر جان نہ جا کے خبردار کرو
دردمندی سیں اگر دل کی ہوئے ہو محرم رحم فرما کے مرے حال کوں اظہار کرو
آ کے قسمت سیں ترے غم میں گرفتار ہوا ہے تو برجا کہ مسافر کوں ٹک اک پیار کرو
جن نیں آ دست سوں امید کے دامن پکڑا یوں نہیں شرط محبت کہ اسے خوار کرو
قدر بوجھو دل خونخوارۂ عاشق کی اگر سر چڑھا گل کے تمن زینت و سنگار کرو
عرض احوال کیا چاہتے ہیں فدوی سب وقت نوکر کی نوازش کا ہے دربار کرو
جن نیں تمنا کے بھروسے پے پھنسایا ہے دل شرط انصاف کی یوں ہے کہ اسے یار کرو

۱۔ بوجھ اس دنیا سے (د) سنگ رکھا ہے واب (ز)
۲۔ سے (د)
۳۔ کیوں جیے گا (د)
۴۔ اضافہ (د) و (ک) و (ر)
دیکھ رخسار یار کے پدو
جھڑ پڑے گل بہا کے یارو
پھول ہو دل کے باغ میں مہکے
زخم مژگاں کے کھا کے یارو
۵۔ جاں۔ (د)
۶۔ مروت (ک)
۷۔ قدرداں بوجھ کے دل عاشق خونخوار
۸۔ طرح

Marfat.com

میں مسافر ہوں مرے حق میں رقیبوں کا کہا مت سنو قول سیں نامرد کے انکار کرو
آبرو غم کے بھنور بیچ پڑا ہے آکر
ایک لہر لطف کی لازم ہے اسے پار کرو

(۶)

مرتا ہوں میرے دل پہ یاراں نظر کرو ٹک جا خدا کے واسطے اس کوں خبر کرو
اے نالہ ہائے شوق اگر تم میں درد ہے! اس بے وفا کے دل منیں جا کر اثر کرو

(۷)

جلوۂ حسن کوں دلدار کے گلزار کہو شوق کوں دل کی مری مستی سرشار کہو
یار سوں جا کے مرے درد کا بستار کہو غم کہو رنج کہو حسرت و آزار کہو
نگہ تند سوں جب مایل خوں ریزی ہو گرد شِ چشم کوں تب شوخ کی تلوار کہو
سج کے دستار خجستہ جان منیں عاشق کی قد کوں اس شوخ کے تب مصرع نکدار کہو
یار کے نقش قدم کوں چمن عزت میں خاکساراں کے سراوپر گلِ دستار کہو
آبرو غیر کی باتاں سیں نہیں خوش ہرگز
اس سیں جب بات کہو تب سخنِ یار کہو

(۸)

اس زلف جاں گزا کوں صنم کی بلا کہو افعی کہو سیاہ کہو اژدہا کہو
قاتل نگہ کوں پوچھتے کیا ہو کہ کیا کہو خنجر کہو کٹار کہو نیمچا کہو
ٹک واسطے خدا کے مرا عجز جا کہو بیکس کہو غریب کہو خاک پا کہو
عاشق کا درد حال چھپانا نہیں درست پرگھٹ کہو پکار کہو برملا کہو
اس تیغ زن نیں دل کوں دیا ہے مرے خطاب بسمل کہو شہید کہو جاں فدا کہو

۱۔ آگے پھر لطف کی (د) ہے گا جا (د)
۲۔ پیار (د)
۳۔ تاب دار (د)
۴۔ پھانسی کہو کمند کہو اور رسا کہو (د)
۵۔ جلنے میں ایک دہ شمع دار ہوں
پروانہ کہو تپنگ کہو، اژدہا کہو (اضافہ د)

Marfat.com

شاہ نجف کے نام کوں لوں آبرو سیں سیکھ
ہادی کہو امام کہو رہنما کہو

(۹)

ہم مر گئے جو غیر سیں لڑتے ہیں تم نے آ
اپنی قسم دلا کے کہا اب تو جان دو
اشعار آبرو کے لیے سب در ہیں بے بہا
سننے کا شوق ہو تو ٹک اک آگے کان دو

(۱۰)

کھو چکے ہو گو کہ گھر پرے کشتی سے مت پھرو
رہن کوں کچھ نہیں تو آپ ہی میکدے میں جا گرو
ابتدا میں خط کوں مت منڈوا خدا کا خوف کر
معصیت ہے سبزۂ خط کوں اگر کریے درو
جو سخن ہے اس کا الٹا مجھ کو دیتا ہے جواب
فی المثل کہیے بیا اس کوں تو کہتا ہے برو
پاؤں مت دھر سر کٹے ہیں عاشقی کے پنتھ میں
آبرو کہتا ہے مشکل ہے یہ راہ الٹے پھرو

(۱۱)

روشن ہوا سواد عشق اگر شمع ہو تو ہو
ہر شب سبق پتنگ سیں جلنے کا لو تو ہو
بن شوق بات درد کی مشکل ہے بوجھنی
یہ کام اٹپٹا ہے ٹک اک کان دو تو ہو
گاہک جو اس ہزار منیں بک تسی کے ہیں
سودا برہ کا جان اگر نقد کھو تو ہو
میں جان لوں ٹک آؤ سمن بر نام اس کا لے
کس میں کہا ہے تجھ کوں کہے رو برو تو ہو
آتش برہ کی دل میں چھپانا کٹھن ہے کام
سختی سیں دل کوں سنگ اگر کر سکو تو ہو

۱۔ (اضافہ ر) میں تو صنم تمھارے درس کا بھکاری ہوں ۲۔ پیشہ (ک)
شہدا کہو فقیر کہو بے نوا کہو
۲۔ سبزۂ نو (ک) کرتے (ر ک)
۴۔ گاہک جو اس بازار میں بک جانسی کے ہیں (ک)
۵۔ دل کوں دو تو ہو (ک)

Marfat.com

سچا کہاوتا ہے ترا نفس ناطقہ ۔ ناطق تو نہیں رقیبؔ اگر نفس ہو تو ہو
گھر آبرو کے آ کے سجن ایک رات رہ
جو کچھ کہ اس کے دل میں ہے مدت سے ہو تو ہو

(۱۲)

یا سجن ترک ملاقات کرو یا ملو دو میں سے اک بات کرو
سب بتاں رشک سے ہو جان مال ناز کا اسپ اگر لات کرو
پاؤں پڑنے کوں سعادت سمجھو یار کے دل کوں اگر ہات کرو
جنگ کا وقت نہیں یہ پیارے گھر میں آئے ہیں مدارات کرو
جن کو مضمون کا دعویٰ ہے انھیں[2]
آبرو سیں کہو دو بات کرو

(۱۳)

ہوتے ہیں ایک سر میں مل کر ہزار گھنگھرو
یاروں کے دل ہیں گویا یے ملن سار گھنگھرو
تیرے قدم پے سر کوں رکھنا نپٹ بجا ہے
کہتے ہیں اس سخن کوں دل میں پکار گھنگھرو
سگھڑوں کے حق میں گویا بندوق کی ہیں گولیاں
کر کر صدا جگر کے گذریں ہیں پار گھنگھرو
پنجے کی شکل بن بن نالاں دل عاشقوں کے
کرتے ہیں شور برپا کر کر شکار گھنگھرو

(۱۴)

خوب نہیں یوسف نژادوں سیں اگر[1] دل بند ہو
دل رُبا یعقوب کے جوں گو ترا فرزند ہو
غنچہ دل کا نہیں کھلتا تو نہیں ہوتی بہار
حسن تب ادبچے ترا جب دل مرا خورسند ہو

۱۔ مگر (ک) ۲۔ اونہی (ک)

Marfat.com

کیا گھٹے ترک خود آرائی میں اس مہ رو کی زیب
توڑ ڈالے آئینا تو جلوہ گر صد چند ہو

(۱۵)

کیا ڈراوتے ہو نہیں میں چاہتا ہوں ہاں کہو
جو تمھارے دل میں ہے تس سیں بھی جا دوں ہاں کہو
عجز کا یہ التماس عاشق کا کچھ[1] جانا نہیں
حال میرے دل کا بوجھا تم نیں سب جاناں کہو
جانتا نہیں اور کچھ چھٹ ایک تجھ انکھیوں کی یاد
دل ہمارے کوں اگر دیکھو تو نرگس داں کہو
اس سیہ چشم اور سیہ خط اور سیہ ابرو کے کام
رنجتے میں تم اگر برتو تو کارستاں کہو
خود نمائی کے تئیں جو فقر کا گر[2] کے لباس
خلق میں رسوا ہے وہ اس کے تئیں عریاں کہو
تجھ طرف کوں ساتھ لے قطرے کوں خلقت ہے نگاہ
آبرو کے ہر انجھو کوں دیدۂ گریاں کہو

(۱۶)

کہنا کہ غایبانہ مجھے مت برا کہو — کہنا جو کچھ کہ ہووے سو مرے منھ پے آ کہو
جائز نہیں ہے چون و چرا ان کی بات پر — معشوق اگر برا[3] بھی کہے تو بھلا کہو

(۱۷)

رقیباں سیں نہ ڈر ہم پاس آ سو — بھلا ایک رات ہونا ہور سے ہو
نگار خسار دو نازلف سیں خوب — یہ چینی بن گئے جب سیں پڑا مو
گیا ہے دوستی کا بیج مارا — محبت کی نہیں آتی کہیں بو
دیا تھا رات کن میں بیج تم کوں — کہاں روشن کرآئے نام کہہ تو

۱۔ مانا (ک)
۲۔ پہنے (ک)
۳۔ بھی (ک)

Marfat.com

فلک میں جس کوں دیکھا جگ میں یکتا کیا تیغِ ستم نیں اس کے تیئں دو
رکھو احسان کا بوجھ اس گدھے پر جواب اس بوالہوس کوں آج لادو

نظر کر آبرو مضمون کا حال
لیے جاتے ہیں ای سب رنجیتے کو[1]

(۱۸)

یارو ہمارا حال سجن سیں بیاں کرو ایسی طرح کرو کہ اسے مہرباں کرو
مرتا ہوں آج چھوڑ پرم کی گلی مجھیں یارو نماز پڑھ کے جنازہ رواں کرو

(۱۹)

بانگیں (باگیں) لیے چلو ٹک گھوڑوں کی ترک زادو
پہنچے ہیں ہم پیادے تم پاس لگ دوا دو
ہر شب چراغ کے جوں جلتا ہے دل گہر کا
شاید لگی ہے پیارے تجھ کان کی اسے لو
مانند جیب اپنا سینا جنوں سیں پھاڑ دو
دیکھو میرے سجن کا وہ حسن گندمی[2] جو

(۲۰)

دل تار میں سرت کے گوہر نمن پرو دو
یا بحر میں فنا کے قطرے کے جوں ڈبو دو
اُمساک سیں عزیزاں اصراف خوب ہوے
اس کھود[4] نے سین بہتر یوں ہے کہ مل[5] کے کھو دو
عاشق بلا[6] ئے غم سیں ناجی ہوا جو چاہے
تو علم عاشقی کا دے[7] کے پڑھا ہے کو دو

۱۔ ای (ک) ۵۔ مال کھودو (ک)
۲۔ پرم (ک) ۶۔ بلا ہے غم میں جلنے ہوا جو عامل (د)
۳۔ گندیں (ک) ۷۔ دے کر (د)
۴۔ کو دیے۔ بہتر کہ (د)

Marfat.com

نادان ہیں یہ لڑکے مانگ ان سے ایک بوسا
بھاگیں گے ڈر کے مارے جو تو کہے گا دو دو

کرتے تو ہو تغافل پر حال آبرو کا
دیکھو تو تم پیارے بے اختیار رو دو

(۲۱)

فکر بحر شعر میں دل کوں عبث مت خون کرو
فاختا کی ضرب سیکھو نالے کوں موزوں کرو

صاحبوں کی اور سیں تحقیر بھی تعظیم ہے
توں کہو اک بار جس کوں اس کوں افلاطوں کرو

دیکھیں

متفرقہ

مرا اے ماہ رو کیوں خون اپنے سر چڑھاتے ہو
رکت چندن کا یہ کس واسطے ٹیکا لگاتے ہو

دل پسیجے ترا تو ہو آرام (اے) میری تپ کا علاج ہے سنگ تاؤ

نازک پنے پے اپنے کرتے ہو تم غروری
موسی کمر پے اپنی فرعون ہو رہے ہو

عبث کیوں روبرو ہونے کی کھاتے ہو قسم جھوٹی
بن آئینے (کے) تم اک دم بھی رہ سکتے ہو منھ دیکھو

ردیف "ہ"

شیریں رقم ہے کلک ہم اہل سخن کے ہاتھ (۱) تیشا لگا ہے آج گویا کوہ کن کے ہاتھ

۱۔ پھیر (د)
۲۔ پڑا ہے (د)

Marfat.com

دل اس کا خون کیونکہ نہ ہو جا حنا کی طرح
جس کے تئیں لگے ہوں پیارے تن کے ہاتھ

مرتا ہوں تجھ بھواں کے مڑوڑاں کو دیکھ کر
چھوٹے گا مجھ سے شہر ترے بانکپن کے ہاتھ

عاشق کے آج خون پے باندھا ہے باندھنو
مہندی کی طرح سجنے لگے ہیں سجن کے ہاتھ

سودا نہیں ہے مجھ کوں کسی ساتھ آبرو
بازار میں جگت کے بکا یا ہوں من کے ہاتھ

(۲)

بے طرح کہتے ہو مجلس میں سجن ہم جا نہہ جا نہہ (جاتیں)
اس سخن کوں سن کے میرا جیو ہوا ہے ساہنہ ساہنہ

واعظوں کی عقل شاید ہو گئی ہے باولی (سائیں)
تب تو ناحق ہر گھڑی کرتے ہیں ہم سیں ہا نہہ ہا نہہ

(۳)

تو ئی ہے سرو رخوباں دگر ہیں تری سپاہ
بجا ہے نام تمھارا جگت میں سید شاہ

تمام چشم سراپا ہوا ہے دل میرا
امیدوار پے کرتے کبھی کرم کی نگاہ

آپس کے مہر سیں اے ماہ رو کرو روشن
کیا ہے زلف نیں تیری ہمن کا روز سیاہ

تمن کے ساتھ محبت کا ہم کوں دعویٰ ہے
امین صدق مرے اشک و آہ دو ہیں گواہ

عجب نہیں کہ پتھر بھی پسیج پانی ہو
اگر جو کان پڑے آبرو کے دل کی چاہ

۱۔ ملن (د)
۲۔ ڈرتا ہوں (د)
۳۔ باندھا ہے آج (د) پہ عاشق کے تئیں کمر (د)
۴۔ سنئے (د)

Marfat.com

(۴)

وصل کے گھر میں خودی کے ساتھ نہیں پانے کا راہ
آپ سے[1] ہی تو اولاً خالی ہو تب یوسف کوں چاہ

جان میری پر سزا[2] ہے جو کہ گذرے ہے عذاب
یار سیں[3] ہو کر جدا پھر زندگانی ہے گناہ

اک سیہ چشمی فقط کافی ہے پردے کے تئیں
کیوں ہوے ہو اس قدر تم جان سرتاپا سیاہ

یہ تمھاری سرکشی ہر دل کے تئیں افسوس ہے
جو ترے عشاق[4] ہیں پیارے سو کرتے ہیں کل آہ

چھپ کے ہم سیں بیٹھتے ہو غیر[5] سے بن بن کے تم
آج ہم نیں یے تمھاری ساخت دیکھی واہ واہ

لالچی معشوق یے بے شرم ہیں چکنے گھڑے
آبرو جا کر کنوئیں میں گم یے ان سب کوں چاہ

(۵)

بولوں ہوں جب کبھی کہ میں اس گلبدن کے ساتھ
نکلے ہے جی ادب سیں مرے ہر سخن کے ساتھ

تنہا پلنگ پے رات یہ مزا[6] ہے جان لے
سونا وہی جو ہوے کسی سیم تن کے ساتھ

تلک چاشنی ضرور ہے شیریں میں ترش کی
دے ہے مزا مٹھائی تلک بانکپن کے ساتھ

لوگوں کے بیچ وہ گویا دانتوں میں جیبھ[7] ہے
دشمن ہیں ہر طرف سیں سب اہل سخن کے ساتھ

۱۔ وصل سے آوارہ خالی ہووے تو (د) ۴۔ عاشق ۷۔ جو کچھ (د) کچھ (ک)
۲۔ سدا (د) ۵۔ غیر کے پہلو سے تم (د) ۔ مزا ہے جان لو (ک)
۳۔ بے روئی کے تئیں (د) ۶۔ سوتا ہوں (د) ۸۔ جیب (ک)

Marfat.com

معشوق ساتولا ہو تو کرتا ہے دل کوں پیار
کالے کی چاہ خلق[1] میں ظاہر ہے من کے ساتھ

ہم جی نثار کرنے کوں جاتے ہیں آبرو
دل میں کپٹ[2] رکھو نہ پیارے تمن کے ساتھ

(۶)

مکھ نے ترے کیا گل سیراب آئینہ خط نیں بہار سبزۂ شاداب آئینہ
سرتا قدم نیاز سیں دست دعا ہوا تیری بھواں کی دیکھ کے محراب آئینہ

(۷)

کرے گی شہر میں فتنا سجن خواہی نخواہی یہ
ترے آخر کوں سر کھینچے گی ظالم کجکلاہی یہ
ٹھہرتی نہیں کہیں ترے بدن پے چشم سرتاپا
ہوئی ہے حسن کے طوفاں میں کشتی کی تباہی یہ
جگت کے لالچی معشوق بے مفلس سیں نہیں ملتے
ہوئی ہے دھن سیں مانع ہمیں بے دستگاہی یہ
مقابل زلف کے بڑھتی ہے میرے بخت کی کالک
دیکھو سایے کے جوں کیا خوب چلتی ہے سیاہی یہ
بھڑک اٹھتی ہے دل کی آگ اس اغماض سیں پیارے
گویا بندوق کی رنجک ہے تیری کم نگاہی یہ
بگھولے بھی (دوائے حکم میں) ہیں اس پری رو کے
سلیماں نیں کہاں پائی تھی یارو بادشاہی یہ
وہ ظالم آ کے اپنے ہاتھ کے خنجر نیں کاٹے
برآوے آبرو کی جان کا مطلب الٰہی یہ

۱۔ پے (ک)
۲۔ تب می (د)
۳۔ نرکھیو (د)

Marfat.com

(۸)

بڑھے ہے دن بدن تجھ مکھ کی تاب آہستہ آہستہ
کہ جوں کر گرم ہوے آفتاب آہستہ آہستہ
کیا خط نیں ترے مکھ کوں خراب آہستہ آہستہ
گہن جوں ماہ کوں لیتا ہے داب آہستہ آہستہ
لگا ہے آپ سیں اے جاں ترے عاشق کا دل رہ
کرے ہے مست کوں بے خود شراب آہستہ آہستہ
دل عاشق کا کلی کی طرح کھلتا جاے خوش ہو ہو
ادا سیں جب کبھی کھولے نقاب آہستہ آہستہ
لگا ہے آبرو مجھ کوں دلی کا خوب یہ مصرا
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

۹

کیوں ملامت اس قدر کرتے ہو بے حاصل ہے یہ
لگ چکا اب چھوٹنا مشکل ہے اس کا دل ہے یہ
بے قراری سیں نہ کر ظالم ہمارے دل کوں منع
کیوں نہ تڑپھے خاک و خوں میں اس قدر بسمل ہے یہ
عشق کوں مجنوں کے افلاطوں سمجھ سکتا نہیں
گو کہ سمجھاوے پہ سمجھے گا نہیں عاقل ہے یہ
کون سمجھاوے مرے دل کوں کوئی منصف نہیں
غیر حق کو چاہتا ہے کیوں ایتا باطل ہے یہ
کون ہے انساں کا کوئی دوست ایسا جو کہے
موت اس کی فکر میں لاگی ہے اور غافل ہے یہ

۱۔ خورشید سے مکھ کو خراب آخر (د)
۲۔ دل عاشق کلی کی طرح (د)
۳۔ سے (د)
۴۔ کوں (د)
۵۔ سمجھ سکتا ہے جان (د) گو کہ سمجھاوے پہ سمجھے گا نہیں
۶۔ جانتا ہے (د)

Marfat.com

عاشقی کے فن میں ہے دل سیں جھگڑنا ہے حساب
کچھ نہیں باقی رکھا اس علم میں فاضل ہے یہ
ہم تو کہتے تھے کہ پھر پانے کے نہیں جانے نہ دو
اب گئے پر آبرو پھر پائیے مشکل ہے یہ

(۱۰)

چونکنا سا رات کیوں سوتا ہے اس کے پاس کہہ
(چوکنا سا) کیا ہے تیرے دل میں جاں عاشق سبکتی دسو اس کہہ
فی الحقیقت یہ نخیل انساں نہیں خناس کہہ
آدمی کی شکل ہے ظاہر میں تو کتا س کہہ
دل کوں میرے کر کے لٹو پھر گئے تم اس طرح
کھیل لڑکوں کا کیا تم سیں رہے کیا آس کہہ
آبرو بندا ہے تیرا فضل اس پر کیوں نہ ہو
غیر کوں مانع ہوا ہے یہ خدا نشناس کہہ

(۱۱)

تاب ہے کس کی کہ لاوے روبرو تجھ منھ کے منھ
پھاٹتی ہے صبح کی تجھ منھ کے آگے پیلی پھوہ
بوالہوس کوں چھونے مت دے تو اپنی زلف کوں
(پہلی)
وہ جو کہتا ہے کہ میں گوندھوں ہوں گٹھن کھا ہے گہہ
توڑتے ہیں رشک سیں اس پنجۂ مژگان کے
ماہِ نو سیتی جگر کے بیچ ہیں افلاک نہہ
ادعا تھا جن بتاں کوں ہمسری کا تیرے سات
لے رہے سب دیکھ آئینے کوں اپنا منھ سا منہ

۱۔ پھرا اینا (د) دل جا (ک)
۲۔ جو سنے (د)
۳۔ ہوگئیں کہانا ہے کہ (ک)
۴۔ ہمسری کا جن بتاں کوں (ک)

Marfat.com

بے ستوں سیں کم نہیں کچھ یار کے غم کا پہاڑ
آبرو فرہاد کے جوں اپنے تو سیتے کوہ کہہ

(۱۲)

اے مجرّد ڈوب مت رنڈی سیں مشکل ہے نباہ
جھوٹھ نہیں میں راست کہتا ہوں کہ اک رنڈی ہے ماہ
میرزائی سیں ہوئے نامرد دلی کے امیر
ناز کے مارے پھری جاتی ہے مژگاں کی سپاہ
کیوں کہ ٹھہراوے سفر کی محنتوں کے بیچ حسن
چاند ہو تو اس کے تئیں تاریک کر ڈالے ہے راہ
چونک کر مستی سیتی پیتا ہے میرا خون گرم
شب کوں ہو ہے سوتے سیں جاگ کے قہوے کی چاہ

(۱۳)

قول دے پاس آ پھر آخر کوں اُلٹھاتا ہے وہ
داؤ(ں) میں میرے کسی حکمت سیں نہیں آتا ہے وہ
اب تلک مکتب میں مشغول الف با تا ہے وہ
پر سبھوں سیتی سبق باتوں میں لے جاتا ہے وہ
بے قراری کوں ہماری خوب بتلاتا ہے وہ
دل کوں میرے قطرۂ سیماب ٹھہراتا ہے وہ
جو کہ میں بولوں سو ٹی وہ بول اٹھے طوطی کی طرح
حرف میرا آئینہ کرتا ہے جو پاتا ہے وہ
دل رُبا میرا اگر خورشید تاباں نہیں تو کیوں
رات کوں چھپتا ہے جا اور دن کوں پھر آتا ہے وہ
کیوں بنا دے میرے کہنے سیں تل اپنے گال پر
بات سن کر کے کسی منھ پر نہیں لاتا ہے وہ
جی کے ڈر سیں بوالہوس کا پاؤں پڑ سکتا نہیں

Marfat.com

عاشقی کی راہ میں[1] دل گو کے دوڑاتا ہے وہ
کھکھلاکر پھول غنچے کی طرح جاتا ہے موند
بے تکلف ہنس کے جب عاشق سیں شرماتا ہے وہ
آبرو کے ڈر کے مارے غیر سیں مجبوب ہے
پر ادا و ناز کے چاؤں سیں اکلاتا ہے وہ

متفرقہ

سرد مہری کیوں نہ برسے دل سیں تیرے خواہ مخواہ
تو ہے مہ رویاں میں پیارے موسم سرما کا ماہ

رقیب زہر کے سے گھونٹ پی رہے کڑ دے
جبھی کرم کی کری تم نیں ہم پے نیم نگاہ

دیکھو یہ دختر زر کتنی ہے شوخ دیدہ
[2] دونی چڑھی سراد پہ جوں جوں ہوئی رسیدہ
اب تو سجا ہے جاما اس شوخ نیں چکن کا
کیونکر رہے نہ ہم سیں وہ سرو قد کشیدہ

زلف رسا کوں کہہ کے[3] کنوئیں سیں گرے کوں کاڈھ
آج آبرو دیے غم سیں زخ کے پڑے ہیں گاڈھ

رہے عاشق ہمیشہ کیوں نہ زخمی کی طرح خستہ
گر اس کے دل میں ہے شمشیر تجھ ابرو کوں[4] پیوستہ

---

۱ - گر دل کوں دوڑاتا ہے وہ (ک)
۲ - دونی چڑھی (ن)
۳ - کوے (ک)
۴ - کی (د) و (ک)

Marfat.com

ردیف ی

(۱)

رستم اس مرد کی کھاتے ہیں قسم زوروں کی
تاب لاتا ہے جو کوئی عشق کے جھکجوروں کی
قدرداں حسن کے کہتے ہیں اسے دل مردا
سانورے چھوڑ کے جو چاہ کرے گوروں کی
گانٹھ کاٹی ہے مرے دل کی تری الکھیوں[1] نے
دو ملک نہیں[2] یہ کترنی ہے مگر چوروں کی
لب شیریں پے سر سجن کے نہیں خط سیاہ
ڈار ٹوٹی ہے مٹھائی پے شکر خوروں کی
جل کے سورج میں ہوے خط شعاعی شعلے[3]
دیکھ انکھیوں میں[4] جھلک لال ترے ڈوروں کی
قادری جبکہ سجی[5] بر میں سجن بوٹے دار
عقل چکر میں[6] پڑی دیکھ کے چھب موروں کی
آبرو کوں نہیں کم ظرف کی صحبت کا دماغ
کس کوں برداشت ہے ہر قت کے نکتوروں کی

(۲)

کامل تمن کے ناحق پیارے جو ہم سیں اکڑی
کچھ سر (بہ) بوجھتی نہیں دلورکب سیں پکڑی

۱۔ انکھیاں نے (د)
۲۔ ہے کترنی (د) و (ک) کترنی ہے مگر
۳۔ شعلہ (د)
۴۔ میں تری لال جھمک ٹوروں کی (د)
۵۔ بنی جبکہ سجن بوٹی دار (د)
۶۔ جھگڑے (د)
۷۔ ناحق کے یہ (د)

Marfat.com

کیوں کر کے حیلہ جوئی جالا ہمن کے دل کوں
شاید سکھاوتا ہے یہ سب رقیب مکڑی
لڑکوں میں کھیلتے تم جب سیں ادھر ہو نکلے
لٹو ہوئی ہے تب سیں یہ عاشقاں کی چکڑی
نالے نیں[1] اب ہمارے کاٹے ہیں کوہ سارے
اس تیغ نیں پیارے پتھر کیا ہے ککڑی

(۳)

چنچلاہٹ میں تو[2] ممولا ہے — جھلجھلاہٹ میں در ا مولا ہے
دیکھ تجھ مکھ کوں یوں چھپے یوسف[3] — جوں کبوتر کنوئیں میں کولا ہے
سیر کرتا ہوں بیٹھ کر اس بیچ — دل ہمارا اڑن کھٹولا ہے
سرو سیں قد ہے یار کا موزوں — میں نے میزان لیں کے تولا ہے
سرد مہری سیں بے وفا کا حال[4] — ہے خنک اس قدر کہ اولا ہے
جان کر کے انجان ہوتا ہے — تم نہ جانو کہ جان بھولا ہے
ہم سوں سب ملکہو مبارک باد — کہ ٹک اک ہنس آج بولا ہے
آبروہائے کیوں گلے نہ لگا
میرے دل میں یہی ملولا ہے

(۴)

آؤنے کی خبر قیامت ہے — آوتا ہے اگر قیامت ہے
عالم دل ہوا ہے زیر و زبر — خوش نین کی نظر قیامت ہے
شور برپا ہوا ہے آدسوں — خوش قداں کا گذر قیامت ہے
پڑی ملک عدم میں بے تابی — خوش ادا کی کمر قیامت ہے
ہجر ہر چند غم سیں مرتا ہے — وصل اس کے سوں ڈر قیامت ہے

۱۔ نالے نیں ہم ہمارے (ک)
۲۔ توں (ک)
۳۔ جنی تعریف (د)
۴۔ سرد مہری سے بے نوا (د)
۵۔ دل (ک)

Marfat.com

اقربا اصدقا گئے سب بھول عشق تیرا مگر قیامت ہے
شور ہے اس کی اشک باری کا
آبرو چشم تر قیامت ہے

(۵)

برمیں سجن کے قادری ازبس کہ تنگ ہے
غنچے کے دل میں رشک سیں خوں جائے رنگ ہے
تجھ لب کے خط سبز کی جب سیں سنی ہے بات
بزم شراب تب سیتی اے شوخ بھنگ ہے
زلف سیاہ، ابروئے کج، خط سبز رنگ
ہر ایک کافری میں نرالا فرنگ ہے
افلاس سیں نہیں ہے جگر بیچ جس کے آہ
وہ دردمند بحر میں غم کے نہنگ ہے
شکوا رقیب کا نہ کر در مزشوق کے
کیونکر سمجھ سکے وہ کٹھن ..... دنگ ہے
مطرب نیں بس میں سنگدلاں کو کیا ہے آج
لینے کوں قلب گھر کے پکڑنے سرنگ ہے
تیری گلی کی خاک کوں کر آبرو بھبوت
اودھوت خاکسار مثال ملنگ ہے

(۶)

کیوں بند سب کھلے ہیں کیوں چیر اٹیلا ہے
کیا قتل کوں ہمارے اب ٹھاٹھ یوں ٹھٹھا ہے

۱۔ سے (د)
۲۔ افلاس سے نہیں ہے جگر (ک)
۳۔ (د) میں نہیں ہے
۴۔ کفن غولے دنک ہے (ک)
۵۔ کہونے کے پکڑے یہ رنگ ہے (د)
۶۔ مگر یہ سرنگ (ک)
۷۔ ملنگ (ک)
۸۔ ٹھاٹ (د)

Marfat.com

اس وقت میں پیارے ہم کوں شراب دیجے
دیکھو تو کیا ہوا ہے دیکھو تو کیا گھٹا ہے

برہن کے نین رو رو جوگی برن ہوئے ہیں
کاجر بھبھوت، انجھو مالا، پلک جٹا ہے

خواہ لاٹھیوں سیں مارو خواہ خاک میں لتھاڑو[1]
عاشق کا دل پیارے چوگان کا بٹا ہے

لب کوں انکھیوں کوں مکھ کوں کوں کمر کوں قد کوں
ان سب کو چاہتا ہے ٹکڑے ہو دل بٹا ہے

سامان عیش ہم کوں اسباب غم ہوئے ہیں
خون جگر ہے صہبا بخت سیہ گھٹا ہے

کیا رنگ ہے تمھارے رخسار کا سجن
جس پر نظر کرے سیں گل کا جگر پھٹا ہے

عاشق کی آبرو ہے خواری میں جان دینا
نامرد وہ کہاوے جو عشق سیں ہٹا ہے

(۷)

دنوں[2] کی آرزو دل ہیں مری ہے — تغافل سیں ہماری دادری ہے
پھنسے ہیں اس قدر تجھ زلف میں دل — کہ ہر ہر تار موتی کی لڑی ہے
تماشا دیکھ کر اشک آتشیں سوں[4] — ہماری چشم رشک پھولجھڑی ہے
ترا قد آج خوبی میں علم ہے — تجھے خوش قامتا کی سروری ہے
نہیں سنتا کوئی احوال میرا — لبالب دل منیں حسرت بھری ہے
نہ دل چھوڑا نہ دیں تس پر تغافل — کسی نیں بھی کسی سیں یوں کری ہے
دوانا ہوں تو یارو آپ[5] کوں ہوں — کسی کے تئیں ہماری کیا پڑی ہے

۱۔ لتاڑو (ک)
۲۔ ابروکوں اور قدکوں (د)
۳۔ یہ دل کی آرزو دل میں بھری ہے (د)
۴۔ تماشا کر کہ آہ آتشیں سہوں (د)
۵۔ یارو آپ (ک)

Marfat.com

خردسوں آبرو کی بوجھ یہ بات
اٹھانا بوجھ دنیا کا خری ہے

(۸)

تم سیں کوں جس کا دل کہ پیار کرے
دل پے وہ جان کوں نثار کرے

موسم گل ہو جان فصل خزاں
باغ میں تو اگر گذار کرے

سوز دل دیکھ داغ جل جاوے
نے فغاں سن مرا پکار کرے

دل پیاسا ہے زخم کا کہنا
تیغ کوں خوب آب دار کرے

دل پھڑکتا ہے دیکھنے کے تئیں
دیکھیے کب خدا دو چار کرے

کیا عجب ہے اسی کا بندا ہوں
گر خدا اس سیں مجھ کوں یار کرے

قدکا میں آشنا ہوں طوفاں ہے
آبرو کوں کہو کنار کرے

(۹)

لب ترا جب حکیم ہوتا ہے
شافی ہر سقیم ہوتا ہے

تیر قامت سیتی خجل ہو الف
سرنگوں مثل میم ہوتا ہے

کچھ باتاں میں تجھ بھواں کی ادا
دل ہمارا دو نیم ہوتا ہے

خال لازم ہے گرد خط بیچ
بے نقط کیونکہ جیم ہوتا ہے

دل یو جنت سیتی سفر کر کر
تجھ گلی کا مقیم ہوتا ہے

کب مقابل نمک جھمک نیں پیا
روپ تیرے کا سیم ہوتا ہے

۱۔ آکر توں (د)
۲۔ تو (ک)
۳۔ مل جاوے (د)
۴۔ نین (د)
۵۔ قہر کا آشنا ہوں (د) قدکا میں آشنا ہوں (ک)
۶۔ گرد خط کے بیچ (د)
۷۔ تیری قامت سیتی (ک)
۸۔ طوفاں (د)
۹۔ لگا (د)
۱۰۔ گرد خطا کے بیچ (د)
۱۱۔ کیا (د)
۱۲۔ تیروں کا سیم (د)

Marfat.com

گو کہ اس میں بھی سخت ہو احوال سنگ دل کب رحیم ہوتا ہے
بے کسی دل کوں آبرو ہے تمام
قیمتی دُر یتیم ہوتا ہے

(۱۰)

ہنسیں کھل کھل سنے بے درد جب[1] لے غریبوں کے
چمن کے پھول ہی دشمن ہیں یارو عندلیبوں کے
نہ پہنچا یا کبھی اس کے تئیں اس پاؤں لگ ہرگز
گلہ منداس قدر کیوں کر نہ ہوں ہم ان نصیبوں[2] کے
تمھارے سبزۂ خط اور لب شیریں کے عاشق سب[3]
محلہ دار ہیں پان اور مٹھائی کے دریبوں کے
دوائیں سب لیے پھرتے ہیں غم کے دور ہونے کی
نہ ہوں کہہ کیونکہ دشمن درد مند عاشق طبیبوں کے
کہا[4] تے تھے جگت میں آبرو دے تو پڑے سرکش
کہو کیونکر ہوا اب اس قدر بس میں رقیبوں کے

(۱۱)

زنانوں کے ہر اک[5] کھٹکے میں خوش وقتی نرالی ہے
جو دستک ہے سو دل کے قفل کوں گویا کہ تالی ہے
کلنکی کے برابر عیب ہو ہے خوب کوں کہنا
ترے گالوں کوں کہیے چاند تو گویا کہ گالی ہے
ترے چینی سے رخساروں آگے ٹھگرا سا لگتا ہے
اگرچہ آئینے (ٹھیکرا)[6] میں مصقلا کر کے صفالی ہے

۱۔ حب (د) ۴۔ سب عاشق (د)
۲۔ بے (ک) ۵۔ کہا تا تھا (ک)
۳۔ ہم نصیبوں کے (د) ۶۔ ہر یک منڈل میں (د)

Marfat.com

وہ سادہ رو کہ جس کے منھ اوپر ایک تل نہ ہو ہرگز[1]
وہ شب چاندوں کی گنتی ہیچ گو یا چاند خالی ہے

(۱۲)

پھرے ہے مست اکڑ تا لا ابالی
ہوا بانکا سج اب اور ہی بکالی

زبانی ہے شجاعت ان سبھوں کی[2]
امیر اس جگ کے ہیں سب شیر قالی

جو لے خود ہیں تری چشم سیہ کے
وے نہیں پیتے شراب پرتگالی

نہیں کرتا کسی سیں گرم جوشی
سجن میرا پنٹ ہے لا ابالی

نہ پوچھو مجھ سیں نعمت خاں کی تشریف[3]
بیاں کرنے کے رتبے سیں[4] ہے عالی

سویدا کی طرح ہر دل[5] میں ہے
کوئی اس تل کے نہیں سودا سے[6] خالی

کیا مکتب سیں آ اخون آ برد کا
یہی کچھ تم نے ملاں[7] کی دعا لی

(۱۳)

پانی پت آج چھوڑ جوگیو تم چلے[8]
تو راہ[9] بیچ جائیو جانی سنبھال کے

تیری نگاہ تیر کی پیکان ہے صنم
تم دیکھ دیکھ زخم لگاتے ہو بھال کے

(۱۴)

تم کوں نہیں سکتا ہے پیارے جان کوئی
جان ہو کیوں کر سکے پہچان کوئی

کون ہے جی لاؤں اپے قربان کروں
ایک دم کوں لا ملا دے آن کوئی

۱۔ نہیں ہرگز (ک)
۲۔ سبوں کے (د)
۳۔ میں (د) رتبے سے کے
۴۔ منیں (ک)
۵۔ سودے سے خالی (د)
۶۔ اخوند (د)
۷۔ یہی ملا کی کیا تم نیں (ک)
۸۔ ملا (د)
۹۔ راہی (د)

Marfat.com

دوسرا ایسا نہیں اے مہربان
لطف اور خوبی میں[1] ہے انسان کوئی

آبرو کے شوق کی لہروں میں بوجھ
یار اس کا ہوئے گا طوفاں کوئی

(۱۵)

زلف کے عقدے کھلے اب اور بھی مشکل ہوئی
دل کے اوپر[2] یہ نئے سر سے بلا نازل ہوئی
اب تو مرتا تھا تغافل سیں قسم تیری سجن
مہربانی تک بھلے وقت آن[3] کے شامل ہوئی
سر سے پاؤں لگ کھلی دیکھی تری[4] زلف دراز
اب سر نو عمر تیئں دل کی طلب کامل ہوئی
آب ہوں خجلت سیں اپنا عکس دیکھا دوسرا
کیا دوئی سیتی مجھے شرمندگی حاصل ہوئی
سب خزانا کھو کے بیٹھا کھنگ[6] ہو تحویل دار
جو کہ باقی تھی سو سب سرکار میں داخل ہوئی
بیٹھنا دنگل منیں[1] کرتی ہیں انکھیوں سے قبول
سلسلے میں تاک کی دختر بڑی قابل ہوئی

(۱۶)

شہر میں تھے خوار و خستہ کوچہ و بازار کے
بے جو سودائی ہیں تیری دشت میں[5] فتار کے
بے خودی کی راہ میں کچھ حکم کی حاجت نہیں
آپ سیں جاتا ہوں اپنے شوق میں[5] لدار کے

۱۔ منیں (س)　　۴۔ دیکھی ہے میں (د)
۲۔ اب (د)　　۵۔ اپنے میں (د)
۳۔ آئے کے (د)　　۶۔ کھک (د)

Marfat.com

(۱۷)

دیکھو تو جان تم کوں مناتے ہیں کب سیتی
بولو خدا کے واسطے ٹک لال لب سیتی

مکھڑا ترا ہے جان یہ اچرج طرح کا چاند
روزانہ اور خوب جھلکتا ہے شب سیتی

زلفاں کوں کہہ کہ دل کوں کریں آپ میں سیں دور
یہ پیچ و تاب ان کوں ہے اس کے تعب سیتی

دست سلام سر کے اوپر نقش پا ہے اب
ہر چند خاک راہ ہوا ہوں ادب سیتی

پانی میں ڈوب آگ میں جل کر مرد پے ایک
عاشق نہ ہو پکار کے کہتا ہوں سب سیتی

ہر جائیو ہر ایک سیں لالچ نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلا کسب سیتی

باندھا ہے برگ تاک کا کیوں سر پے سہرا
کیا آبرو کا بیاہ ہے بنت العنب سیتی

(۱۸)

مقتل سنیں کھڑے تھے کھڑنے اور پڑے ہوئے
سب سیں جب آ کے تیغ پڑی ہم سرے ہوئے

جو دیکھنے کوں غیر کے پیارے گئے نہ تھے
تو کیوں ہیں آج چشم تمھارے بھرے ہوئے

انکھیوں کی راہ دیکھ کے نکلے جو دل کا حال
تڑپے سرشک خاک کے اوپر گرے ہوئے

۱۔ روشن یہ خوب ماہ (د)
۲۔ آپہی سیں (د)
۳۔ ترے (د)
۴۔ ہر جائی ہو ہر ایک سیں مت (د)
۵۔ باندا (د)؛ اون (د)

Marfat.com

(۱۹)

کیوں بلائی بھیڑ میں ہم سیں یہ نادانی ہوئی
دختر رز شرم سیں مجلس میں آپانی ہوئی
میں عبث مرتا ہوں کچھ مرنا بھی اب درکار ہیں
جی دیئے ہوتا ہے کیا جب دوستی جانی ہوئی

(۲۰)

کیا بری طرح بھوں مٹکتی ہے — کہ مرے دل میں آ کھٹکتی ہے
زلف کی شان مکھ اوپر دیکھو — کہ گویا عرش میں لٹکتی ہے
اب ملک گرچہ مر گیا فرہاد — روح پتھر سیں سر پٹکتی ہے
دل کبابوں میں کون کچا ہے — عشق کی آگ کیوں چٹکتی ہے

آبرو جا پہنچ کہ پیا سی زلف
ناگنی کی طرح بھٹکتی ہے

(۲۱)

شوق کی گرمی ہے دونوں اور دل کی لاگ ہے
غیر سیں کہہ بیچ میں مت آ جلے گا آگ ہے
زلف تیری کہ ہر یک حلقے میں ہے اجگر کا کام
ہر بھنور کے بیچ اس کالندری کے ناگ ہے

(۲۲)

مت دیکھ اس طرح سین انکھیاں بنا کے ڈھیلی
لپٹتی ہے جان پیارے چیتون تیری لجیلی
مردنگ زعفرانی کرتی ہے ارغوانی
ہوتا ہے لال جن میں شیشی تمام پیلی

۱۔ بے طرح کیا یہ بھوں (د) دل میں عاشق کے جا (د)
۲۔ عشق بازی میں کون ہے کچا (د) آتش عشق یوں (د)
۳۔ اثر کر (ک)

Marfat.com

راوت نین تن کے بانکیت نہیں تو کیا ہیں
جھوٹے نگہ تیں مل یہ بانک کیسے کیلی

(۲۳)

مجلس میں شمع آکر جلتی جو ہے ستی سی
مردوں کوں پیار اپنا دکھلاتی ہے جیبھی سی
ہر رات تجھ درس سیں ہوتی ہیں رنگ راتی
کچھ تو مرے نین کی جاگ ہے اب رتی سی
حلقے کے بیچ موتی جلنے لگے دیے سے
پیارے دہن ہیں تیرے جھمکے تبھی بتی سی

(۲۴)

جان اے جیوں کے دشمن ہوتے ہیں ہم کوں مرنے
ہنس ہنس کے لیے تمہارے جھک جھک سلام کرنے
زلفاں کے تیئں خوشامد افسوں ہوئی ہے یارو
دشنے سیں رہ گئے ہیں جب سیں کہ ناگ ہرنے

(۲۵)

کیا سرخ چھپے ہیں تجھ انگلیوں کے پورے
اے شوخ کس جگر میں یہ اس طرح جھورے
کاری نین تمہارے کیا بہکہ پھرے ہیں ظالم
گویا کہ تیئے دہن ہیں دو ناگ کے کٹورے
آخر کوں بوالہوس نیں سر بار غم تیں کھینچا
نام عاشقی کے یارو سب ان گدھے نیں بورے

۱۔ راتی (ک) ایک راتی (د)
۲۔ حلقے (د) بیتی (د) (ک) میں اس شعر پر مرہے
۳۔ چھورے (ک)
۴۔ بجھے

Marfat.com

تم سانورے اداسیں بیٹھے ہو میشکر سے
گورے تن کے آگے پھیکے لگے اکورے

کیوں آبرو نہ پیوے اے جان خون غم کا
مدت کے نبہہ تم نیں سوگند کھا کے توڑے

(۲۶)

چبائے پان کیوں اور ہی کسو کے — مگر پیاسے تھے تم میرے لہو کے
گئے اب غائبانہ بھول ہم کوں — سجن کے پیار تھے سب رو برو کے
سجی جب قادری اس نازنیں نے — بدن پر نقش اٹھ آے اتو کے
چلے منھ موڑ جب تیری گلی سیں — گھٹا آرام و بے کل ہو کے کو کے
گیا عذر اب نہ ملنے کا خطا کا — سجن سیں جو کہ جھگڑے تھے سو جو کے

سخن یکرنگ کا سب گانٹھ باندھو
کہ وے گوہر ہیں نجر آبرو کے

(۲۷)

دل کوں کمند تیرا ہر بال ہے پیارے — زلفیں سنی جی کلنا جنجال ہے پیارے
یہ دل سیاہ طالع اٹکا ہے جا ہمارا — خورشید سے مکھ اوپر یا خال ہے پیارے
کیوں سرزمیں پے دل کی اب نزلے پڑے ہیں — حرکت تجھ ابرواں کی بھونچال ہے پیارے
یہ پردہ شفق میں خورشید خاوری ہے — یا لال مکھ پے تیرے یہ شال ہے ہمارے
انکھیاں اگر ملاؤ تو جی کوں ہو بھروسا — مقصود کے دوں کی یہ فال ہے پیارے

۱۔ پہنی (د)
۲۔ تب (د)
۳۔ سے (د)
۴۔ کیا (د) ملنے کے (د)
۵۔ کی (دک)
۶۔ تجھے جھگڑے (دک)
۷۔ بے (دک)
۸۔ یہ (دک)
۹۔ ہیں (د)
۱۰۔ یا (د)
۱۱۔ سر پہ تیری (د)
۱۲۔ دل کوں ہو (دک)

Marfat.com

یوں آبرو سیں[1] دل کوں تم سخت جو کیا ہے
کچھ جانتے ہو اس کا کیا حال ہے پیارے

(۲۸)

یوں[2] بے وفا ہوا توں اے سرخ چیرے والے
ہم کوں پڑے ہیں تیرے اب دیکھنے کے لالے

اوپر کے دل سیں تم یوں سر سے چھڑاوتے ہو
(چڑھاوتے)
کیا بیچ ہے کہ پیارے دیتے ہو ہم کوں بالے

دے خاص پرورش تم ہمنا کے کیوں نہ بھولو
جب عام کے پڑے ہو یوں جاے کر کے پالے

روٹھا ہوں دل سیں میں بھی نہیں بولنے کا ہرگز
اک بات رہ گئی ہے[3] ٹک دوڑ اسے بلالے

ضد دیکھ کر تمھاری اے بے وفا ہٹا ہے[4]
عاشق نے ہار مانی اب تو گلے لگا لے

جو چھوڑ آبرو کوں جاتے ہی ہو تو جاؤ
ہم نے بھی اب خدا کے تم کوں کیا حوالے

(۲۹)

دل کوں تڑپ[6] ہے آج جدائی سیں یار کی
انکھیاں اوپر پڑی[7] ہے بپت انتظار کی

دونا بڑھا[8] جنون[9] لگی انجھواں کی جھڑ
توں جوں جوں امنڈ گھٹا نیں[10] جنگل میں بہار کی

۱۔ سے (د)
۲۔ کیوں (د)
۳۔ ہوگئی ہے اب (د)
۴۔ پھنسا ہے (د)
۵۔ کیے (د)
۶۔ میں (د)
۷۔ بپت ہے مجھ اس انتظار (د)
۸۔ ہوا جنوں کے لگی (د)
۹۔ د (ک)
۱۰۔ گھٹا امنڈ کے اٹھی (د)

Marfat.com

یارو کوئی کہے کہ کبھی یوں بھی ہوے گا
باتیں کریں گے بیٹھ کے آپس میں پیار کی
ہے دردِ سر تمام کہوں کیا شراب دے
ساقی نہ پوچھ مجھ کوں حقیقت خمار کی
ہوتی نہیں ہے پیار سیں سیدھی کبھی نگاہ[1]
تس پر ہے آرزو مجھے بوس و کنار کی
دلی میں درد دل کوں کوئی پوچھتا نہیں
مجھ کوں قسم ہے خواجہ قطب کے مزار کی
دشمن ہوے ہیں لوگ سجن آبرو کے سب
یہ بات آ بنی ہے ترے دوستدار کی

(۳۰)

آتش میں عشق کی ہے ہم کوں فراغ ادھی
جوئیں[2] ہیں خلیل تن کا ہوتا ہے باغ ادھی
دیدار کی شراب پیتے ہیں چشم سیں[3]
مستوں کا ہے درس کے یارو ایاغ ادھی
نقش قدم کے جا کے سر کا نشان ڈھونڈھو
یہ راہ دل ہے اس کا ہوے[4] سراغ ادھی
ہر دن کسی نے دیں[5] ملتا ہے گرم جا کر
ہر روز مجھ کوں ظالم دیتا ہے داغ ادھی
جو کچھ کہو گے تس سیں بڑھ آبرو کہے گا
پیارے اٹھاوتے ہیں تیرا دماغ ادھی

۱۔ سیدھی نظر پیا سے ہوتی نہیں کبھی جی میں ہے آرزو ہیں بوس و کنار کی
۲۔ مرے (د) ۵۔ کے (د)
۳۔ جو ہے (د) تنکا ۶۔ سے ہوتا ہے (د)
۴۔ انکھیوں سے ہوتے ہیں (ک) ۷۔ اوٹھوں کے اندر (د)

Marfat.com

(۳۱)

سراسر جال کیا یکساں بنی ہے — ہنر میں صید کے کاکل گھنی ہے[1]
ہوئی ہے انتخاب جامہ زیباں — تمھاری چیں پیارے گن چنی ہے
اسے اسپند کروں کن گرم دیکھا — مرے پیارے کی دیہی گن گنی ہے

(۳۲)

بول کے ایک تان صاحب رائے — لے گیا کاڑھ جان صاحب رائے
جوئی دیکھے سوئی بچھڑ جاوے — حسن تیرے کی آن صاحب رائے
دب گئے سب جہان کے معشوق — دیکھ کر تیری شان صاحب رائے
تیری بھولی طرح لگے پیاری — جان ہو تم اجان صاحب رائے
لال گویا کلی ہے رنگ بھری — یہ تمھارا دہان صاحب رائے
ڈرتا ہوں تجھ کمر کے کہنے سیں — کہ نہ ہو جا زیان صاحب رائے
ہم نمانوں سیں یوں مٹھن مت کر — پیار کی بات مان صاحب رائے
بات باریک ہے کمر کی طرح — کیوں کے کیجے بیان صاحب رائے
آج کے دن ہے آبرو اس کوں — جس پے ہو مہربان صاحب رائے

آبرو اب کہو غلام حسن
کہ ہوا مسلمان صاحب رائے

(۳۳)

داڑھی نیں تیرے حسن کی خوبی[2] تمام کھوئی
گل نیں مگر چمن سیں[3] عزم سفر کیا ہے
گلشن کے بیچ شبنم کیوں اس طرح سیں[4] روئی

۱۔ گنی (ک) — ۳۔ کنبل (ک)
۲۔ یار تیری خوبی (د) — ۴۔ جو۔ مکھ (د)
ملنے کے یار تیری خوبی (د) — ۵۔ سے (د)
تیرے مکھ کی خوبی (د) — ۶۔ سے (د)

Marfat.com

کہنا سجن سیں قاصد کیونکر کہوں حقیقت
جب ان بکھی کتابت انکھیوں نیں یوں بھگوئی
بدرام ان دنوں میں ازبس کہ ہو گئے ہو
تیری گلی میں آکر پھرتا نہیں ہے کوئی
بیزار کیوں نہ ہو جا اب آ برو من سیں
معشوق پٹن کی تم نیں اوروں سکل ڈبوئی

(۳۴)

(ج) کچھ کچھ رقیب نیں کہتے سچ ہو گیا تو ہے
کہتا نہیں ہے منھ سیں پے کچھ انمنا تو ہے
جوہر نہیں کچھ اور تو دل میں صفا تو ہے
منھ کیوں چھپاوتے ہو سجن آئینا تو ہے
شاید کہ ہو رہے گا کبھی مہربان بھی
پیارے نیں شوق دل کا مرا اٹکلا تو ہے
یے لوگ بے حساب او کہتے ہیں اسکی بات
عاشق گلی میں یار کی جاکر گرا تو ہے
پھاندے کے بیچ غیب سیں آجا تو کیا عجب
دل آج اپنی گھات میں جاکر رگا تو ہے
ٹھٹھا کیا جو بات پے میری تو کیا ہوا
خندوں کا یہ ملاپ پیارے بُرا تو ہے
بیزار ہو گئے ہیں جو گورے ہمن سیں تب[۳]
بیزار سے ہوئے ہیں مرا سانولا تو ہے
ہرگز خط غبار کے سبزے سیں منھ نہ پھیر
گو بھنگ کے تلے میں مزا نہیں نشا تو ہے

۱۔ بن کے تم نیں نظروں سے مل بولی (د) ۳۔ سب (ک)
۲۔ یار کے اپنی گرا

Marfat.com

جو آبرو بر ابھی کہا تو بھلا کیا
زمرے میں عاشقاں کے ہمن کوں گنا تو ہے

(۳۵)

تمھارے لوگ کہتے ہیں کمر ہے — کہاں ہے کس طرح کی ہے کدھر ہے
لب شیریں چھپے نہیں رنگ پان ہے — نہاں منقار طوطی میں شکر ہے
کیا ہے بے خبر دونوں جہاں سیں — محبت کے نشے میں کیا اثر ہے
ترا مکھ دیکھ آئینا ہوا ہے — تحیر دل کوں میرے اس قدر ہے

تخلص آبرو بر جا ہے میرا
ہمیشہ اشک غم سیں چشم تر ہے

(۳۶)

تو لا تمھارے رنگ لباں ساتھ جس گھڑی
غنچے کا رنگ اڑ کے ہوا تب دھڑی دھڑی
ہیں بنگ کے نشے میں ہزاروں طرح کے رنگ
سب بوٹیوں کے بیچ مرصع ہے یہ جڑی

(۳۷)

دشمن جاں ہے تشنہ خوں ہے — شوخ گہے بانک ہے نکت بھوں ہے
تجھ کوں لیلیٰ بھی دیکھ مجنوں ہے — دل رباؤں کا دل ربا توں ہے
دل کے چھلنے کوں یہ لٹک چلنا — سحر ہے ٹوٹکا ہے افسوں ہے
خال مشکیں ہے لال لب ہا پر — یا مئے سرخ بیچ افیوں ہے
آن ہے درد کے ضعیفاں پر — آہ دل کی الف ہے قدنوں ہے
در گزر کر رقیب سیں اے دل — بے حیا ہے رجالا ہے دوں ہے

۱۔ ہے گی (د)
۲۔ سیں (ک)
۳۔ مجھ (د)
۴۔ نشا (د)
۵۔ بانکہ (ک)
۶۔ ہے (ک)
۷۔ رجالا (ک)

Marfat.com

دردسر کا علاج کیوں نہ کرے یار کا رنگ صندلی گوں ہے
شیخ خرقے میں جب مراقب ہو گربہ مسکین ہے مری جوں ہے

گر دفادار کش نہیں وہ شوخ
آبرو ساتھ دشمنی کیوں ہے

(۳۸)

ترا قد سرو سیں خوبی میں چڑھ ہے لٹک سنبل سیتی زلفاں سیں بڑھ ہے
حریفاں، نوجواں میرا سراپا ادا ہے ناز ہے سج ہے اکڑ ہے

(۳۹)

نالا ہمارے دا، کے غم کے گواہ بس ہے
۲ اپنے تئیں شہادت انگشت آہ بس ہے
ناقص تھی عاشقی کی تدبیر میں زلیخا
رکھنے کوں یوسفاں کے اک دل کی چاہ بس ہے
عاشق کی زندگی کوں اے جان دیدۂ دل
جو پیار سے دیکھے تو آدھی نگاہ بس ہے
شوخی و سرکشی میں کوئی ترے مقابل
دیکھا نہیں جگت میں اے کجکلاہ بس ہے
درکار نہیں زباں سیں کرنا بیان غم کا
اے آبرو ہمارا حال تباہ بس ہے

(۴۰)

نیٹ ماجرا یار و کڑا ہے مسافر دشمنوں میں آ پڑا ہے
رقیب اپنے اوپر ہوتے ہیں مغرور غلط جاناں ہے حق سب سیں بڑا ہے
جو وہ بولے سو ئی وہ بولتا ہے رقیب اب بھوت ہو کر سر چڑھا ہے
خدا حافظ ہے میرے دل کا یار و پتھر سیں جا کے یہ شیشا لڑا ہے

۱۔ صندلیں (ک) ۳۔ دل کا (ک)
۲۔ دینے کے تئیں ۴۔ بھڑا (ک)

Marfat.com

برنگ ماہی بے آب بس دن — سجن نیں دل ہمارا تڑپھڑا ہے
رقیباں کی نہیں فوجاں کا وسواس — ادھر سیں عاشقاں کا بھی دھڑا ہے
کرے کیا آبرو کیونکر ملن ہو
رقیباں کے صنم بس میں پڑا ہے

(۴۱)

جال میں جس کے شوق آئی ہے — اس کے دل کوں تڑپھ کما ہی ہے
جگ کے خوباں ہیں تجھ پے سب مفتوں — تن میں یوسف بھی ایک چاہی ہے
داغ سیں کیوں نہ دل اجالا ہو — چشم کی روشنی سیاہی ہے
اب تلک کھینچ کھینچ جور و جفا — ہر طرح دوستی نباہی ہے
طور کیا پوچھتے ہو کافر کا — شوخ ہے بانکہ ہے سپاہی ہے
ہاتھ میں کہربا کی سمرن دیکھ — رنگ عاشق کا آج کا ہی ہے
حال عاشق کا کیا بیان کیجے — خوار ہے خستہ ہے تباہی ہے
آبرو کیوں نہ ہو رہے خاموش
درد کہنے کی یاں سناہی ہے

(۴۲)

شاخ گل قد کوں ترے دیکھ کے مرجھائی ہے
سرو کوں چال تری باعث رسوائی ہے
نازنیں گل کے نمن آج نہ کھلائے سو کیوں
بوالہوس کی نظر اس مکھ کے اوپر چھائی ہے
سچ کہا تب سوں کمر بند ہوا تار نگاہ
وہ کمر موسی تری جب سیں نظر آئی ہے

۱۔ رقیبوں، فوجوں (دل دھڑا ہے (د)
۲۔ جسارت (د)
۳۔ جان میں جس کے شوق الٰہی ہے (ک)
۴۔ کر لے (ک)
۵۔ یہاں (ک)
۶۔ آ (د)

Marfat.com

دامن دشت کیا نقشِ قدم سوں پر گل
کس بہاراں کا یہ دیوانہ تماشائی ہے

عاشقِ شیفتہ دل کیونکے نہ ہو سرگرداں[1]
حُسن کی قدر کوں بوجھا نہیں ہرجائی ہے

[2] دل سوں عاشق کے ہے جب حسن کو معشوق کہ دیا
تب تو عارض میں صفاتل کوں سویدائی ہے

وار اور پار کے شہر اکوں بادے گا سب
گریہ کی آبرو کوں آج لہر آئی ہے

(۴۳)

سپارش سیں میرا سرکش پٹ بیزار ہوتا ہے
زیادہ ضد[3] پکڑ کر باعث آزار ہوتا ہے

رقیباں کے ستم دل میں کیے برداشت تب جانا
کہ دیوانہ بھی اپنے کام میں ہشیار ہوتا ہے

کرم فرما کہ تیرا نقش پا ہم خاکساروں کوں
چمن میں سربلندی کی گل دستار ہوتا ہے

تری شمشیرِ ابرو میں کیا ہے قتل عاشق کوں
جو اک بانکی ادا کرتے ہیں سو[6] اک وار ہوتا ہے

وہی رشتا کہ دانایاں کو ہے اسلام میں سبحہ
سو[7] رشتا گلے جا کفر کے زنار ہوتا ہے

تری تصویر پر نیرنگ کے معنی کو جو دیکھے (بوجھے)
سو[8] حیرت میں جا کر صورتِ دیوار ہوتا ہے

۱۔ ہووے گرداب (د)
۲۔ دل سے عشاق کے ہے عاشق کوں (د)
۳۔ ہی ۔ (د)
۴۔ خندہ کرنا (د)
۵۔ نقشِ پا تمھارا خاکساروں کو (د)
۶۔ سو (د) ۔ کی (د)
۷۔ گلے ہیں (د)

Marfat.com

جگر کا خون انکھیوں سیں اشک کی صورت پکڑ نکلا
صدف میں جا کے قطرا گوہر شہوار ہوتا ہے
کنار عشق کا گرداب ہے، اے آبرو مت ڈر
ہوا جو غرق اس دریا میں سو تُی پار ہوتا ہے

(۴۴)

عاشق کوں رات بیچ درس کا ظہور ہے
ظلمت کے بیچ زلف کے یہاں منھ کا نور ہے
ہر دم منیں قیامت دیگر ہے جلوہ گر
بجنا نہیں ہے نے کا مگر نفخ صور ہے

(۴۵)

وہی بوجھے ادا پیارے نگہ کے دل بے جانے کی
طرح دیکھی ہے جن انکھیوں سیں انکھیاں کے ملانے کی
چمن میں شمع کی مانند کلیاں گل ہوئیں بجھ بجھ
لباں سیں بات نکلی تھی تمارے پان کھانے کی
تمھیں آتی ہے انکھیاں پھیر جانے کی طرح جیسیں
ایسی آتی نہیں عاشق کوں اپنا دل پھرانے کی
رکھوں نقش قدم کیوں سر پے اپنے دل کی انکھیاں توں
نظر بھر جب کبھی دیکھوں لٹک تمنا کے آنے کی
فلاطوں بھی ہوا لیلیٰ وشاں کوں دیکھ کر مجنوں
دوانی ہوگئی یہاں عقل آ کر کے سیانے کی

(۴۶)

افسوس ہے کہ ہم کوں دلدار بھول جاوے
وہ شوق وہ محبت وہ پیار بھول جاوے
رستم تری انکھیوں کے آوے اگر مقابل
ابروکوں دیکھ تیری تروار[1] بھول جاوے

۱۔ تلوار (د)

Marfat.com

عارض کے آئینے پر تمنّا کے سبز خط
طوطی آکر جو دیکھے گفتار بھول جاوے
کیا شیخ کیا برہمن جب عاشقی میں آوے
تسبی کرے فراموش زنار بھول جاوے
یوں آبرو بناوے دل میں ہزار باتیں
جب روبرو ہو تیرے گفتار بھول جاوے

(۴۷)

کہو کہ ظالم شتاب آوے اتا کیوں غافل اٹک رہا ہے
نکل چلا تھا سو جی لباں پر درس کی خاطر ٹھٹک رہا ہے
رقیب نے جب سیں پاس دیکھا تمن کے اے جان دل ہمارا
تدہاں سوں مانند کرکٹے کے انکھیوں میں اس کی کھٹک رہا ہے
اگر جو چھوٹے تو گر کے پھوٹے وگرنہ چھوٹے تو قید ظالم
پڑا ہے دل پیچ میں ہمارا پکڑ کے گیسو لٹک رہا ہے
کمر نیں لب غدار گیسو یو ایک سیں ایک سب سرس ہیں
کدھر کدھر ہو سبھی کا عاشق یہ دل بچارا بھٹک رہا ہے
کلی چمن میں گلاب کی جوں شگفتہ ہو کر سدا کرے ہے
یوں دل خوشی میں برہ اگن میں سپند ہو کر چٹک رہا ہے
پکڑ کے شمشیر اب جو نکلو تو ہمکوں یہ عید ہو مبارک
کہ بوالہوس چھوڑ آبرو کوں تری گلی سیں سٹک رہا ہے

(۴۸)

بات سُن نیں کی طلب رکھتا ہے اور دل سیتی
ہم کوں کہتا ہے سخن لاکھ نہو روں سیتی

۱۔ نمناک (د)
۲۔ تسبیح (د) فراموش (د)
۳۔ روبرو ہووے تیرے تکرار (د)
۴۔ سننے کی (د)
۵۔ لگا ہے (د)

Marfat.com

چاند سے مکھ کوں ترے عیب ہوا ہے پیارے
کہ مجھے شوق پڑا آ کے چکوروں سیتی

(۴۹)

نمازی جوں اوّل انجھواں[2] کے پانی سوں وضو کیجے
تب اے خوش چشم تجھ محراب کوں ابرو کے[1] دیکھیے
کیا ہے چاک دل تیغ تغافل سیں تجھ انکھیوں نیں[3]
نگہ کے رشتہ[4] دسوزن سوں[5] پلکاں کے رفو کیجے
شکست پے یہ پے یوں خوش نما ہے دل کوں تنگی میں
کہ جوں سیمیں براں کی قادری اوپر اتو کیجے
نسیم باغ کے دم مارتے ہی یاد میں اس کی
بجائے غنچہ گل خوش دماغاں[6] دل کوں بو کیجے
بہ چشم و سر ترے آگے ہیں ساقی پیکشاں حاضر
انھوں کی چشم کوں پیمانہ و سر کوں سبو کیجے
تمھارے اے سجن مرتے ہیں مدت[7] سے تغافل سیں
ہمن پر بھی نظر تک مہربانی[9] کی کبھو کیجے
جہاں پیش از قیامت آبرو زیر و زبر ہو جا
اگر بے تاب ہو کر درد سیں ایک بار[10] ہو کیجے

(۵۰)

ہر وقت جس پری کا گھر میں مرے گذر ہے
شاید اسی پری کے دل کوں مری نظر ہے

۱۔ لگا ہے (د)
۲۔ آب خوں کے پانی (د)
۳۔ سیں (ک)
۴۔ رشتۂ دموزن (د)
۵۔ سے (د)
۶۔ خوش داں (ک)
۷۔ کہتے ہیں (د)
۸۔ سے (د)
۹۔ سوں (ک)
۱۰۔ یک بار (د)

Marfat.com

قد ہے نہال تیرا پیارے اگر ہمارے
تو برمنیں نہ آوے تو شاخ بے ثمر ہے

(۵۱)

نگہ تیری کا ایک زخمی نہ تنہا دل ہمارا ہے
جگت سارا تری اُن شوخ دو انکھیوں کا مارا ہے
ہوئے ہیں عاشقاں کی فوج میں ہم صاحب نوبت
بجایا آہ کے ڈنکے سیتی دل کا نقارا ہے
ہمارا دین و مذہب اے سجن تیری اطاعت ہے،
خدا کا کیوں نہ ہو بندا کہ جن تجھ کوں سنوارا ہے
بجھا اے بیوفا پانی نسوں اپنی مہربانی کے
دہکتا دل منیں میرے تیرے غم کا انگارا ہے
خجل ہو کر مری انجھواں کی جھڑ سیں اے پیارے ہو
ترپنا دیکھ کر دل کا ہمارا برق ہارا ہے
ہمیں تو رات دن دل سیں تمھاری یاد ہے پیارے
تمن نیں اس قدر پیارے ہمن کوں کیوں بسارا ہے
نظر کرنا کرم سیں آبرو پے تم کوں لازم ہے
کسی لائق نہیں تو کیا ہوا آخر تمھارا ہے

(۵۲)

دل کب آوارگی کو بھولا ہے — خاک اگر ہو گیا بگولا ہے
جب سے حالے حال تب ہویوں معلوم — دل یہ گویا گیند ہولا ہے
زلف میں تج آج خوش ہے کو دک دل — یو رسن حق میں اس کے جھولا ہے
دل مرا چاک چاک پنجرے جوں — کیوں نہ ہو دلربا ممولا ہے

۱۔ اے (د)
۲۔ نہ ہوں (ک)
۳۔ دہکتا ہے مرے دل میں (د)
۴۔ تڑپھنا (د)
۵۔ تھوں (ک) تو نے (د)
۶۔ گویا (ک)
۷۔ میں (ک)

Marfat.com

آبرو نامراد دل میرا
غم کے دریا وکا. بلو لا ہے

(۵۳)

اے خوش نما ترا قد پھولوں کی جوں چھڑی ہے
بر میں ترے چمن کے گلزار بکتری ہے
ناحق ہمارے جی کے پیچھے سوں[1] کیوں پڑی ہے
تو کاکل کوں کہہ سیہ دل یہ کون کافری ہے
گلرنگ قادری میں سیمیں بدن ہے تاباں
یا پردۂ شفق میں خورشید خاوری ہے
خوں خوار نیں لباں کوں پاں سے کیا ہے رنگیں
عاشق کے مارنے[2] کوں بنیاد یوں دھری ہے
قشقا تری بھواں سیں خوں ریز تر ہے ظالم
یہاں تیغ بے اماں پر نیزے[3] کو برتری ہے
ڈرتا ہوں جب سیں تیری دیکھی ہے سر دھری
نالے کوں میرے دل کے جوں بید تھرتھری ہے
اس قد دل ربا کے کرتا ہوں صف موزوں
اے آبرو تخلص میرا صنوبری ہے

(۵۴)

جو دل قطرہ ہو ڈوبا تھا بھنور میں زلف دلبر کے
گہر ہو کان میں دلبر کے سو آج مجھ کو لگا ہے
کتابت کا پہنچا آہ سیں میری ہوا مشکل
جلے جاتے ہیں گرمی سیں ہوا کی پر کبوتر کے

۱۔ سو (ک)
۲۔ مارنے کی (ک)
۳۔ نیزے (ک) کوں (ک)

Marfat.com

(۵۵)

زباں مجھ دل کی سوزش کا بیاں کرنے میں جل جاوے
زباں کیا حرف زن جوں شمع سرتا پا پگھل جاوے
کروں خاک عدم میں جبکہ در دل سوں بے تابی
برنگ زلزلہ ساری زمیں اس وقت چل جاوے
جدائی سوں اگر یہ حال ہے تو کچھ تعجب نہیں
مرے کیوں کہ نہ یار جس کے تن سوں جی نکل جاوے
ہوا ہے درد دل کا لا دوا یہاں لگ کے حسرت سوں
جو میرا حال دیکھے سو کف افسوس مل جاوے
طلب جوں کو دکاں کرتے ہیں طفلاں یوں مرے دل کوں
جہاں وہ شوخ ناداں دیکھ پاوے وہاں مچل جاوے
بہ کے پنجہ میں اے گرم رو لغزش سیں ڈر تارہ
اٹھے ہے برق جوں گر کر قدم جس کا پھسل جاوے
اگر اے آبرو دیکھے ہمارے شعر کوں گوہر
تو پانی ہو کے خجلت سوں برنگ ژالہ گل جاوے

(۵۶)

ہم نیں سن سنا ہے اس شوخ کے دہاں ہے
لیکن کبھو نہ دیکھا کیا ہے اور کہاں ہے
(کتنا)

۱۔ سے (د)
۲۔ زباں کیا حرف زن (ک)
۳۔ سے (د)
۴۔ تو تو عجب کیا ہے (د)
۵۔ کیونکر (ک) مرے کیونکر نہ جاوں جس کے (د)
۶۔ سے (د)
۷۔ وہ (ک) وہیں (د)
۸۔ نہیں (د)
۹۔ کے مضمون (ک)
۱۰۔ کا۔ (د)
۱۱۔ کیسا (ک)
۱۲۔ کیا ہیگا (د)

Marfat.com

ڈھونڈا ہزار تو بھی تیرا نشان نہ پایا
لشکر میں گلرخاں کے تیری مثل کہاں ہے

اب تشنگی کا روزا شاید کھلے ہمارا
شام و شفق سجن کا مسی و رنگ پاں ہے

دل میں کیا ہے دعوا انکھیاں ہوئی ہیں منکر
تیری کمر کا جھگڑا ان دو کے درمیاں ہے

رہتا ہوں اے پیارے قدموں تلے تمھارے
جس راہ آوتے ہو عاجز کا وہیں مکاں ہے

تجھ خط پشت لب میں تس کا سخن ہوا سبز
اس کی زباں دہن میں مانند برگ پاں ہے

پیری سیں قد کماں ہے ہر خند آبرو کا
اس نوجواں کی خاطر دل اب تلک کشاں ہے

(۵۷)

قربان یوں نگہ پہ نہ کر ناتھا یوں مجھے
تو پیار کی انکھیوں سیتی دیکھا تھا کیوں مجھے

لاسے کی طرح چونکتے لونڈے کوں جا کہوں
اڑتے چڑے پھنسانے کی آتی ہے گوں مجھے

مجھ کوں کہے رقیب تجھے یہاں سیں کاڈھ دوں
یہ بات سن کے جیو میں لاگی ہے دوں مجھے

ظاہر رہا ہے روٹھ و لیکن نپٹ لگے
شوخی اس اچپلے کی پیارے دلوں مجھے

یہ بات آبرو کی ہے جو اور سیں ملے
تو تم سیں پھر ملوں تو تمھاری ہی سوں مجھے

۱- لب (د) ۳- وہاں (د) ۵- گویا برنگ پاں (د)
(ک) ۴- کا (د) ۶-

Marfat.com

(۵۸)

مرا جی ڈوب جا ہے دیکھ تیرے کان کا موتی
قیامت آب ہے اس کی یہ ہے طوفان کا موتی
زمیں میں کوہ گڑ جا شرم سیں دریا ہووے پانی[1]
ترے جو لب[2] کا دیکھے لال وہ دندان کا موتی
پیارے یہ جو کہتا ہے کہ میں ہوں آپ تیرو کا دل
غلط نہیں بولتا سچا[3] ہے تیرے کان کا موتی

(۵۹)

مصری ہیں تیز مژگاں جب سے ہرن کی ہرنی[4]
چبھنے کوں دل میں تب سیں ناخن ہوا ہرنی
تیرے زنان پن کی نازک ہے شکل بندھی[5]
تصویر پدمنی کی اب چاہیے چترنی
کیوں کر بھرن انجھو کی انکھیاں سیتی پڑی نہیں
عاشق کوں آپڑی ہے ہجراں کی رات بھرنی
ہجرت کی اپنی آکر تم نیں خبر جو دی ہے[6]
مشکل ہے اے پری رو کل مجھ کو (آج) پڑنی
مائل ہے آبرو پر یوں چشم آج تیری
پیاسی ہو ٹوٹتی ہے پانی پے جونکہ ہرنی

(۶۰)

گناہ گاروں کی عذر خواہی ہمارے صاحب قبول کیجے
کرم تمھارے کی کر توقع یہ عرض کیتے[8] ہیں مان لیجے

۱۔ پانی ہووے دریا (د)
۲۔ لب کا جو (ک)
۳۔ پیچھے بھی تیرے (د) ہے (ک) میں نہیں غلط نہیں بولتا
۴۔ ہرنی (ک)
۵۔ بندھنی (ک)
۶۔ آگے (ک)
۷۔ کل آج ہم کو (ک)
۸۔ رکھتے ہیں (ک)

Marfat.com

غریب عاجز جفا کے مارے فقیر بے کس گدا تمھارے
سودیٔ[1] ستم سیں مریں بچارے اگر جوان پر کرم نہ کیجے

پڑے ہیں ہم بیچ میں بلا کے کرم کرو واسطے خدا کے
ہوئے ہیں بندے تری رضا کے جو کچھ کے حق میں ہمارے کیجے

بپت پڑی ہے جنھوں پے غم کی جگر میں آتش لگی الم کی
کہاں ہے طاقت انھیں ستم کی کہ جن پہ[2] یا تا عتاب کیجے

ہمارے دل[3] پے جو کچھ کہ گذرا تمھارے دل پر اگر ہو ظاہر
تو کچھ عجب نہیں پتھر کی مانند اگر تھا دل کی سن پسیجے

اگر گنہ بھی جو کچھ ہوا ہے کہ جس سیں یا تا ضرر ہوا ہے
تو ہم سیں وہ بے خبر ہوا ہے دلوں سیں اس کو بھلا دیجے

ہوئے ہیں ہم آرزو نشانے لگے ہیں طعنے کے تیر کھانے
ترا برا ہو ارے زمانے بتا تو اس طرح کیونکہ جیجے[4]

(۶۱)

جلوہ گر مجھ دل منیں ہر وقت وہ دلدار ہے
آئینے میں جب کبھی دیکھو تو تب دیدار ہے

بے وفا ہے توح ہے بے رحم ہے بیزار ہے
جو کہو سب ہے[5] ولیکن کیجیے کیا یار ہے

ہر قدم میں جاں نو[6] دیتا ہے تیرا آونا
موج آب زندگی پیارے تری رفتار ہے

(۶۲)

تجھ در پے اے پیارے مارے تری اکڑ کے
زخمی ہوئے مرے ہم لیکن کبھی نہ پھڑکے

۱۔ سودے (ک)
۲۔ پہ (ک)
۳۔ پے (ک)
۴۔ جی جیئے (ک)
۵۔ ہے لیکن (ک)
۶۔ نو (ک)

Marfat.com

ظالم تری آنکھیوں میں کاڑھے سیہ دنبالے
یا قتل کوں ہمارے یہ نیمچے ہیں سر کے
دل ٹوٹ کر بتاں کے جل خاک میں گئے مل
اے جلوہ گر جبھی تم بجلی سے آ کے کڑکے
جب سیں اگن میں غم کی تن جل گیا ہمارا
تب سیں ہوئے ہیں دد نے ہم عشق میں ندھڑکے
اشعار آبرو کے سلک گہر ہوئے ہیں
پڑھتے ہیں نظم اس کا موتی سے صاف لڑکے

(۶۳)

پھرتے تھے دشت دشت دلوانے کدھر گئے
وے عاشقی کے ہائے زمانے کدھر گئے
مژگاں تو تیز تر ہیں ولیکن جگر کہاں
ترکش تو سب بھرے ہیں نشانے کدھر گئے
کہتے تھے ہم کوں اب نہ ملیں گے کسی کے ساتھ
عاشق کے دل کوں پھر کے تسانے کدھر گئے
جاتے رہے پہ نام بتایا نہ کچھ مجھے
پوچھوں میں کس طرح کہ فلانے کدھر گئے
میں گم ہوا جو عشق کی رہ میں (تو) کیا عجب
مجنوں (د) کوہ کن سے نہ جانے کدھر گئے
پیارے تمھارے پیار کوں کس کی نظر لگی
انکھیوں سیں وے انکھیوں کے ملانے کدھر گئے (اضافہ ک د)

۱۔ کاڑھے تھے یہ دنبالے (د)
۲۔ نیں نیمچے کوں لڑکے
۳۔ آکے (د)
۴۔ کہو تم (ک)
۵۔ دوانے (ک ب د)
۶۔ تیز ہیں گے (د)
۷۔ نہ نالو (د)
۸۔ تو
۹۔ سیتی (د)

Marfat.com

اب رو بر رو ہے یار نہیں بولتا سو کیوں
قصّے وہ آبرو کے بنانے کدھر گئے

(۶۴)

یہ باؤ کیا پھری کہ تری لٹ پلٹ گئی — ناگن کی بھانت ڈس کے مرا دل الٹ گئی
بیکل ہوا ہوں اب تو تری زلف میں سجن — شب ہے دراز نیند ہماری اچٹ گئی
نادان تو نیں غیر کوں کیوں درمیاں دیا — الفت تری کی ڈور اسی مانجھے سیں کٹ گئی
مجھ باؤلے کا شور اٹھا دیکھ کر کے فوج — بادل کی بھانت ڈر سیں رقیباں کی پھٹ گئی

توڑی پریت ہم سیں پیارے نے آبرو
لاگی تو تھی یہ بیل پہ آخر اوکھٹ گئی

(۶۵)

رکھتا نہیں ادب کچھ لاتے ہیں غدر جیتے
کن نیں تجھے پڑھایا کرتا ہے ہم سے بے تے
ملنے کے شور شاید خورشید رو نیں ہے بدلے
آتا نہیں نظر وہ دن ہو گئے ہیں کیتے
زنجیر توڑ بھاگا کیوں شہر سیں دوانا
کیا سوہنے لگے ہیں اس کوں جنگل کے ریتے
مرتے ہیں یاد کر کر پیارے کی نکتہ فہمی
جو بات رمز کی ہم کہتے سو جان لیتے

(۶۶)

خوباں بھواں کی تیغ پے جس پر نہیں تلے
زخماں سیں اس کے دل کے کواڑے نہیں کھلے
جب سیں غبار خط نیں لیے خال سب چھپا
دل عاشقاں کے تب سیں گویا خاک میں رلے
اس لعل لب کی بات مگر یاد آ گئی
عاشق کے اشک چشم سے موتی سے کیوں ڈھلے

Marfat.com

دیکھو گدھا رقیب پہ بسلاوتا ہے جل
واقف نہیں کہ ہم تو کبھی کے ملے جلے
پانی ہوا نہیں ہے فقیری میں جس کا دل
دے آبرو پریت کے رنگ میں نہیں گھلے

(۶۷)

کہیوا ہیر کے سیں تجھ کوں[1] لہو دہائی
کب لگ رہے گا بچھڑا ٹک آ مل اے کسائی
عشق اور خودی میں باہم ہے دشمنی اے بھائی
پانی ہے اس اگن[2] کے حق میں منی دمائی
تیری سیاہ چشمی اصلی تھی اے چوائی[3]
تیں تو تیتے پہ تہمت کس واسطے لگائی
آئینے نیں صفا یہ بوجھو کہاں سیں پائی
تیرا ہی حسن اس کوں دیتا ہے منھ دکھائی
جو بالکوں کوں مونڈے جھوٹے سنا کے نالے
سب بے نوا بجا کے کہتے ہیں اس کوں نائی
معشوق دل شکستہ ہوتے ہیں خط کے آئے
الٹا اثر کرے ہے یہاں آ کے موہیائی
ایتا بھی امردوں کوں اوروں سیں کھل کے ملنا
کیا خوب ہے، پے کہیے تو بات ہے پرائی
تیری بہار آگے خیرات مانگنے کوں
گل ہات سے پیالا کرتا ہے اب گدائی

۱۔ کوڈ دہائی (ک) کہیوا سے کسی کو ہرگز دہائی ۵۔ صافی (د) دکھائی (د)
۲۔ پانی ہے اس کے حق میں (دس اگنی) (د) ۶۔ اوٹا (د)
۳۔ جو یہ آئی (د) ۷۔ ہو (د)
۴۔ نیں (د) تو بتا (د)

Marfat.com

بن وصل ہاتھ سیتی جاتی تھی جان اس کی
جب یار پاس پہنچا عاشق کوں تب کل آئی
تجھ خط کے آونے سیں زیادہ ہوا تغافل
سبزا اگا چمن میں دونی بڑھی دکھائی
کیوں آبرو نہ چھوڑا تیں اشتیاق ان کا
رسوا کرے گی آخر لڑکوں کی آشنائی

(۶۸)

نہیں گھر میں فلک کے دل کشائی — کہاں ہوتی ہے یہاں میری سمائی
کرے جو بندگی سو ہو گنہ گار — نیاری ہے یہاں کی کچھ خدائی
ذبح کرنے کوں ناحق بے کسوں کے — بتا تیری کمر یہ کن کسائی
تم اپنی بات کے راجا ہو پیارے — کہیں سیں پھر نہیں ہے سوائی
چمن کوں جیت آئے ناز تو جب — تمھارے سبزہ خط نیں ہرائی
سپیدی قند کی پھیکی لگی جب — تمھارے رنگ کی دیکھی گرائی
بہا خونِ جگر انکھیوں سیں پل پل — سجن بن رات ہم کوں یوں بہائی
مرا نہیں ٹکنے کا پاؤں آبرو کا
گلی کی راہ اس کے ہات آئی

(۶۹)

آج یاروں کو مبارک ہو کہ صبح عید ہے
راگ ہے، مے ہے، چمن ہے، دلربا ہے (دید) ہے

۱۔ سبزا بڑھا (د)
۲۔ نہ چھوڑے اب (د)
۳۔ ہووے (د)
۴۔ نزاکی (د) بتاں کی (د)
۵۔ بے کساں کے (د)
۶۔ پیا (د)
۷۔ کے (ک)
۸۔ کہے (ک)
۹۔ سفیدی (د)
۱۰۔ ٹکے کیونکر قدم اب آبرو کا (د)
۱۱۔ پانو اب آبرو کا (ک)
۱۲۔ ہوئے
۱۳۔ دید (ک ا و د)

Marfat.com

دل دیوانہ ہوگیا ہے دیکھ یہ صبح بہار
رسمسا پھولوں بسا آیا انکھوں میں نیند ہے

شیر عاشق آج کے دن کیوں قیباں نہ ہو
یار پایا ہے بغل میں خانۂ خورشید ہے

غم کے پیچھے راحت کہتے ہیں کہ شادی ہوتے ہے
حضرت رمضاں گئے تشریف لے اب عید ہے

عید کے دن رووتا ہے ہجر سیں رمضان کے
بے نصیب اس شیخ کی دیکھو عجب فہمید ہے

سلک اس کی نظم کا کیونکر نہ ہووے قیمتی
آبرو کا شعر جو دیکھا سو مروارید ہے

(۷۰)

چھاؤنی ہے یا قیامت خوش نین فتاں کی
دو جہاں برہم ہیں ایک جنبش میں اس مژگان کی

گردش انکھیاں میں وہ برچھی نگہ قاتل مجھے
یوں دسے تڑواڑ کوئی جیسے دہری ہوسان کی

ہائے یاراں دل سیں باہر کیونکہ اب نکلے یہ غم
ضعف سیں حالت رہی نہیں نالہ و افغان کی

دل میں جب خنجر کمر سیں اینچتا آیا وہ جان
شادمانی عید کی اس آن اوپر قربان کی

آبرو کا شوق ہے تو چھوڑ دنیا کی طلب
دربدر مت جان کر سنت سگ دربان ہے

۱۔ دوانہ (ک)
۲۔ آنکھوں نیند (د)
۳۔ پر (ک) سبکے پر (د)
۴۔ غم کے پیچھے (د)
۵۔ نہ ہووے درفشاں (ر)
۶۔ چھانو کے (ک) چھاؤنی ؟
۷۔ ترچھی (ک)
۸۔ سمیٹر (ک)
۹۔ وقت پہ

Marfat.com

(۷۱)

آتا ہے جب تو لالا کانوں میں ڈال موتی
رخسار کی جھلک سیں دستا ہے لال موتی
تجھ مکھ کی دیکھ خوبی شاید ہوا ہے عاشق
کرتا ہے بے قراری دل کی مثال موتی
بوندا اں عرق کی تیرے رخسار پر دسیں یوں
گویا کہ لا رکھے ہیں دو بھر کے تھال موتی
سوراخ کر جگر کوں تجھ کان جا لگا ہے
شاید ہمارے دل کا کہتا ہے حال موتی
کیوں نقد جی کوں اپنے دیتا ہے اس کے بدلے
اے مرجئے نہیں ہے اتنے کا مال موتی
سینے سیں دل ہمارا یوں کاڈھ کر لیا ہے
لیتے ہیں عیب سیتی جوں کر نکال موتی
ٹک کان دھر سنو تم جی باتاں آبرو کی
رکھتے ہیں گوش بہتر صاحب جمال موتی

(۷۲)

اس زمانے میں جس کے بھائی ہو — اس کی ہوتی ہے دونی چوائی
بوالہوس آگے سب نبود (نبو بھائی) ہوئے — دیکھ عاشق کے غم کی سرسائی

(۷۳)

آشنائی ہمن سیں کوں کھٹکی — کیا ترے دل میں آگئی پٹکی
جبھی تیری انکھیاں پلک مارتیں (رکٹ مارتیں) — تبھی عاشق کے دل میں لیتیں چٹکی
ارے لڑکے نہ کر بڑی باتیں — عمر ابھی ہے تری نپٹ چھٹکی

۱۔ آیا ہے (ک)
۲۔ دسے (د)
۳۔ بھاڑاس کے (د)
۴۔ ٹک آبرو کی باتاں تم کان دھر سنو جی (ک ۲)
۵۔ ہم کہتے ہیں (د) آش ہے (د)

Marfat.com

ڈر مرے خون گرم سیں ظالم پاس مت آ شرر ہے ہر پھٹکی

(۷۴)

تمھارا دل اگر ہم سیں پھرا ہے تو بہتر ہے ہمارا بھی خدا ہے
ہماری کچھ نہیں تقصیر لیکن تمہیں کوں سب کہیں گے بیوفا ہے
ہوئے ہو اس قدر بیزار ہم سیں کہو ہم نیں تمھارا کیا کیا ہے
کسو سیں مت ملو معشوق ہو کر غلط ہے ہم نیں تم سیں کب کہا ہے
وہ جھوٹھا ہے کہا ہے جن نیں تم سے ملو جس سیں تمھارا دل ملا ہے
اسے یوں منع کرنا پہنچتا ہے تمھارے ساتھ جس کا دل لگا ہے
فقط اک دوستی ہے ہم کو تم سیں ہمیں یوں منع کرنا کب روا ہے
فقط اخلاص میں ایتا اکڑنا ستم گر بے وفا یہ کیا ادا ہے
مگر دینِ مروّت میں تمھارے یہی کچھ دوستداری کی جزا ہے
تمھارے اک لہر لطف وکرم کی ہمارے دردکوں دل کے دوا ہے
غریبوں کی محبت کی اگر قدر اپس کے دل میں بوجھو تو بھلا ہے
وگرنہ پیت آخر کی ہماری سنو سمجھو کہ جانِ مدعا ہے
(اضافہ د) تمھارے ساتھ میں قدموں لگا ہوں مجھے یوں ٹال دینا کب بجا ہے
فقط صیاد دل خوبصورتی نہیں کرم ہے مہربانی ہے وفا ہے (اضافہ ک)

عبث بیدل کر مت آبرو کوں
مسافر ہے شکستہ ہے گدا ہے

۱- ہم سیں بیزار (ک)
۲- احمق ہے (د)
۳- تمھارے حی (د)
۴- (ک) میں پہلا مصرعہ دوسرا ہے اور دوسرا پہلا ہے
۵- سے (د) ہمن کوں (د)
۶- دم اخلاص (د)
۷- محبت اک (د)
۸- اگلا شعر (ک) میں اس طرح ہے
فقط صیاد دل خوبصورتی نہیں
کرم ہے مہربانی ہے وفا ہے
۹- محبت کے قدردان (د)
۱۰- (ک) میں نہیں ہے
۱۱- کوں (د)

Marfat.com

(۷۵)

یوسف مرا سراپا آئینہ ساں صفا ہے
دیدار آ دکھا دے ہم کوں تو مرحبا ہے
کیوں شمع رو نہ ہو جا لِ آبروسیں تا خوش
پانی پڑے سیں دیوا البتہ چڑ چڑا ہے[1]

(۷۶)

میاں صاحب مرے جیاب دل پر سخت مشکل ہے
نہ مرتا ہوں نہ جیوتا[2] ہوں بعینہ مرغ بسمل ہے
تڑپھنے کی ترے دل کوں سر مو دست قدرت نہیں
کہ انجھواں سیں نین کے تجھ گلی میں پائے درگل ہے
گرفتاری میں اپنی دو سخن کا التماسی[3] ہے
اگر منظور کریے تو وفاداری کے قابل ہے
اول ہر روز اپنے فضل سیں دیدار دکھلانا
کہ دل دونوں جگت کوں چھوڑ کر کے تم پہ مائل[4] ہے
خدا شاہد ہے کہ اس دل کوں تمھارا پیار سکیں ملنا
گویا مفلس کے حق میں بادشاہی کے مقابل ہے
دویم یہ عرض ہے جو کچھ تمھارے دل منیں آوے[6]
ستم اور ظلم سب[7] کریے ہمیں برداشت کامل ہے
ولیکن غیر کا کہنا میرے حق میں نہیں سننا
کہ وہ مردود اس زمرے سوں اہل دل کیا ن[8] ہے

۱۔ چرچرا (ک)
۲۔ جیتا (ک)، نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے (د)
۳۔ وہ سجن کا التماس ہوں (د)
۴۔ پرہی (د)
۵۔ سے (د)
۶۔ دل میں آوے تو (د)
۷۔ کریو (د)
۸۔ اکساں نہیں ہے

Marfat.com

اگر یے دو سخن منظور اپنے فضل سے کر لے
تو اس میں ہر طرح سیں مدعا سب دل کا حاصل ہے[1]
نہ ہو تیرے غلاماں سے سو کیونکر آبرو جگ میں
کہ اس کے حال پر تیرا کرم ہر وقت شامل ہے

(۷۷)

غیروں کے ساتھ رہنے کی جو بات من دھری
شمشیر ظلم سنگ پے گویا تمن دھری
ہوتی نہیں ہے سیر[2] (دو آبے) سوں اشک کے
مردم ہماری چشم کے ہیں کیا جلندھری
دل کے جنوں کے حق میں ہوئی ہے گویا بہار
تیرے لباں کی دیکھ یہ رنگیں چمن دھری
بوسا نہیں نصیب میں میرے تو کیا کروں
روزی کسی کے تئیں نہیں ملتی ہے ان دھری
بیڑا ہمن کے خون پے اٹھایا ہے جان کر
اس شمع رو کی بیاہ کی جن نیں لگن دھری
آیا نہ میری بیت کے سننے کوں آبرو
کیا ہم بری گھڑی یہ بنائے سخن دھری

(۷۸)

جیونا دنیا کا تو مت چاہ اگر انسان ہے
نام آب زندگی کا چشمۂ حیوان ہے
آبرو کہتے ہیں رونے میں اثر ہے درد[6] ہے
یہ ترا رونا مگر سچا نہیں طوفان ہے

۱۔ (ک) میں نہیں ہے
۲۔ سے (د)
۳۔ دو آبے میں اشک کی (ک)
۴۔ گویا ہوئے ہے بہار (د) تیرے لباں کی جان (د)
۵۔ اس خوب رو کے بیاہ کی (د)
۶۔ کے (ک)

Marfat.com

(۷۹)

بات کی طرح تبسم نیں ہمیں بتلادی — لطف پنہاں یہ ہوا راہ سخن کا ہادی
کہنہ عاشق کوں نہیں سیل فنا کی دہشت — نہ ڈرے خانہ خرابی سوں جو ہو بنیادی
اس قدر باغ منیں نہیں ہے ہزاراں کا ہجوم — تجھ گلی بیچ ستم گر نجتے ہیں فریادی
بسی تم نیں لگائی و نہ بیڑا کھایا — کیا تھی اُن بن کہ کری جان ایتی بیدادی
زور ہستی نہ ہوئے صاحب جو سر قطعاً — نہیں دیتی ہے وہ تردار جو ہو فولادی
جب سیں تو باغ میں آیا ہے سجن جب سوں ہوا — سرو کوں فاختہ کا طوق خط آزادی

بارنیں نانو لیا اپنی زباں سیں اس کا
آبرو کو کہو سب مل کے مبارک بادی

(۸۰)

رہائی چاہنا ہوتا ہے ان انکھیوں کا نادانی
دلوں کو باندھ کر رکھنے میں ہو جن کی نگہبانی
قناعت تاج دولت کیوں نہ ہوئے تارکوں کے تئیں
کہ ہے دنیائے دوں سیں بھیر نامن کا مسلمانی

(۸۱)

طوفان ہے شیخ قہر یا ہے — جو حرف ہے تس کے تہ ریا ہے
دل کیوں نہ بھبور ہو آج میرا — چیرا ترے سر پے لہر یا ہے
تجھ حسن کے باغ میں سرو بجن — خورشید گل دوپہر یا ہے
اب دین ہوا زمانہ سازی — آفاق تمام دہر یا ہے

(۸۲)

پڑے ہیں سیں غم میں دو عاشق سب ہے روتے
کہ یے لڑکے کسی کے آشنا ہرگز نہیں ہوتے

۱۔ تو ہوا (د) ۴۔ گر ہیں جیتے (د) ۷۔ سب آکے (ک)
۲۔ وحشت (د) ۵۔ نہ نوے (ک نہ ہوئے (د) ۸۔ کے (ک)
۳۔ ہزاروں (د) ۶۔ دیتی ہے (ک) ۹۔ سلیمانی

Marfat.com

اگر ہم بوجھتے اے جاں تیری بے وفائی کوں
تو ہرگز آبرو کی طرح اپنی عمر کیوں کھوتے

(۸۳)

جب سیں تری زنخ میں کنویں ہے گہری ؛
تب سیں نین ہیں میرے پانی بھری جلہری
خورشید رو وہ دوسر برآوے تو ہو شگفتہ
ہے شوق کے چمن کا یہ دل گل دوپہری
ایسی جو شکل دیکھے سو کیوں کے ہو نہ مجنوں
ٹک واسطے خدا کے یے عقل تو ہی کہہ ری[1]
رخسارۂ صفا پر جھمکے ہے یہ کناری
یا سیم کے صفے پر جد دل کھینچی سو نہری
اس طرح ناصحوں میں آکر پھنسا ہے عاشق (صفحے) (سنہری)
دہقانیوں میں جیسے واقع ہوا ہو شہری
نام اس کا اب سند ہے جس پر ہو مہر اس کی
ر[2] بخشی ہے دل کو غم نیں اب داغ کی کچہری
سنتی نہیں کسی کا کہنا یہ چشم تیری
صید آبرو کے دل کو کرتی ہے چونکہ بہری

(۸۴)

قیمت چنانچہ راگ کے سر کا لگاؤ ہے
یوں ناچنے کے بیچ پڑی لست بھاؤ ہے
یہ ابرواں بھی قتل کوں آنکھیوں سیں کم نہیں
ان میں کٹاچھری ہے تو ان میں کٹاؤ ہے

۱۔ (ک) میں نہیں ہے
۲۔ بخشے (ک) جگر کوں (ک)
۳۔ ہوکے (ک)

Marfat.com

عاشق کا شوق اور بڑھا آہ کے کیے
بھڑکا دُتے کوں آتش دل کی یہ باؤ ہے
مغرور ہو کے کیوں نہ کرے ہم کوں دور دور
اس کوں جدھر کہ جائے تدھر آؤ آؤ ہے
اس چاہ کا نباہ نہیں آبرو کا کام
ہر وقت لالچی کے تئیں لاؤ لاؤ ہے

(۸۵)

جیونا مثل حباب اس جگ میں دم کا ہیچ ہے
یہ گرہ کھل جا تو دیکھو زندگانی ہیچ ہے
کام کرتے ہیں تری دستار کاکل کا تمام
سر تمھارے کا سجن ہر پیچ ڈھیلا پیچ ہے

(۸۶)

جو اہل دید اور صاحب ہنر ہے
اسے جلوا جدھر دیکھے تدھر ہے
وہ مورک[2] ہے کہ ہر جائی ہوا ہے
جو کوئی خانہ نشیں ہے وہ سگھڑ ہے
وہ اپنی جان سیں تجھ پر ہے قرباں
جسے کچھ عالم دل کی خبر ہے
ہماری چشم گریاں جوہری ہیں
تسلسل اشک کا موتی کی لڑ ہے
نگاہ اس کی گہر[3] ہے آبرو کی
جسے مکھڑا ترا تہ نظر ہے

(۸۷)

سادہ رویاں کوں دل سیں الفت ہے
تب تو آئینے سا تھ صحبت ہے
جان تیرے سبب مجھے دل ساتھ
پیار[4] ہے شوق ہے محبت ہے
زندگانی تو ہر طرح کاٹی
مر کے پھر جیونا قیامت ہے

۱۔ نظر (ک)
۲۔ مورکھ (ک)
۳۔ ہر (ک)
۴۔ سے (د)
۵۔ جی (ک)
۶۔ شوق (ک)۔

Marfat.com

اس کے تئیں کوئی کچھ نہیں کہتا ہر طرف میں مجھے ملامت ہے[1]
ہو ہے مسک کا تھوڑا تھوڑا دل[2] یہ بھی بخشش میں اک کفایت ہے
جان یہ تم نے کیوں نکالے[3] خط کسی کے قتل کی روایت ہے
تیرا شیریں دہن ہے انبرت پھل شیرۂ جاں اسی کا شربت ہے
کہنہ عاشق پے نوخطاں سیں[4] (امرت) زخم حسن کی شرع بیچ بدعت ہے

آبرو شعر ہے ترا اعجاز
جو ولی کا سخن کرامت ہے

(۸۸)

اٹھ چیت کیوں جنوں سیں خاطر نخپت کی آئی بہار تجھ کوں خبر ہے بسنت کی
کالک لگا کے منھ کوں بھگوئیں کہے بسن بنسو ہتوا بسنت میں صورت مہنت کی
پھوے نہیں ہیں پھول یہ لوہو میں[5] ٹپوٹ بتلا دتے ہیں بات مرے دل کے انت کی
رو رو کے ہم ہوے ہیں دیوانے کہ تم نیں[6] رات گھر چھوڑ کر بہار پیارے بس انت کی
تب ہے بہار جیکہ سدا رنگ کے ہوے[7] راگ بولے گی جو کہ بین سوہی بات انت[8] کی

(۸۹)

تماشا دیکھ تجھ انجھوان کا کہ یہ نچو یوں کا ڈھاڑا ہے
ہمارا رونا پیارے یہ اندر کا اکھاڑا ہے

۱۔ تیسرا اور پانچواں شعر (د) میں نہیں۔ ۵۔ بیچ (د) ۹۔ ہوے (کسا)
۲۔ جی (ک) ۶۔ جون (ک) ۱۰۔ تنت (ک)
۳۔ نکالا (ک) ۷۔ تجھ سیں (ک)
۴۔ سے (د) ۸۔ تم سیں (ک)

Marfat.com

بہار حسن میں اپنی ہوا اب اس قدر مجنوں
کہ گل کی سی طرح اپنا گریباں آپ پھاڑا ہے

تجھ سے اسے کیوں لگ گئی ہے اک طرف تارے[1]
مگر عاشق کہیں اس سرو قد کو آج تاڑا ہے

یہ مژگاں نہیں ہماری چشم گریاں میں سنجی ہو کر
گہر افشانیوں کا آستیں سے ہاتھ کاڈھا ہے

(۹۰)

کوئی کرتا نہیں اس بے وفا کے میں ملامت بھی
کہ ناحق چھوڑ دی ہے ہم سبیں[2] صاحب سلامت بھی

گریباں پھاڑ دامن گیر ہو انصاف سیں اپنا
ستم میں مر گئے یارو نہیں آتی قیامت بھی

مجھے پیارے سبھوں میں جب کبھی پر اک تغافل ہو
اگرچہ شوق بڑھتا ہے پے ہوتی ہے ندامت بھی

بڑے ہیں دن سیہ کرنے کوں تیرے گوترے[3] کاکل
پے کم نہیں ان سیتی کچھ یہ میرے بختوں کی شامت بھی

(۹۱)

پیارے زلف تیری کیوں ہمیں اتنا ڈراتی ہے
سبب کیا ہے کہ کھا کھا پیچ و تاب آنکھیں دکھاتی ہے

کہو زلف طویل القد کوں اپنی کہ اے ناداں
کجی کوں چھوڑ دے جو تو بڑھی سب میں کہاتی ہے

مرا جی ناک میں آیا ہے اس کے کان کوئی ڈالے
کہ نہیں آرام پیارے رات انکھیوں میں بہاتی ہے

۱۔ تارے (ک)
۲۔ نیں (ک، کہیں (ک)
۳۔ تری زلفیں (ک)
۴۔ احمق (ک)
۵۔ بڑے (ک)

Marfat.com

مرے کے بعد یار و دوست پھر کیا کام آتا ہے
اسے کوئی دوڑ کے پھیرو کہ میری عمر جاتی ہے

(۹۲)

جو دل کی بات تھی سو شمع پروانے سوں کہہ گذری
کہ اس محفل میں آپس بیچ یہ سودا ہے رہ گذری
نہیں جی میں جلا کے اور نمایاں ہو ہوئے رسوا
مرے دل کی محبت پے جو کچھ گذرا سو سہہ گذری
گذر جا شاہ تیر انداز کا جوں تیر سینے سیں
معلّق مجھ گدا کے دل سیں یوں تیری نگہ گذری
بچھڑ پانی نسیں جو حالت کہ مچھلی پر گذرتی ہے
مرے دل پر جدا ہو تم سیتی اے جان وہ گذری
غنیمت جان جیوتے جیو کرنی فکر مرنے کی
بھروسا عمر کا ہرگز نہ کرنا دان کہ یہ گذری (اضافہ ک)
اچھا ہا خواب میں جوں دابتا ہے آکے سوتے کوں
ہماری آبرو یوں عمر غفلت میں تبہ گذری

(۹۳)

جان ہے بات اس شکر لب کی — اس کے طوطی کوں کہہ جگ جگ جی
دل میں آیا خیال اس کا جبھی — آگیا تب ہمارے جی میں جی
معجزا ہے صفا ے حسن تمام — اس سیں آدم کہاوتا ہے صفی
ہم کوں لاوے پیام جو اُن کا — ہے مرے حق میں جبرئیل وہی
اس دہن کے کلام سن سن کے — غیر کوں ہو گئی ہے گمراہی
پیے رہتا ہوں نیں سیں بجھواں کوں — رو وتا نہیں ہوں میں پیاسیں کبھی
سر نوا یا خجل ہو کر اپنا — دیکھ غنچے نیں تیری کج کلہی

۱۔ ہو رہے ہوا (ک) ۲۔ ہوکے (ک)

Marfat.com

خاک میں مل رہا ہے مدت سیں
پیار کر آبرو کے تئیں بھی کبھی

(۹۴)

سر پہ یوں بلدار بانکے طور پگڑی کیوں سجی
اس قدر بھی جان جاتی نہیں ہے قبلہ کوں کبھی

کیوں کرے دل ساغر سرشارے کی التجا
جب کہ انکھیاں دیکھ کر تیری ہوا اب سلجی

کیوں نہ مرئے تب کہ جب ہم نیں کہا کیا ہم کو چھوڑ
اور کے تئیں قتل اب کرئے گا فرمایا تجی[1]

آدم خاکی کی کیا ممکن کہ ہوئے حرص سیر
کھا گئی سارا جہاں یہ خاک[2] ہرگز کب رجی

کھو چکا اب تاب و طاقت خان و ماں صبر و قرار
آبرو کوں آ پڑی ہے جان اب نوبت بجی
(بہ جی)

(۹۵)

مجلس ہیں دل خوشی کو جو چاہیے سو شے تھی
ہیں تھا دیار تھے سب معشوق تھا دے تھی[3]

بے ہوش گھر پرائے چوکا کہ رات سو یا
اٹھ آ وتا اگر وہاں سب غیر[4] تھے دے تھی

آپس کے بیچ شکوا بے جا ہے میکشوں کا
عالم میں بے خودی کے کس کی خبر کسے تھی

دیکھیں[5] ہیں ہم نیں جھمکیں[6] سو کیا تمھیں بتا دیں
سب رات شمع ٹھاڑی[7] مکھڑے اگے جلے تھی

۱۔ بجی (ک)
۲۔ دہر کرکب رجی (ک)
۳۔ چوکا (ک)
۴۔ یار (ک)
۵۔ دیکھے ہے (ک)
۶۔ جھمکے (ک)
۷۔ شمع اس کے مکھڑے آگے جلی تھی (ک)

Marfat.com

جو چاہتا یُوں اس کوں کرتا ہے رام آخر
ہاتھ آبرو کے لونڈوں پھسلا دنے کے رہی ہے

(۹۶)

معشوق ہے وہی کہ جو اپنی کہی کرے — نو جیں منع کریں تو نہ مانے وہی کرے
کب کر سکے[3] مرے انجھواں کا ندی حساب — لہروں کو گو ملا کے ورق سب وہی کرے
حق میں مرے رقیب یے کہیے[4] ہیں سب غلط — ظالم ٹک ایک بات کے تئیں جو[5] صحی کرے

دشمن ہوئے ہیں لوگ جدی اور تم جدی
اب آبرو کا کام مگر اللہی کرے
(اللہ ہی)

(۹۷)

جنوں سیں دل کا اکیا حال ہونا ہے بہار آئی
کلی اس فکر میں جا کر گریباں اپنا پھاڑ آئی
وہی ان اطلسی افلاک میں منصور ہوتا ہے
کہ چتر آدے سکندر کا تو سر کھینچے کہ دار آئی
کہا جس کام میں ہوتس میں محکم گاڑ پاؤں اپنا
مجھے واعظ کی باتوں میں یہی اک استوار آئی
گھٹی ٹک مہر کی سردی لگا کرنے تجھ اک گرمی
پھرے دن بلبل اب تو گل کے کھلنے کے بہار آئی
دیا کیا داؤ بازی سیں تری انکھیاں نیں نرگس کوں
کہ سارا سیم و زر اپنا گلے پر پڑ کے ہار آئی
جو دنیا چھوڑ کر منھ توڑ بیٹھا[6] زیب و زینت سیں
سراپا داغ ہے اس کے بدن اوپر خود آرائی

۱۔ ہو (ک)
۲۔ بہلاونے کے رے (ک)
۳۔ کر سکے ہے (ک)
۴۔ کہتے (ک)
۵۔ تو (ک)
۶۔ بیٹھا (ک)

Marfat.com

اشر سیں رونے کے آشنا آغوش میں آیا
یہ کشتی آبرو لہروں سیں دریا کے کنار آئی

(۹۸)

ہمارے قتل کوں تمشیر سیں بادل یہ دونا ہے
پڑی چمکے ہے بجلی بے طرح کا ابر اوٹا ہے (ڈھا)
کیا گھر بار سارا اڈاہ کر کے خاک سیں یکساں
میرے دل کے اوپر یہ عشق کا پہلا ستونا ہے
جسی کے روبرو کیجے اسی کی شکل بن جاوے
مرا دل آئینہ کی جوں دو عالم کا نمونا ہے
کسی کے دل کوں ساقی نیں نہ چھوڑا خام یا پختا
کباب آیا نہ جانا مستنے کچا کہ بھونا ہے
ترشح ابر کا کرتا ہے گلشن کے تئیں رنگیں
دلوں کو پان کا کھانا یہی انکھیوں کا چونا ہے
دل صد چاک میں ٹوٹے الجھ کر تار آہوں کے
سجن کی زلف کوں کنگھی نیں ایسا کیوں تھونا ہے
نہ پوچھا آبرو کا غم بہانے سیں چھٹا[2] بن کے
تم اپس لڑکے کے تئیں نادان مت جانو یہ گھونا ہے
(گھنا)

(۹۹)

گلے پڑ کر سجن کوں غیر نیں دی رات اک سیلی
لگا دل پر ہمارے زخم کا صدما جبھی لیلی (لے لی)
مزیداری جو تجھ کوں یاد ہے سو اس کوں تو کاڈھے
تو الٹے دے کڑا ہی پونچھے اور آ کے مہ چیلی
گیا تنہا برہ کی راہ میں اٹھ آبرو کا دل
نپٹ شہد اشکستہ تھا بجائے کا خدا بیلی

۱- بادل یہ (ک)
۲- چھوٹا (ک)

Marfat.com

(۱۰۰)

نکل کر آفتاب اس طرح کب مشرق سیں چلتا ہے
فجر اٹھ گھر سیں اپنے جس جھمک سیں تو نکلتا ہے
جھمک منہ کی گھسی تب سیں گھٹا آرام لوگوں کا
کہ کم ہوتی ہے گرمی جس قدر خورشید ڈھلتا ہے
زنا کے وقت دل کے تھرتھرانے سیں ہوا روشن
کہ ایسے وقت میں یار وخدا کا عرش ہلتا ہے
نہیں درکار تربت پر مری کچھ شمع کو یارا رکھنا
ہنوز آتش سیں حسرت کی ہمارا جیو جلتا ہے
شکر خوابی مجھ انکھیوں میں شبر کا کام کرتی ہے
انجھو گرمی کے مارے شبر کی سی جوں ابلتا ہے
نہ تھی دم مارنے کی ہم کوں قدرت جب جلا اٹھ کر
کہ اوّل بند ہوتی ہے زباں تب جی نکلتا ہے
زمانہ دیکھ الٹا آبرد حیرت میں ٹھاڑا ہوں
چکینا جو کہاتا ہے سو آہم پر پھسلتا ہے

(چکنا) (۱۰۱)

بڑا ہر چند ہو پر زر طلب کم ظرف ہوتا ہے
قدوں میں اونٹ سا لیکن جنوں کے بیچ بوٹا ہے
بیر لاد قلعی سیں نہیں ہوتا ہے گھر روشن
اجالا جان اس گھر کوں کہ جس گھر بیچ پوتا ہے

(۱۰۲)

مرے ملنے سیں پیارے کیوں عبث تو جی کھپاتا ہے
انہی باتاں سیں اے بے خبر اخلاص جاتا ہے

۱۔ کوں (ک) ۳۔ لارکھنا (ک)
۲۔ ہے پیار (ک) ۴۔ تو کیوں جی چھلاتا ہے (ک)

Marfat.com

دلوں کے پیار کے ملنے کی اور ہی طرح ہوتی ہے
یہ ملنا دریا کا لے وُفا کس کام آتا ہے

مجھے تو بندگی ہے دل سیں[2] پر تیری ادا سی سیں
کر دروں کوس پیارے دل ہمارا بھاگ جاتا ہے

اگر دل چاہتا نہیں ہے تو کیوں تصدیع کرتے ہو
تمہن زور آوری اس (سیں) طرح کوئی بلاتا ہے

گنہ تو کچھ نہیں[3] پر ایک شاید یہ سبب ہووے
کہ میرے چاہنے والے کا ملنا کیوں چھڑاتا ہے

کہو پیارے میرے کوں بُرا لاگے تو کیا کرے
جو جاہے تس کوں ملنا غیر سیتی کب خوش آتا ہے

جو اپنا فضل کر کے ہم پے ملنا سب کا چھوڑا ہے
تو پھر اپنا کپٹ دل میں تمھا دے کہہ کیوں آتا ہے

اگر چھوڑی ہے صحبت سب کی تو اخلاص سیں چھوڑے
اگر اخلاص نہیں تو چھوڑنا کس کام آتا ہے

میں تیرا دل سیں بندا ہوں دیتر مہر کا طالب
رکھا وٹ دے کے میرے جی کو ناحق کیوں کڑاتا ہے

(۱۰۳)

خدا شاہد کہ تب میرے بدن میں جی[4] سا آتا ہے
کہ خوش ہو کے تو میری طرف ٹک مسکراتا ہے

میاں صاحب بدن سیں تب ہمارا جی نکل جاوے
خفا ہو کے جبھی یک[5] طرح تو روکھی بناتا ہے

عجب ہے میں پیارے اس طرح مرتا ہوں الفت سیں
پے تو اپنی تغافل سیں مجھے ہر دم ستاتا ہے

۱۔ بے طرح (ک)
۲۔ پے (ک)
۳۔ پے (ک)
۴۔ سا (ک)
۵۔ ٹک (ک)

Marfat.com

تمھیں لازم[1] ہے ہر دم ہم سیں اپنے پیار سیں ملنا
ترے ہم یوں گلے پڑ پڑ ملیں تم کو خوش آتا ہے

جو مردے آدمی ہوتے ہیں ان کوں خوبروئی پر
(مرد آدمی) نہیں ہوتی ہے مغروری کہ آخر حسن جاتا ہے

ہوئی جب آشنائی اور محبت تب کپٹ کرنا
جو ہیں اشراف ان کے دل میں آوے کیا کہا تا ہے

رجاؤں کی طرح ہوتی ہے یہ اترا دنا ہر دم
جو ھا حسب موشں ہیں ان کے تئیں منھ کب لگاتا ہے

ہمارے دل میں ہیں مدت سیں یہ باتیں جو کہیں ہم میں
سمجھ دیکھو کہ اب یارے سمجھنا کام آتا ہے

برا کرتے ہو آخر دل شکستہ ہو کے اے ظالم
محبت چھوڑ دے گا آبرو تم کوں سناتا ہے

(۱۰۴)

بدن دیکھے کی خوشی وقتی جدی ہے — کہ دی یے جان تیری گدگدی ہے
مزا اب لگ ہمن کوں بھولتا نہیں — ہمیں وہ یاد ہے گالی جو دی ہے
غریبی ہے تو ہرگز ڈر نہیں کچھ — مگر دشمن خدائی کی خودی ہے
کروں گا چشم کوں دل کا نگیں واں — کہ اس ابرو کی بیت اس میں کڑھی ہے

ملوجا آبرو سیں خود بخود تم
کہ اس کوں تو پیارے بیخودی ہے

(۱۰۵)

مجھے بوجھو تو سب عیدوں سیتی یہ عید خاصی ہے
ہیں قرباں آج کے دن پر کہ میرے پاس[2] کھاسی ہے
اگرچہ رات کوں جاکر کے گھر آرام کرتا ہے
پے دن میں بیٹھ کر دیکھو تو تب بھی میرے پاسی ہے

۱- کوں (ک) ۲- ہوتا ہے (ک)

Marfat.com

ہمیں شادی نئی ہے اور خوش وقتی ہے یہ تازی
کہ اپنی زلف میرے یار نیں پھولوں میں باسی ہے

کہوایتا بھی میری بیقراری سیں نہ ہونا خوش
کروں کیا جان میری چاہ یہ ظالم نراسی ہے

تہن[1] نیں جب کہ میری اور سیں انکھیوں کو پھیر ہے
تبھی تو جی نہیں لگتا میرے دل کو اداسی ہے

بھلا ملتا نہیں تو مت نہ مل پر خوش تو رہ ہم سیں
کہ خوب اس طرح میں بھی کچھ مرے دل کی خلاصی ہے

کہو جا کر خدا کے واسطے بخشو گناہ اس کا
نہ ہو لے آبرو بندا ترا یہ التماسی ہے

(۱۰۶)

آب سیں انکھیوں کی ہم[2] سینچا ہنال دوستی
جاں ہوئی جاؤں اوروں کی اور آخر کوں[3] وال دوستی

جب گواہی سیں دلوں کی ہو چکی ثابت غرض
تب نہیں رہتا ہے ہرگز احتمال دوستی

دل کا دانا خاک میں تن[4] کے جل انگر کیوں نہ ہو
دوں لگے جگ میں پڑا ہے قحط سال دوستی

دشمنوں کو صید کر اے دل انگھیوں سن پیار کی
رشتۂ تار نگہ کے بن کے جال دوستی

جس قدر کرتے ہیں خرچ اخلاص کم ہوتا نہیں
آبرو گنج رواں ہے جگ میں مال دوستی

۱۔ تہیں (ک)
۲۔ میں (د) جاں ہوئی اوروں کی اور آخر کوں (د)
۳۔ جانوے اوروں کے اور آخر کوں وال دوستی (ک)
۴۔ جل کے (د) ۵۔ ٹک ایک انکھیوں سختی (د)

Marfat.com

(۱۰۷)

گیا اب روزگار آشنائی ہوا ویراں دیار آشنائی
کرو مت اعتبار آشنائی نہیں کوئی جگ میں یار آشنائی
نہ ہو جا حرکت بے جا خبردار نپٹ نازک ہے تار آشنائی
دو دل یک رنگ آپس میں ملیں جب کرے تب گل بہار آشنائی
بجائے آب خون دل رواں ہے نظر کر جو بہار آشنائی
نظر بھر دیکھے خوباں کو بروقت نہ رہ امید وار آشنائی
محبت میں زر و گوہر کی کیا قدر دل و جاں کر نثار آشنائی
اسی کو آبرو جگ میں ہے دائم
نہیں جو شرمسار آشنائی

(۱۰۸)

خورشید رو کے آگے ہو نور کا سوالی کالنسا لیے گدا کا آیا ہے چاند خالی[1]
شاہا جدا ہے اور بے خودی نرالی ہے میرے جی کے حق میں ابر برس گالی
مجنوں تو بادلا تھا جن راہ لی جنگل کی سیانا وہی کہ جس نیں کہ شہر کی ہوا لی
لوہو میں لوٹتا ہے بخت سیہ کا برجا کالی گھٹا میں زیبا لاگے شفق کی لالی (اضافہ ک و د)

۱۔ اس غزل کا یہ شعر پٹیالہ کے مخطوطے میں نہیں۔

۲۔ (اضافہ ک و د) اگر دل عشق سیں غافل رہا ہے تو اپنے فن میں ناقابل رہا ہے
دل و دیں سے تو گزرا اب خودی چھوڑ گھر اس کا اب فلک منزل رہا ہے
جدائی کے کرے تئیں بیراب کون یہ دل تھا سو اسی سیں مل رہا ہے
نہ باندھو صید رہنے کا نہیں باز دل اپنی حرکتوں سیں ہل رہا ہے
مثال برق دنیا سے گذر جا ایتا کیوں اس میں بے حاصل رہا ہے
نہیں تضمین کا ذوق آبرو کو کہاں اس کوں دماغ و دل رہا ہے

۳۔ ہوئیں۔ (د)
۴۔ کوں (د)
۵۔ آبرو ہے جگ میں یارو (د)

Marfat.com

(۱۰۹)

نہیں ہے بار دنیا خوب ان بے درد لوگوں کو
خداوندا مجھے خلوت سرا اک دے پے بے پردے[1]

(۱۱۰)

آشنائی بزور نہیں ہوتی مت کرو شور و شور نہیں ہوتی
دوستی جو کہ بے طمع ہو ہے زر اگر دو کر در نہیں ہوتی
ایک مرتا ہوں تس پے تو مت مر گور پر اور گور نہیں ہوتی

(۱۱۱)

محبت سحر ہے یار دا گر حاصل ہو یک روئی
یہ افسوں خوب اثر کرتا ہے لیکن جبکہ جادوئی
خیال ماسوا سیں صاف کر تو اپنے سینے کوں
کہ دل کے رشتۂ اخلاص کوں لازم ہے یکبوئی
لباس نیلی بن کیونکے گذرے موسم سرما
قیامت ہے یہ تیری سرد مہری تس پے یہ سردی
اندھیرا آ گیا آنکھوں کے آگے خشم سوں میری
جبھی اس چھوکرے کی بوالہوس نیں لف ٹک چھوئی
پسینے سیں ترے اے شوخ بو آتی ہے دارو کی
ایتی اے فتنہ گر سیکھی کہاں سیں تو نیں بدخوئی
مقابل دختر رز کی جسے وہ مغ بچہ بولا
اب اس کے دیکھ مارے شوق کے پانی ہو کر چوئی

۱۔ (اضافہ ر) غزل کہ آخر رفت گفتید بعد ازیں ہیچ شعرے نگفتید:
خداوندا اٹھا دے درمیاں سوں ہجر کے پردے
ہمارے دام میں صیاد کو لا یا ہمیں پردے
کیے عشاق معشوقوں کے دیداروں کے تئیں پردے

Marfat.com

ہوئے پھرتے ہو دشمن آبرو کے اے سجن اب تو
کہو الفت دلی اور دوستی جانی وہ کیا ہوئی

(۱۱۲)

یہ تری دشنام کے پیچھے ہنسی گلزار سی
خوب لگتی ہے گنہ کے بعد استغفار سی
یار کی انکھیوں سیتی جب سیں لگا ہے میرا دل
طبع میری تب سیتی رہتی ہے کچھ بیمار سی
حسن کی چڑھتی کبھی ہو ہے کبھی بڑھتی کلا
چاند کی ہوتی نہیں گنتی میں دن ہزار سی

(۱۱۳)

بخس کوں جو کہ دیجے سو عبث ہے — کہ اس دیں کا کچھ نہ پن ہے اور نہ جس ہے
جو لونڈا چھوڑ کر رنڈی کوں چاہے — وہ کوئی عاشق نہیں ہے بوالہوس ہے

(اضافہ رد)

غیر کے قبضے میں جس کا یار ہے — اس کو جو دم ہے سو اک تلوار ہے

متفرقہ

تبسم رنگ پاں سیں قاتل خونخوار ہو جاوے
دھڑی لوہو بھری تروار کی سی دھار ہو جاوے

تب سوں قدم ہمارے کانٹوں سیں چھن گئیں ہیں
جب سے پڑی ہیں ہم کو یہ راہ عشق چلنی

۱۔ اس غزل کا مقطع بعض اور نسخوں میں یہ ہے:
رنجتے کے شعر یہ لگتے ہیں اس کو (عارسی؟)
آبرو کہہ آدتا ہے شعر جس کو پارسی

Marfat.com

انجان جو تلاش میں دارو کی مر گئے
وے درد کے مزے سے[1] نپٹ بے خبر گئے
گل رو کے شوق میں نہ ہمیں در بدر گئے
اس عاشقی کے بیچ ہزاروں کے گھر گئے

جا کر[2] کہو اس طفل سے احوال اس مظلوم کے
واسطے بارہ امام اور چاردہ معصوم کے

کیا بند اس کے ملنے سیں مجھے ان اشک گریاں[3] میں
ہمارے پاؤں کوں یہ اشک کی ندی ہوئی بیری

آرام کے ہم اپنے تئیں[4] ایتے نہیں ہیں غرضی
آزار ہے بھلا ہے جو ہے تمھاری مرضی

طالع نے یاوری کی حق نیں جو پھر ملائے
تم واں سیں پاس مرے کیا خوب بھاگ آئے

اٹھیں صف باندھ کر مژگاں جتے شمشیر ہے آبرو
نظر باز و ڈرو اس دور سیں انکھیوں سے کل جگ ہے

عشق کا تیر دل میں لاگا ہے
درد جو ہوتا تھا بھاگا ہے

۱۔ سیں نپٹ (ک)
۲۔ جاکہو (د)
۳۔ چشم گریاں (ک)
۴۔ جیتیں (ک)

Marfat.com

منت کے بوجھ سیتی گردن کے تیئں نوا ے
تب خوان سیں کسی کے جا کر اٹھا نوا ے

اب تو مرتا[1] ہوں تغافل سیں یقیں کر مان ے
حال میرا جان لینا ہے تو پیا ے جان ے

کیا رقیبوں کی پھٹی پڑتی ہے شان
کیوں کہتے ہیں آبرو بدنفس ہے

(اضافہ ک د)

اے ابر کرم تند جو آ برسا ہے
یہ کافر جی شراب کو ترسا ہے
پیتا ہوں میں اس برس تو ئی دھو دیجے
نامرا عصیاں کا کہ ابتر سا ہے

●

۱۔ میں مرتا ہوں (ک)

Marfat.com

Marfat.com

متفرقات

Marfat.com

واسوخت

نوٹ :۔ نسخۂ پٹیالہ میں غزلوں کے علاوہ صرف ایک واسوخت اور ایک ترجیع بند درج ہے واسوخت کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ اس کا عنوان جوش و خروش نہیں ہے واسوخت ہے۔ اس سے قبل پروفیسر مسعود حسن رضوی نے یہ واسوخت معاصر پٹنہ میں کسی بیاض سے جوش و خروش کے عنوان سے نقل کر کے شائع کرایا تھا اس کی اشاعت کے بعد اس میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کہ اردو میں پہلا واسوخت آبرو نے لکھا۔ دوسری قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس واسوخت کا بند جو پروفیسر مسعود حسن صاحب رضوی نے اس طرح نقل کیا ہے پٹیالے کے مخطوطے میں نہیں ہے۔ (ک) میں ہے نسخۂ دلیسنہ میں اس کا عنوان ہے ترکیب بند واسوز آبرو،

یارب اب حال مرا صبر سیں درگزرا ہے — دل مرا صبر جو کرنا تھا سو کر گزرا ہے
سر کوں شمشیر تلے ظلم کی دھر گزرا ہے — دن قیامت کے بڑے ہجر میں بھر گزرا ہے
جیوتی جان کفن غم سوں پہر گزرا ہے — بلک سو بار ترے واسطے مر گزرا ہے

اَب نہیں تاب مجھے رشک سیں چپ رہنے کی
غیر کے واسطے یہ ظلم و ستم سہنے کی

۱۔ (ک)
۲۔ کے (د)
۳۔ نہیں اب (د)
۴۔ موں ترے

Marfat.com

روزِ اول کہ ترا کوئی خریدار نہ تھا　　یہ ترا چرچا[1] و یہ شور و یہ بازار نہ تھا
کسی کوں زلف میں تیری یہ سروکار نہ تھا　　تری انکھیوں کے کوئی شوق میں بیمار نہ تھا
تجھ کوں یہ خوبی و یہ حسن دیہ دیدار نہ تھا　　کسی کے دل منیں اے یار ترا پیار نہ تھا

اک ہمیں[2] تھے کہ کبھی تجھ پہ نظر کرتے تھے
گاہ گاہے ترے کوچے میں گزر کرتے تھے

شوق میں دل کے ہمارے تجھے معشوق کیا　　ہو اشتاق ترا رے تجھے معشوق کیا
ناز کی طرح سکھارے تجھے معشوق کیا　　سب طرح تجھ کوں بتا رے[3] تجھے معشوق کیا
بوجھ[4] تو کن نیں پیارے تجھے معشوق کیا　　کیا برا تیرا کیا رے تجھے معشوق کیا

نہیں تو تجھ سے پڑے خوار[5] کئی پھرتے تھے
بر سر کوچہ و بازار کئی پھرتے تھے

دل میں[6] تو بوجھ تجھے کن نیں اول پیار کیا　　دل کوں دے ہاتھ ترے کن تجھے دلدار کیا
باغباں ہو کے تجھے کن نیں چمن زار کیا　　سج بنا کر کے تری کن تجھے گلدار کیا
کن کھلا کر کے تجھے حسن کا گلزار کیا　　کس کی نظروں کے سبب[8] حسن نے اپکار کیا

اب تجھے شوق پڑا غیر سیں جا ملنے کا
آپڑا اور سیں[9] ہر وقت مزا ملنے کا

رات کوں دیکھ کے اے یار ترے طور مجھے　　اپنے احوال کے دل بیچ ہوئی غور مجھے
یاد آئے ترے سب[10] ظلم و ستم جور مجھے　　غم نے آگھیر لیا جان مرے دوڑ مجھے
فکر آئی نہ بن اس وقت میں کچھ اور مجھے　　مگر اک[11] بند کہ آیا وہی فی الفور مجھے

۱۔ چرچا (ک) چرچا و یہ شور (د)
۲۔ ایک ہم تھے (د)
۳۔ بنارے (ک)
۴۔ سو جتن کر کے پیارے (د)
۵۔ خوار کئی (د)
۶۔ بوجھ تو دل میں (د)
۷۔ اول کن نے (د)
۸۔ نظروں کے چمن نیں تجھے انگار کیا (د)
9۔ وہ (د)
۱۰۔ ہور (ک)
۱۱۔ شعر کے جو سوچ آئی تھی (د)

Marfat.com

اسی اک بند کوں میں درد زباں کرتا ہوں
پھر[1] کے پڑھ پڑھ کے اسی بند[2] کو میں مرتا ہوں

آہ افسوس مرا یار مرا بھول گیا — غیر سیں مل کے ستم گار مرا بھول گیا
جان اور بوجھ کے سب[3] پیار مرا بھول گیا — درد اور شوق اور آزار مرا بھول گیا
محنت اور رنج کا بستار مرا بھول گیا — ہائے[4] یوں غم اسے یک بار مرا بھول گیا[5]

جی[6] میں آتا ہے کہ اب[7] یار سیتی جا لڑ رہیے
یا زمیں کھود کے[8] اس شرم سیتی گڑ رہیے

ہم تو جب[9] پاس تمھارے اے سجن آتے تھے — تم[10] سیں مل کے گویا جان سی تب پاتے تھے
جو نہ آتے تھے کبھی آپ تو بلواتے تھے — دیر کرتے[11] تو چلے دوڑ کے آپ آتے تھے
بیٹھ کے پاس سجن پیار سیں بہلاتے تھے — ہر طرح ساتھ منا لے[12] کے ہمیں جاتے تھے

منتے[13] کر کے نہ تھے چھوڑتے تم راتوں کوں
یک[14] دگر بیٹھ کے کرتے تھے سجن باتوں کوں

اب وہ اخلاص محبت کی طرح بھول گئے — غیر سیں مل کے مروت کی طرح بھول گئے
چھپ کے ملنے کی محبت[15] کی طرح بھول گئے — جو ہمیشہ تھی[16] وہ صحبت کی طرح بھول گئے
مہربانی و مروت[17] کی طرح بھول گئے — پیار[18] کی شوق کی الفت کی طرح بھول گئے[19]

۱۔ پھر گئے بند گی میں بند سبب (د)
۲۔ کوں میں (ک)
۳۔ بوجھ کے (د)
۴۔ ہائے رے ہائے مرے غم یار مرا (د)
۵۔ (د) میں مصرعہ ۴ مصرعہ ۵ کا پہلا مصرعہ ہے اور مصرعہ ۳ مصرعہ ۵ کا دوسرا۔
۶۔ جیو (د)
۷۔ جا یارے اب (د)
۸۔ کھود کے (ک)
۹۔ تب (د)
۱۰۔ تب ہیں مل کے (ک)
۱۱۔ تم سے ہم مل کے (د)
۱۲۔ دیر کرتے تھے (د)
۱۳۔ منا کے (د)
۱۴۔ منتیں کر کے ہیں چھوڑ سخن راتوں کوں (د)
۱۵۔ یک دگر بیٹھ کے کرتا ہوں سخن راتوں کوں (د)
۱۶۔ خلوت (ک)
۱۷۔ وہ (ک)
۱۸۔ شفقت (د) ۱۹۔ پیار اور شوق و محبت کی (د) ۲۰۔ یں مصرعہ ۵ کے بعد مصرعہ ۳ ہے

Marfat.com

اب وُہ انکھیاں تری اے یار وہ ابروئے نہیں
وہ جو اخلاص تھا اس کی کہیں[2] اب بوئے نہیں

یار یہ طور[3] تئیں ہم سیتی کچھ خوب نہ کی طرح تھی جو کہ مری طبع کو مرغوب نہ کی
چشم غیروں کی خجالت سیتی محجوب نہ کی شرم و اخلاص[5] محبت کی اے محبوب نہ کی
یوسفی کی پے وفاداریٔ یعقوب نہ کی وضع میں پیار کی یہ طرز[6] خوش اسلوب نہ کی

آبرو چھوڑ کے اوروں سیں ہوں ہوا جا ہم دم
دوست اوروں کے ہوئے ہم سیں کیا[7] ملنا کم

●

۱- یہ (د)
۲- کی تو کہیں بوئے (د)
۳- طرز تو نے ہم سیتی (د)
۴- یہ بند (ک) میں نہیں ہے
۵- و (د)
۶- طور (د)
۷- ہوا (د)

●

معاصر ستمبر (۴) میں یہ داسوخت محمد علی خان ابراہیم صاحب گلزار ابراہیم کی بیاض سے نقل ہوا ہے۔ خواشی قاضی عبدالودود صاحب کے ہیں۔

Marfat.com

ترجیع[1] بند[2]

وہی جان مجھ دل کا آرام ہے — کہ جس شوخ کا بے وفا نام ہے
نظر کر مقوی ہے اس کا خیال[3] — دہن پستہ و چشم بادام ہے
رکھوں کھینچ کر تنگ آغوش میں[4] — رہ سجن تو نپٹ نازک اندام ہے
پرستش اسی کی ہوئی ہے قبول — کہ جس کا وہ کافر ادا رام ہے
لگے[5] دل کوں معشوق سیں پھیرنا — سمجھ ہائے واعظ برا کام ہے
نہیں دل کوں بن درد ہرگز قرار — سمندر کوں آتش میں آرام ہے
غریباں کے[6] بیچارگان کے مدام — یہی عرض ہر صبح و ہر شام ہے

تغافل نہ کر حال[7] سب جان کر
جلائے مجھے ایک دم آن کر

جن اس سنگدل سیں محبت کری — اسے زندگی جگ میں بھاری پڑی
پھرا کر کے کاجل کے زنار کوں — کری ہے تری چشم نیں کافری
ستم ہے کہ یوں چھین لینا بہ زور — جفا جو کے مذہب میں ہے دلبری
مبادا کہ ہو ہجر میں خواب بیچ — چھری ایک دیکھی ہے لوہو بھری
سیہ دل کی صحبت اثر کیوں[8] نہ کہو — سکھائی تجھے زلف نے کافری[9]
چھپا جائے کر کوہ ساراں کے بیچ — ترے[10] چال کوں دیکھ کبک دری

---

۱ ۔ (د) میں عنوان ہے ترجیع بند من کلام آبرو علیہ الرحمہ ۶ ۔ لگا (د)
۲ ۔ ترجیع بند کا عنوان نہیں ہے
۳ ۔ جمال (ک) ترا جمال (د)
۴ ۔ سکوں (د) کیونکر (د)
۵ ۔ عزیزاں (د)
۷ ۔ و (د)
۸ ۔ ہوئے
۹ ۔ ابتری (ک د ۔ د)
۱۰ ۔ تری چال (ک)

Marfat.com

کروں عرض اس قبلہ جن سوں جسے خوبرویاں کی ہے سروری
تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلا لے مجھے ایک دم آن کر

کہاں ہے کہو آج وہ خوش نین کہ جس کی نگہ کے بندھے[1] ہے ہمن
خجل ہو کے اس مکھ کی جھلکا رسول ہوا آب میں غرق در عدن
اسی چشم کے[2] فتنہ گی میں مدام یہ گردش میں ڈالیا[3] ہے چرخ کہن
حلب سیچ نازک بدن جس[4] کہیں ختن بیچ مشہور ہے من ہرن[5]
خرام اس کا ہے[6] موج آب بقا کہ جس کے لیے تشنہ ہیں دو القرن
جسے دل ستے چاہتے ہم خدا فدا[7] اس اوپر جو سیں ہیں ہمن
کہو جا کے[8] یارو برائے خدا ہماری طرف سیں اسے[9] یو بچن

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلا لے مجھے ایک دم آن کر

نہ جانوں کہ شوخ وہ سرتا بپا قیامت ہے یا سحر ہے یا بلا
نظر کر مرے دل کی بے طاقتی اتی[10] خوش ادا سیں مت مسکرا
تحیر میں ہے اب تلک آرسی ترے مکھ کی دیکھی ہے جب سے صفا
چھپا جا ہے ظلمات کے بیچ میں لباں کو تری دیکھ آب[11] بقا
عجب کیا کہ[12] یوسف غلامی کرے تری شان کو دیکھ اے میرزا
مردں گا جدائی سے بیتاب ہو مجھے چھوڑ کر جان ہرگز نہ جا

۱۔ بندے (د)
۲۔ فتنگی (د)
۳۔ ڈالا (د)
۴۔ جنگ تیں (د)
۵۔ ہمن (د)
۶۔ ہے (د)
۷۔ کئی (د)
۸۔ ہیں سدا (د)
۹۔ یہ (د)
۱۰۔ کہو اے عزیزاں برائے خدا (د)
۱۱۔ جیو سے جس اوپر ہیں (د)
۱۲۔ ایتا (د)
۱۳۔ آب بقا (د)
۱۴۔ ہے خوباں غلامی (د)

Marfat.com

جدائی کے مارے جلے شوق کے یہی عرض رکھتے ہیں نس دن سدا
تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلالے مجھے ایک دم آن کر

کروں میں تری[1] زلف کا جب خیال ڈسے ناگ ہو کر مجھے بال بال
بندھا جو تری زلف کے جال میں نہیں[2] پھر اسے تا قیامت نکال
جدا جو ہوا مل کے اس جان سیں اسے جینا ایک دم ہے محال
سجیلے مرے شوخ کی چال دیکھ پڑا خوبرویاں کے تشکر میں حال
کرے ترے مکھ کی مگر ہم سری کہ آیا ہے خورشید او پر زوال
روایت ہے یوں دین کے عشق میں کہ دل برکوں ہے خون عاشق حلال
ہماری طرف سیں اسے جائے کر کہے کون ایتی کسے ہے مجال

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلالے مجھے ایک دم آن کر

یہ گردش تری چشم بے باک کی ستم میں ہے استاد افلاک کی
جھلکتا ہے خورشید جوں بے لباس کہیں تجھ کوں پرواہ پوشاک کی
نین تجھ درس کے بھکاری ہوئے پکڑ ہاتھ کشتی دل چاک کی
ترقی ترے حسن کی دم بدم کرامت ہے عاشق نظر پاک کی
پکڑتا ہے دامن کوں دلدار کے برابر ہے جو عجز میں خاک کی
مرے دل ربا سوں کوئی دردمند حقیقت کہے جان غمناک کی

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلالے مجھے ایک دم آن کر

ترے لب کوں جس وقت دیکھے شراب ہوئے آگ میں رشک کے جل کباب
یو رخسار کے مطلع نور پر دسے خال جوں نقطۂ انتخاب
قلم برق بے تاب ہو ہات میں اپس دل کا گر میں لکھوں پیچ و تاب

۱۔ تری زلف کی جب
۲۔ (د) میں اس شعر تک ہے ترجیع بند ناتمام ہے۔
۲ پھنسے

Marfat.com

ہوادار تیرا ہے اے بحر حسن — نہ دے دل کوں برباد مثل حباب
ولی رنجتے بیچ استاد ہے — کہے آبرو کیونکہ اس کا جواب
ولیکن تبتع سیں کہنا سخن — کرے فیض سوں فکر میں کامیاب
نپٹ آبرو آج بے تاب ہے — کہو اس کے اس بے وفا سے شتاب

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلا لے مجھے ایک دم آن کر

تمت شد دیوان محمد مبارک آبرو بتاریخ بیست و دوم شہر شعبان المبارک سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ غازی مطابق سنہ ۱۱۴۹ ہجری المبارک لیمونہ۔

ترقیمہ نسخہ کراچی

تمت دیوان ریختہ محمد مبارک آبرو سلمہ اللہ تعالیٰ بروز یکشنبہ بتاریخ بیست و نہم صفر ختم اللہ بالخیر والظفر در عہد محمد شاہ بادشاہ غازی سنہ ۱۳ جلوس والا قلمی شد۔

(س سنہ ۱۱۶۵ھ صفحہ ۸۶، قلم سے لکھا ہے نیچے کسی نے اپنے ہاتھ سے سنہ ۱۱۳۱ھ سال تخت نشینی محمد شاہ ۱۱۴۴ھ سال کتابت لکھا ہے۔ آخر میں کتب خانۂ خاص انجمن ترقی اردو کراچی کی مہر ہے)

Marfat.com

(اضافہ ک) ردیف ی

بوالہوس آگے سب سجود ہوئے　　دیکھ عاشق کے غم کے سر سایے

آیا ہے نرگس (نرگسی) لوٹے کا جاما　　کریں کیونکر نہ ہم سیں چشم پوشی

دیکھا ہے ہم نے جب سے وہ سبز رنگ لڑکا　　دل تب سیتی ہمارا لٹو ہوا ہے بنگی

مل گیا ہم سے وہ کبوتر باز　　اڑ گئے سب رقیب کے سیسے؟

کن پار دے کہ ہم کوں مژگاں بھوں اتہای　　بتلاوتے ہیں ناحق تروار اور کٹاری

دل رشک سیں ہمارا ہوا ہے دو نیم پیارے　　کرتے ہو بوالہوسیں جب عرض سن کے آرے

ایسا کوئی نہ تار ہے نازک نہ بال ہے　　تیری کمر میاں یہ عدیم المثال ہے

جاما اے شوخ اس طرح سیں کیوں چکا ہے　　یہ مزاکب سیں ملا کس نے تجھے سکا ہے

چشم سیہ سج کے گردش میں جب کہ دستی　　بادام رشک سیں تب چکی کے بیچ پستی

چکر میں آ پڑی ہے تری دیکھ کر گلی　　واعظ کی عقل کیوں نہ پھرے اب چلی چلی

بن زر ستی کمال (میاں) جوں (کی) تباں ہیں ایسے　　جو کوئی ٹکے دے ان کوں اس کوں لگے ہیں ویسے

Marfat.com

سنبل تن کے دیکھ کے یہ بال مرگئی یہ حال دیکھ سرو چمن میں نہر گئی

خوباں منیں کسی کوں بہتر نکہو کسی سیں یے طفل آبرو سب موتی ہیں ایک لڑکے

مار ڈالا عشق کے جنجال نیں بول لڑکوں کے پڑے ہیں پالنے

صنم بتاں میں ہمارا مرا (؟) کافر تھا کہا ہے رام سن اس کوں خدا خدا کر کے

خداوندا کرم کر فضل کر احوال پر میرے نظر کر آپ پر مت کر نظر افعال پر میرے

سارے معالجوں میں جلاب خوب تر ہے ہمیشہ ان سبھوں کا پہچانتے ہو ہر ہے

عاشق ہوں میں رکھیں گے سب لوگ نام تجھ کے یوں نازنیں لٹک کر مت کر سلام مجھ کے

لوہے کے بیش و کم کا اور ہی حساب ہوے شمشیر زن ہو سو ہوے یہ گھاٹ باڑھ جانے

زلف کوں دل باندھ لینے میں قیامت ہے بہت کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیا بلا ہے

سب کہیں عزا یکم کوں گو یہ تیرے منھ کہے آج عاشق نیں کری ہے سب جگت میں دوسری

گلال اور سودہ ابرک سیہ ابرو پے سبزاں کی جو کوئی دیکھے سو اس تروار کا چو رنگ ہوتا ہے

دشنام میں جو بھر کر بھیجی تھی تم نیں ساری ہم پاس وہ کتابت انگ ہے یادگاری

رکھتے ہو سکرا کر لوگاں کے گھر کو گھیر پیارے ترے یہ پیار کے ہانسی حصار ہے

Marfat.com

مثنوی در موعظہ آرائش معشوق

(اس مثنوی پر کوئی عنوان نہیں لکھا ہے لیکن نفسِ مضمون سے ظاہر ہے کہ یہ وہی مثنوی ہے جس کی تعریف متعدد تذکرہ نگاروں نے کی ہے اور جو آرائشِ محبوب پر لکھی گئی ہے۔ قائم نے لکھا ہے کہ ۱۵ اشعار کی مثنوی حسینانِ ہند کی آرائش کے سلسلے میں بہت بہتر موزوں کی ہے۔ کریم الدین نے اس کا عنوان "موعظ آرائشِ معشوق" لکھا ہے) یہ مثنوی نسخۂ کلکتہ سے نقل کی جاتی ہے جا بجا اشعار پڑھے نہیں گئے ہیں،

ہے سزاوار ثنا وہ باکماں — جلوہ گر جس نے کیا حسن و جمال
خوبرویوں کو سکھائیں خوبیاں — ناز کو تعلیم کیں محبوبیاں
عاشق اور معشوق کو پیدا کیا — ایک کا دل ایک پر شیدا کیا

دیکھ قدرت اس کی اے اہلِ وفاق — مجھ کو کیا واقع ہوا ایک اتفاق
ایک دن میں گھر سیتی ہو کر اداس — سیر کرنے کو اٹھا تھا آس پاس
دیکھتا پھرتا تھا دلّی شہر کو — کوچہ و بازار باغ و نہر کو
ناگہاں ایک خوبصورت مل گیا — دیکھتے ہی اوس کو میرا دل گیا

منقبت در مدح پنج تن صفحہ ۱۳۰ پر

Marfat.com

کیا بیاں کر یئے کہ کیا تصویر تھی — دل کے حق میں مایۂ تسخیر تھی
چشم و ابرو رنگ رو سب خوب تھا — عضو اس کا ہر ایک محبوب تھا
قد و قامت اور چھب ترکیب وار — خوب لگتا تھا بہت دوش و کنار
کھینچتا تھا دل کے تئیں سر تا بہ پا — دیہہ ساری نرم و رخسارہ صفا
لیکن اپنے حسن سے تھا بے خبر — طور زینت کے رہے تھے سب بگر
سر اوپر دستار نامعقول تھی — بر میں جامہ نہیں تھا اک جھول تھی
ترک آرائش کو ! بھایا تھا ہنر — چاہنے والے سے کرتا تھا حذر
دیکھتا تھا جو کوئی اس سے تکیاں (تاکنا یاں) — اس کے تئیں کہتا برادر بھاگ یاں
دیکھ کر دل نے کہا صد حیف ہے — ہے یہ (ایسی) لے دلے بے کیف ہے
قصد کر نزدیک اس کے میں گیا — حکمتوں سیتی لیا باتوں لگا
جب ہوا بایک دیگر واقع کلام — تب لگا کہنے کہ کیا ہے تیرا نام
جب کہا میں نے کہ کیا ہے تیرا نانو — کہتے ہیں میرے تئیں کو آبرو
نام سُنتے ہی کیا اُٹھ کر سلام — خوش ہوا ہنس کر لگا کرنے کلام
آرزو سیتی لگا کہنے کہ ہم — یاد میں رہتے تھے تیری دم بدم
بات تیری شہرۂ آفاق ہے — دل ترے اشعار کا مشتاق ہے
مدتوں سیں شوق رکھتے تھے ہمن — کچھ عنایت کیجیے اپنے سخن
بات اپنی کر چکا جب وہ تمام — منتہی جب ہو چکا اس کا کلام
تب کہا میں نے کہ میرے سب سخن — وصف میں خوباں کے ہیں (پھر نامہ بن)
یا بیاں ہے ان کے رنگ روئی کا — ذکر ہے یا حال ہے خط موئی کا
یا صفت ہے زیب و پوشاک کی — وصف ہے یا دانش و ادراک ہے
یا کہ قصہ ہے ادا و ناز کا — یا فسانہ شوخی و انداز کا
طرح ہے سب ان کے ماند و لود کی — طور ہے ان کے زیاں و سود کی
سو تو وے باتیں تمھیں آتی نہیں — دل میں وہ طرحیں تمھیں بھاتی نہیں
بس مرے اشعار کو پوچھے گے تم — لیکن ان بیتوں کو کھوجو گے تم

Marfat.com

سن کے میری بات کو بوجھا تمام — آرزو سے پھر لگا کرنے کلام
کالے میاں صاحب تم ان طرحوں کے تئیں — دلبری اور ناز کی شرحوں کے تئیں
پیار سے مجھ کو بتا دو ایک ایک — طور خوبی کے سکھا دو ایک ایک
جہل کا پر طرف ہو جائے خلل — علم ہووے میں کروں اس پر عمل
تب کہا میں نے کہ میں کہتا ہوں بات — روک کر دل بیچ سب میرے نکات
شاعری موقوف کی میں نے تمام — اب میں سیدھی طرح کہتا ہوں کلام
تجھ سا جو لڑکا کہ وہ بے بوجھ ہو — ان کو ان باتوں کی دل میں (سوجھ) ہو
خوب رہ ئی کہ اگر ہے دل میں دھن
جس طرح کے میں بتاؤں تا وہ بھاؤ — اس طرح سے اپنے تئیں کو تو بناؤ
اولاً رکھ سر اوپر پٹھے مدام — بال رکھ دونوں طرف تو بے مرام
کان کے آگے سے آدھے سر کے تئیں — گول رہنے دے منڈاوے مت کہیں
پر تمامی سر پہ رکھنا خوب نئیں — شوخ رنگینوں کا یہ اسلوب نئیں
سر کو پیشانی کے اوپر سے منڈاؤ — کنپٹی پے استرے کو مت لگاؤ
دارووں سے روز اپنے بال دھو — یک سر مو اس سیتی غافل نہ ہو
دھو کے پھر سکھلا کنگھی سے صاف کر — تیل دے کر گوندھ رکھ، موواف کر
جس قدر ہو اس قدر ان کو بڑھاؤ — کھول چھپکے بھٹ ہر کسی کو مت دکھاؤ
بال گوندھے ہوں تو چیرا اب اتار — خوب سے لگتے کسی کو زینہار
کھینچ کر جوڑے کے بنوں باندھو ہو جب — دیکھنے میں خوب لگتے ہیں موتب

اُبٹنے کو لے کے ٹک مکھڑے کو مل — دھوپ ہو تو گھر سے باہر مت نکل
زعفراں اور تیل چنبیلی کا لے — کاٹ کر اس بیچ رس لیمو کا دے
وہ روا ہر روز استعمال کر — چھپ چھائیں ہوئے تو فی الحال کر
یہ دوا ہر روز سے لگا — رات مل اور صبح (کو) حمام جا
مل مسی دانتوں میں اور رینیں جما — مل کے مسی بہت سی پیڑی جما
سرخ رکھ پانوں سے لب کو دم بدم — کر تبسم بیشتر اور بول کم

Marfat.com

چشم کو اپنی سجن سرمہ لگا ؟ رکھ کر مت لگا دے بہت سا
انگلیوں کی پور اوپر مہندی رچاؤ پر ہتھیلی بیچ ہرگز مت لگاؤ

دل چھلا چاہے تو پہن انگشتری زیب دے ہاتھوں کے تئیں مشک پری
؟ اگر خوش رنگ و خوش اسلوب ہے تو انگوٹھی بیچ رکھنا خوب ہے
ہاتھ پہنچے تو رہیں تعویذ دار آستیں سیتی رکھ اس کو آشکار
کہربا کی ایک سمرن مول لے دانے اس (کے) آبدار اور گول لے
کربلا کی خاک کا کنٹھا بنا رکھ گلے کے بیچ تو اس کو سدا
ڈنڈ پر اپنے جو تو تعویز باندھ پیچھے بازو کے کہ تجویز باندھ
سج بنا اپنی اور چھب تختی نکال لے کے رکھ اس کے تئیں (جامہ اٹال)
ہاتھوں میں سونے کے توڑے پہن کیا مضائقہ ہے اگر آتی ہو (پھبن)

گر سجے پھنٹیا جو تو سجدار بھج جو نہ آوے خوب تو سو بار سج
آئینہ تو دیکھ اور کر دل میں غرور بیچ دے ہندوستاں زادوں کے طور
بھوں سیتی ٹک پگڑی کا اکا دور ہو سر پہ چاروں طرف سے چمو در ہو
سج ہوا کا سمجھا ٹک بلند اس طرح کی باندھ جو آوے پسند
اس طرح کی باندھ ہو جو خوشنما سر اوپر تیری لگے
سو طرح کی پگڑیاں دیکھی ہیں ہم لیکن ایک بھی پیچ برابر ہے کم
لہر جو ایک پے جا ہو بے بھاؤ پر
یا کہ ایک پیچا پنت تلوار باندھ
جامہ زیبی کی طرح تو خوب بوجھ جس میں لاگا (سو) خوب وہ اسلوب بوجھ
چولی اونچی کرتک یک پوشاک سے زیب . . . . بیجا ک سے
آستیں یکساں گریباں تنگ ہو کھب اسے دیہی سیتے یکرنگ ہو
تن سے یکساں ہو نظر کے بیچ میں چیں) دھنس جائے کمر کے بیچ میں
گھیر ہو دامن کا تو کرتا کہ دس اس قدر نیچا کہ ہو زیبا درس

Marfat.com

اس طرح جامے کو اپنے تو سنوار — جس میں چھب تختی لگے ترکیب دار
سونت دامن آستیں کو خوب چن — چرح کر چننے کے ہو دیں تجھ میں گن
قادری پہنے تو تکما سے ہے لگاؤ — اس قدر لازم ہے گر دل ان کو بناؤ
جو کہ . . . سو ہیں . . . . — خوش دلوں کو خوب . . . . تھے
پھر پائجامہ پہر مشروع کا تو — اس کے تئیں . . . . لگا کر کرا دو تو
نہ بہت تنگ ہو نہ کشاد — معتدل معقول نہ کم ہو نہ زیاد
نہ ہو نیچا بز نہ چوڑی دار ہو — جس قدر زیبا ہو (خو)ش مقدار ہو
باندھ لیجیے جن کے شلوار بند — ریشمی جو بے طرح کوئی ہو . . . پسند

پاؤں میں پاپوش بانا تی پہن — ہوا زلی کام اس پر یا چکن
یا مفرق جھلملاتی ہو تمام — یا کوئی سادی طرح کا ہو وے کام
. . . کے باندھ . . . گر گابی کے — صاف ہو بندش نہ ہو جا . . کل

چین کو چاروں طرف سیتی جماؤ — کھینچ کر کے بیچ نیکے کے لگاؤ
ایک آنچل خاک خاک میں . . چھوڑ — اس کے سج لگے ہے معشوقوں کی زور
داہنے رکھ آنچل اور بائیں کٹاؤ — پر سنہری ہووے . . . بے آبدار
نیچے کا نشانہ ہلکاری کا کر (ی) — دے مغل کے ہاتھ شمشیر و سپر
خوب لگتا ہے دوپٹہ سر اوپر
یا کہیں مکھڑے کے تئیں کیجے جما — چشم وابرو اس کے تئیں دیجے دکھا
ڈال لیجیے یا کبھی کاندھے اوپر — باندھ لیجیے یا کبھی پگڑی مکھڑے اوپر
جب کہ ہو پوشاک سے تجھ کو فروغ — ہو شگفتہ جس طرح کھلتا ہے باغ

اور بیڑے کھائے ہو جائیں دو نو لب — غرق سرخی بیچ جوں یاقوت کب
عطرے کے اپنے کپڑوں کو لگاؤ — شان سیتی بیٹھ اور حقہ لگاؤ

Marfat.com

ساتھ رکھ ہر وقت اپنے تو رومال — پونچھتا رہ دم بدم مکھڑا وگال
وہ شگفتہ اور خنداں گل کے جوں — زمزمے کر شوق سے بلبل کے جوں
شوخی نمکینی کو باہم ملا . . . . . راہ چیلا
شخص بے نمکین ہو ہے بے وقار — شوخ کو عاشق پسند کرتا ہے پیار
بس عیاں آرام اور تمکین ہو — ایک پنہاں شوخی و . . . . ہو
چشم و دل میں اچپلاہٹ ہو مدام — بات اور حرکت بیاں ہو نمکیں تمام
ہر طرح کی بات جب ملحوظ ہو — تجھ سے مل کر تب کوئی محظوظ ہو
چال چلنے میں لٹک درکار ہے — پر لٹکنے کی بھی ایک مقدار ہے
(خواہ) اگر چاہے منک خواہ اپنے لٹک — وہ طرح جس میں (کہ) ہو دل جائے اٹک

بیٹھنے میں بھی حسن کے ساتھ بیٹھ — عشوہ و ناز و جتن کے ساتھ بیٹھ
مسکرادے اوّلاً تب بات کر — سحر کر جو ہو ادا کی سات کر
بھول جا باتوں میں اپنا مکھ بلاس — ناز و غمزے بیچ پر جا رکھ حواس
بھوں چلی جاوے سخن سازی کے ساتھ — گرم رکھ انکھیاں نظربازی کے ساتھ
ہاتھ ترکت ہے (ہر) ایک انداز پر — . . . بات کے کرتے ہیں . . . کہ
دم بدم اور ہی طرح اپنی بنا — گا۔ ناز و گاہ عشوہ گہ ادا
کہیں تغافل کر کہیں ہو مہرباں — گاہ کر لطف نہانی گہہ عیاں

چشم کی . . . دل میں یاد رکھ — دیکھنے کی کے بھاؤ دل میں یاد رکھ
کہیں چرا جا چشم کو اغیار سے — کہیں انکھیوں (کو) ملا جا پیار سے
چشم سے کہیں دیکھ کر سکے نظر — کج نگاہی سے کہیں دل ذبح کر
. . . توے کی طرح دیکھا جا کبھو — دیکھ کر عاشق کو شرما جا کبھو

کر کبھی ٹک آشنا یا نہ نگاہ — اس طرح سے دیکھ جو ہو دل میں راہ
مسکادے کہیں . . . میں بیٹھ کر — پیارے آجا . . . میں بیٹھ کر

Marfat.com

کرنگاہوں کو کبھی ناآشنا دیکھ کر کہیں بے گناہ ہو . . .
دیکھنے میں عاشقوں کا کام کو کہیں . . . سے دے نہیں کہیں رام کر
کام آنکھوں کے ہزاروں ہیں سخن کر جو کچھ اس میں سے آویں تجھ سے بن
شوق والے کو سبھوں میں تاڑ لے ہر نگہ میں جیو اس کا کاڑھ لے
چاہنے لاگے تو لے اس کو لگا دم بہ دم انکھیاں سیتی انکھیاں ملا
بات کر اوروں سے دیکھ اس کی طرف مسکراتے ہیں ادا کے دل کے حرف
دیکھ اس کی طرف اوروں سے زیاد ہر ادا و ناز کی لے اس سے ادا
بات کرنے کا اگر محتاج ہو
(کیجیے) جو مقتضی ہووے مقام تو توجہ کر کے اس (سیتی) کلام
آشنا ہووے جو اپنے شوق سے کیا مضائقہ اس سے ملیے ذوق سے
گرم کیجیے تو کرم (کیجیے) دوستی
جس کوئی موافق ہوا اخلاص میں اس قدر وہ . . . اس کے پاس میں
پر خبر رکھنا کوئی خندہ نہ ہو بوالہوس ناپاک دل گندہ نہ ہو
کوئی پاجی یا کوئی لچا نہ ہو بات کہنا اس سیتی بے جا نہ ہو
اب زمانے کے رجالے ہیں کچھ اور سیکھ کر ہندوستاں زادوں کے طور
سج بناتے ہیں سپاہی کی تمام کرتے ہیں ہندوستاں زادوں کا کام
گھورتے ہیں خوبصورت کے تئیں دل میں رکھتے ہیں کدورت کے تئیں
ظاہری اطوار پر کر کے نظر معتقد ہوتے ہیں کر کے بے خبر
تو خبرداری سے کرائے (خوش) معاش مل کسی اشراف سے کر کے تلاش
جو کوئی مردہ دل و بے درد ہو عاشقی کے . . . میں نامرد ہو
. . . اس کی صحبت سے سوا پرہیز کر اس طرف دیکھے تو نظریں تیز کر
جس کو جانے یوں کہ دل پیار نہیں اس کی جانب دیکھنا درکار نہیں
جس کو جانے تو کہ عاشق زور ہے غرق تیرے عشق میں سر توڑ دی ہے

رات اور دن بے قراری ہے اسے درد دل سے آہ وزاری ہے اسے

Marfat.com

دیکھنے سے اس کو ہوتا ہے قرار ہجر میں رہتا ہے دائم دل فگار
بن ملے رہتا ہے اکثر یاد میں صبر نہیں رکھتا دل ناشاد میں
روبرو کرتا ہے ظاہر شوق پیار غائبانہ کھینچتا ہے انتظار
اس کے ملنے کو نعمت جان تو جان سے ہو اس اوپر قربان تو
جس میں وہ راضی ہو تس میں گرم رہ چاہنے میں اس کے تو بے شرم رہ
جس کے ملنے سے آتی ہو رشک اس کے جان و دل کے تئیں کھاتی ہو رشک
اس سیتی اے جان تو ہرگز نہ مل (تا) تو کہ آزردہ نہ ہو عاشق کا دل
سیکڑوں دیکھے ہیں تجھ سے خوبرو عاشق صادق نہیں ملتا کبھو
ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں سارا جہاں بوالہوس ہیں بیشتر عاشق کہاں
جس اوپر امید کا ہو ہے کرم اس کو عاشق پہنچتے رہیں گے بہم

حسن ہی ہے میرزائی کر تلاش وہ نہیں معشوق جو ہو بدمعاش
میرزائی ہو ہے معشوقی کی جان خوبصورت کے تئیں لازم ہے شان
قدر اپنی دل میں بوجھا چاہیے ابرو کی بات ..... چاہیے
کام معشوق کا ہو جاتا ہے بند جو نہ ہو معشوق کو مطلق گھمنڈ
میرزا ہو کر نہ کر زیادہ غرور آدمی کو آدمیت ہے ضرور
خلق و خوبی خرچ کی ہو شان سے سب سے خوش ہو مل بڑا ہی مان سے
اس طرح سے مل کہ بے عزت نہ ہو اہلِ مجلس میں تیری ذلت نہ ہو
جو ... ہو اور اور بے وقار ہوش والے اس کو کب کرتے ہیں پیار
خوب روئی بادشاہی ہے بڑی سلطنت زیبا نہیں جو ہوے (نو) کری
شاہ ہے معشوق سب عاشق امیر ایک بخشی ہے انھوں میں ایک وزیر
ایک کو خدمات (ہیں) دربار کی ایک کو تدبیر کار زار کی!
ایک کو صحبت ہے روز و شب تمام ایک کو تنہا یہی (کار) اسلام
ایک کو خدمت (ہی سے) ہوتا ہے بار ایک کے تئیں کاڑھ دے ہیں چوبدار
کیا ئی شاہی کا بڑا دربار ہے کوئی خوشدل ہے کوئی بیزار ہے

Marfat.com

پس شہنشاہی کو لازم ہے کہ سب
حکم کے تابع ہوں اور مانیں ادب

دشمن گر ان میں (ہووے) یکدیگر
کوئی کسی کے تئیں نہ پہنچاوے ضرر

پر (انھیں) باہم یہ ڈر ہے شاہ کا
خار ہے نہیں کوئی کسی کی راہ کا

خوبرو کا ایسا استعداد ہو
سلطنت کی طرح اس کو یاد ہو

جان معشوق کو کہتے ہیں اگر
کہہ مہاجن اس کو جو ہوئے سگھڑ

(قدر) سگھڑائی کی دل کی جان
حسن کے رہنے کی سگھڑائی رہے ہجان

عشق سے باہوش کرتے ہیں حذر
دیکھتے ہیں خوبرو کو بھر نظر

پر سگھڑ کو دیکھ کر ہر ہوشیار
چاہنے لگتا ہے دل بے اختیار

خوبصورت جب کہ ہوتا ہے سگھڑ
دیکھ اسے میں جان سے جاتا ہوں مر

حسن کے جو ساتھ سگھڑائی نہ ہو
تو نہیں ہے پھول میں خوبی کی بُو

حسن اور خوبی کو آخر ہے قضا
ایک سی رہتی ہے سگھڑائی سدا

راگ و ناچ و شعر جگ میں . . .
ہے سخن موقوف سگھڑائی پہ سب

تو سکر . . . یہ اپنا چیت لگا
. . . . رہنے سیتی ہے مرنا بھلا

غیر صحبت مل کے تو مت پی شراب
آدمی اس طرح ہوتا ہے خراب

سادہ رو جب مست اور سرشار ہو
بے تکلف ہر کسی سے یار ہو

تب تو نہیں رہتی ہے معشوق کی شان
اس سے سارا شہر ہوے بدگمان

سب سے کہتے ہیں خوار و مبتذل
ہوے بدنامی میں نام اس کا مثل

پس تو پیارے خوار ہر جائی نہ ہو
ڈر کو بدنامی و رسوائی نہ ہو

مبتذل ہونے ستی جاتا ہے حسن
کب خرابی بیچ بھر آتا ہے حسن

عیش کر . . . . . چھوڑ مت
سب سیتی مل . . صحبت چھوڑ مت

زر کا لالچ اپنے دل میں تو نہ کر
فسق اور عصیاں کے . . سیتی ڈر

خوبرو زر کی طرح سے خوار جا
سب کے دل سے آخر اس کا پیار جا

Marfat.com

دل میں جس معشوق کے ہو زر کا میل — دیکھنے والوں کا وہ ہوے دبیل
خوبرو کو جو کہ ایک پیسہ بھی دے — ایک بوسہ کیا ہے جو چاہے سو لے
کیا کرے جب دل . . . . ہو چکا — کیونکہ اچھا ہو کہ . . . . ہو چکا
بے طمع رہنا عجب ایک چیز ہے — وہ سمجھتا ہے جو کچھ تمیز ہے
چاہتا ہوگا جو کوئی نداں — آپ سے قرباں کرے کا مال و جان
مانگنا کچھ اس سیتی درکار نہیں — آپ سیتے لا نہ وے سو یار نہیں
تو طمع مت جو کچھ قسمت میں ہے — سو ملے گا بن ملے وہ کیا رہے

جب کہ تیرے مکھ سیے خط آغاز ہو — حسن خوبی کا نمایاں راز ہو
سب طرف سیتی اٹھے خط کا غبار — گرد (ادھر) کے ہوئے سبزہ آشکار
مت لگا مقراض سے یار استرا — ابتدا میں چھیڑنا ہوے برا
مدتوں پر چھوڑ اپنے حال پر — سیر کر صنعت خدا کی گال پر
کر دیوانہ سب کو دکھلا کر بہار — حال بارے شوق سے کر دل شکار
رہ . . . . کے کاموں میں گرم — جب . . . بال تیرے منہ کے نرم
جب کہ جانے تو کہ کی کہ اب خط نے دھوم — . . . . . کر کر ہجوم
ہو گئے ہیں بال سارے منہ کے سخت — بدنما لگتے ہیں نازیبا کرخت
تب تراش ان کے تئیں ہر صبح و شام — صاف کر مقراض سے اول تمام
. . . . . اول آخر منڈاؤ — کام معشوقی کا ان طرحوں چلاؤ
جب کہ جانے تو کہ اب خوبی گئی — نازک اندامی و محبوبی گئی
حسن کی جو بے وفائی کی خبر — کان سے سنتا تھا سو اب کر نظر
چاہنے والوں کا اب دل پھر گیا — عشق بازاروں کی نظر سے گر گیا
باغ سیتی اوڑ گیا رنگ بہار — پھول کی جا کہ نظر آتے ہیں خار
تب نہ رکھ معشوق پن کے دل میں چاؤ — چھوڑ زینت آپ کے تئیں مت بناؤ
مت توقع رکھ کسی سے پیار کی — بے غرض کر دلبری ہر یار کی
بیچ میں مل آشنائی کی طرح — خرچ مت کر دلربائی کی طرح

Marfat.com

چھوڑ دعوی کر کے تو مت ہو بتنگ — نازبے جا بدنما ہے اور جنگ
ہوئے جا معشوق کے تب دل سے بات — شوق کر ملنے کا اور خوباں کے ساتھ

کہہ چکا میں دل بری کی سب طرح — ناز کی جلوہ گری کی سب طرح
اس موافق کو . . . اپنے بناؤ — . . . خوباں کو . . . باتیں سناؤ
تاکہ اپنے تئیں بنا دیں اس طرح — عاشقوں کے تئیں رجھا دیں اس طرح
اہلِ دل دیکھ تب اسے خورسند ہوں — دل انھوں کے ان سے دونے بند ہوں
عاشقوں کے دل کی حاصل ہو مراد — خاطرِ اہلِ غم کی ہو خورسند و شاد
مجھ کو ان کے دل کی خوشی مطلوب ہے — ان کو خوش کرنا بہت ہی خوب ہے
شاہد ان میں سے ہیں کوئی مبتلا — میرے حق میں بھی کرے کوئی دعا
کیا عجب ہے جو دُعا سُن کر شتاب — فضل سے اپنے کرے حق مستجاب
دو جہاں میں ہو نہ مختار جی (کدھو رکھو) — دین و دنیا بیچ رکھے آبرو

اضافۂ (د)

مر رہے پر کچھ نہ بدلے طور رد کھے یار کی — تب رہا جب چھوڑ دی ہم نے توقع پیار کی
جو کہا ہم نے کہا میرے کہے کا برخلاف — سہل بوجھا بے وفا میں اب دلوں کے پیار کی
ہم جہاں ملتے وہاں سے سوک کر بیٹھے جدا — غم نہ آیا اس کے دل میں کچھ میری آزار کی
کہیں ملے کہیں روٹھ جا کہیں صلح کہیں کرتا ہے جنگ — شرم اس نے چھوڑی اپنے اقوال و اقرار کی
دم بدم یوں بے مزہ ہو محبت کے خراب — ہر گھڑی کر کر جفائیں دوستی سب خوار کی
بے مروت ہوے جس بیمار کا ایسا طبیب — غم کے مارے کہہ کہ کیا حالت ہو اس بیمار کی
آبرو نے اب دیا ہے پھیر اس کا اختیار — ہے قبول اس کے تئیں ہر طرح مرضی یار کی

اضافۂ (د) و (ر)

میں ایسا راز داں وہ بے وفا ہے — کٹھن دل پر ہمارا ماجرا ہے
مریں ہم تو تمھارے سر کے صدقے — جو تیرے دل میں ہے سو ہی بھلا ہے
ولی کی بات سن کرتا ہوں تسلیم — کہ راضی ہوں تری جس میں رضا ہے
نہ یہ پوچھوں کہ تو بد ہے اس کا احوال — تمھارے دیکھنے کو تلملا ہے

Marfat.com

مرثیہ آبرو

افسوس ہے کہ آج رسول خدا کے تئیں　　حضرت امام سید ہر دو سرا کے تئیں
بے رحم کوفیوں نے بلایا دغا کے تئیں　　سچ جان کے امام نے اس ماجرا کے تئیں
لے اہل بیت قصد کیا کربلا کے تئیں

جب مسلم عقیل کو اول رواں کیا　　گویا اپس کے تن سوں جدا اپنا تن کیا
ہجرت سے اہل بیت نے ان کے فغاں کیا　　افسوس کیوں خدنگ بلا کا نشاں کیا
قدرت کسے کہ ٹھہر سکے اس قضا کے تئیں

مسلم کے ساتھ جو کہ کیا کوفیوں نے کام　　اس کا خدا کے قہر کو ہوتا ہے انتظام
ناحق دغا سیں قتل کیا دین کا امام　　لڑکے کئی یتیم کیے قتل بھر تمام
قصا لکھا یزیدیں بے حیا کے تئیں

مسلم - اشہید کہا جب یزید نے　　شادی کری یہ سن کے خبر تب یزید نے
ناپاک نابکار نجس نے پلید نے　　اسباب کارزار کا لاگا خرید نے
بھیجی کمک امام جہاں کی دغا کے تئیں

یہاں حضرت امام نے حق کو کیا کفیل　　جو کچھ رضا تھی حق کی نہ کی اس میں کچھ بھی ڈھیل
آئے اور اہل بیت کے گھر خون کی سبیل　　رخصت ہو جد پاک سیں آئے کہا رحیل
یہ وقت الوداع ہے آل عبا کے تئیں

Marfat.com

چھوٹا ہے اہل بیت سے اپنا مکان آج تن سے نکل چکی ہے مدینے کی جان آج
ویراں امام دیں کا ہوا خاندان آج کرتے ہیں دوستدار . . . فغان آج
سینا تھا بنے ہے کوہ کو سن اس فغا (کذا) کے تئیں

مسلم ہوئے شہید سنی جب کہ یہ خبر زخمی حرم کا تیغ جفا سے ہوا جگر
جو کچھ رضا ہے تس پہ پھر آخر کو صبر کر آگے کو اپنی راہ بلا میں کیا سفر
یہاں لگ کہ جا دو چار ہوئے کربلا کے تئیں

گردوں سیتی ستم منیں دونی تھی وہ زمیں انسان وحش وطیر سے سونی تھی وہ زمیں
اس (؟) سے مرگ جان کے ہونی تھی وہ زمیں دستی تھی لال لال کہ خونی تھی وہ زمیں
برپا کیے حرم کے جہاں خیمہا کے تئیں

اس وقت میں غنیم کی فوجیں ہوئیں نمود گرداں گلے میں (نکرد؟) ہاتھوں میں عمود
ہر سو دے کماں ہو دسر تیغ دو سر خود سم ہائے اسپ سے اٹھے (تھی) گرد جو نکدود
مانند شب سیاہ کیا سب ہوا کے تئیں

آب فرات بند کیا دشمنوں نے جا بے رحم اس جماعت نامہرباں نے جا
فریاد العطش کی کری بستگاں نے جا ہر چند عاجزی سے امام جہاں نے جا
منت کری مگر نہ سنا ماجرا کے تئیں

ہفتاد دو امام کے جو لوگ تھے رفیق اس تعزیت میں ایک ہے ایک ہو شفیق
جا دشمنوں میں عجز میں اول ہوئے خلیق دیکھا کہ ان کا بحر شرارت کا ہے عمیق
باندھی کمر پھر آخر (؟) غضب سے وغا کے تئیں

وہ لوگ جو امام جہاں کی رکاب تھے سب بیقرار و بیکل و بے خورد و خواب تھے
رہتے تھے آفتاب سیں عالی جناب تھے آتش سے تشنگی کی جگر سب کباب تھے
لڑکے (؟) تمام اور ترستے غذا کے تئیں

تب حضرت امام جہاں نے کہا افال (؟) فاسد ہے دشمنوں کا ہماری طرف خیال
بچنا ہمن کا ہاتھ سے ان کے ہوا محال لاچار ہو سبھوں نے مقرر کیا خیال
راضی ہوئے جو کچھ ہے خدا کی رضا کے تئیں

Marfat.com

نور دو چشم سید کونین مصطفیٰ جان عزیز فاطمہ فرزند مصطفیٰ
ہتھیار باندھ جنگ کو تیار جب ہوا یک بار تب حرم سے اٹھا شور و غلغلا
لرزہ پڑا سمک سے لگا تا سما کے تئیں

میدان بیچ جا کے جو ٹھاڑے ہوئے امام اپنے کیے بیان کرامت کے سب مقام
قرب علی و فضل نبی کا کہا تمام آگے امام دیں کے ہوا آ کے اژدہام
سنتے تھے ابتدا سیں لگا انتہا کے تئیں

فریاد کی کہ میں ہوں تمھارا امام وہ قایم ہے آج مجھ سے امامت کی بارگاہ گہ
واقع ہوا ہے ہم ایسا کون سا گناہ کرتے ہو اپنے روے کو کس واسطے سیاہ یہ
پھر کیا جواب تم کو ہے روز جزا کے تئیں

باتیں سنیں امام کی تب حر نیں (حبؔ) آیا امام پاس بجالا کے ادب
ظاہر کیے نیاز جو نہی دل کے بیچ سب دشمن کے ساتھ جنگ کی رخصت کری طلب
شمشیر کھینچ اٹھا کے کہا (باؔ) دپا کے تئیں

لشکر میں شامیوں کے دھنسا شیر کی طرح کڑکا اثر سبھوں کو زبر زیر کی طرح
نکلا سر(؟) بیٹھ کے شمشیر کی طرح اول جو کچھ کرے تھے (وہی) شیر کی طرح
پہنچے مخالف اپنے کیے کی سزا کے تئیں

آخر کو چور ہو کے گرا کارزار میں اس بادشاہ دیں کے ہوا انتظار میں
پہنچے امام آپ شتابی سے یار میں سر کے تئیں اٹھا کے لیا تب کنار میں
احوال دیکھ ہاتھ اٹھا یا دعا کے تئیں

ایسی طرح تمام جو تھے لوگ ساتھ کے جی سیں نثار ذات مبارک صفات کے
طالب تھے اپنے جی سیں شہادت کی بات کے کرتے تھے کام دونوں جہاں کی نجات کے
پیتے تھے جوے تیغ سے آب قضا کے تئیں

باقی رہے تھے آل عبا اور اقربا پیاسے تمام آب سیں ماہی کے جوں سدا
حضرت امام شاہ شہیدان کربلا تنہا نہ فاطمہ نہ حسن اور نہ مرتضیٰ
آمادۂ جفا و شہید بلا کے تئیں

Marfat.com

عباس بن علی ولی صاحب ظفر — لے مشک ہاتھ بیچ چلے باندھ کے کمر
پانی اوپر فرات کے اپنی رکھی نظر — بڑھتے ہوئے غنیم کے لشکر سیں کر گزر
پہنچے نہ دیکھ کھینچ کے جور و جفا کے تئیں

گھوڑے سیتی اتر کے بھری مشک آب سیں — خیمے کی طرف لے کے چلے اضطراب سیں
تب سعد بن زیاد پکارا عتاب سیں — لشکر کے تئیں دوڑ کے پہنچو شتاب سیں
جانے نہ دو حرم تلک اس باوفا کے تئیں

مردود آکے راہ میں مانع ہوئے تمام — کرنے لگے زبان سے پیکان کے پیام
جاری ہوا ——— زخمی ہوا ——— صاحب احترام
اس طرح سب شہید کیا اقربا کے تئیں

دیکھا امام دین نے سب لوگ مر چلے — ہر ایک نوبت اپنی شہادت کی بھر چلے
ظالم کے ظلم حد بشر سے گزر چلے — کرنا تھا جو سلوک سو آپس میں کر چلے
ہرگز اثر کیا نہ کچھ ان بے حیا کے تئیں

لاچار ہو کے آپ کیا قصد جنگ کا — تنہا نہ کوئی یار نہ کوئی اپنے رنگ کا
پھٹتا حال دیکھ جگر غم سیں سنگ کا — جلتا تھا جیو درد سیں کفر فرنگ کا
جوشاں ہوا تھا خاک میں خوں کربلا کے تئیں

قاسم نے دیکھ قصد لڑائی کو شاہ کا — تنہائی ان کی اور ہجوم اس سپاہ کا
مارا جگر کے درد سے نعرہ اک آہ کا — دامن پکڑ کے اوج حقیقت کے ماہ کا
معروض اس طرح سے (کیا) ماجرا کے تئیں

کاے شاہ میری باپ کے قایم ہو تم مقام — ہم کو تمھاری ذات کا ہے آسرا تمام
تم بن ہمارا جینا دنیا میں ہے حرام — رخصت مجھے قتال کی اول دو یا امام
یہ آرزو ہے جیو میں تمھارے خدا کے تئیں

قاسم کی بات سن کے یہ رویا بزرگوار — کاے جان تو امام حسن کی ہے یادگار
کرتا ہوں اپنے نینھوں سیں تجھ کو زیادہ پیار — رخصت نہیں تجھے کہ کرے جا کے کارزار
گھر بیٹھ چاہتا ہے جو میری رضا کے تئیں

Marfat.com

قاسم یہ سن امام کی باتیں ہوئے خموش — دل بیچ اپنے ضبط کیا جان کا خروش
بازو میں (چرا) باپ کا رکھا تھا یک سروش — عجز ہوا کے دیکھا اسے تو بچشم ہوش (؟)
دیکھا بھرا ہے خط حسن مجتبیٰ کے تئیں

س حرف میں امام حسن نے لکھا تھا یوں — اے نور چشم اپنے (میں) نصیحت سنا تھا یوں
جس وقت کربلا میں حسین ابتلا میں ہوں — اس وقت جان دیجیو جوں جانیے تو یوں
قاسم نے سب کہا یوں امام ہدا کے تئیں

سن کر امام دیں نے کہا رو کے اس طرح — دل بیچ اپنے غم سیں خفا ہو کے اس طرح
اے جان لکھ گیا وہ تجھے جو کہ اس طرح — دی ہے مجھے بھی بات کے ایک لو کے اس طرح (؟)
دیکھو تو اے حسن ۔ ۔ ۔ ہماری رضا کے تئیں

یہ سب امام دین نے قاسم کے تئیں سنا — قاسم کا ہاتھ ہاتھ میں لے کر حرم میں جا
وہاں دختر شریف کو اپنی لیا بلا — آپس میں مہر و ماہ کا ترویج کر ملا
فارغ ہوا مر شرع سیں ہو یا خدا کے تئیں

شادی ہوئی امام کے گھر غم کے حال میں — سعدین کو خزاں ہوا ردمآل (؟) میں
بلبل کے تئیں وصال ہوا گل کا جال میں — جلوہ کیا کمال نے آ کر زوال میں
پانی ہوا ہے سن کے دل اس ماجرا کے تئیں

قاسم کو گھر ——— — ایک دیکھتا تھا دوسرے کا منھ بچشم یاس
بریاں دل اور چشم تھی گریاں لگی تھی پیاس — تھی فکر اور فراق کی دہشت سے دل اداس
یہ طور تھا خوشی کا نئی کد خدا کے نئیں

اس وقت بیچ لشکر مردود شامیاں — ملعون نابکار سیہ رو حرامیاں
کرتے تھے گرد خیمے کے آ کر کے خامیاں — کرتے تھے جنگ جیسے ہو سو آمیاں (؟)
قاسم اٹھے غصے سے سن ان کی صدا کے تئیں

بےتاب ہو عروس نے دامن پکڑ لیا — کاے شاہ حق (منشی) تو نے کیا کیا
سارے حرم نے خون جگر غم سیتی پیا — قاسم کی والدہ نے تڑپھ اپنا جی دیا
قاسم چلا تو چھوڑ بوجھوں کھان ہوا کے تئیں

Marfat.com

قاسم نے اپنے ہاتھ کی ایک آستین پھاڑ رو کر کہا عروس کے تئیں صبر او قرار
میرا ہے یہ نشان شہیدوں میں آشکار رکھ یاد اس نشان کو دل میں کر ایک بار
ہم ملیں گے پھر کے روزِ جزا کے تئیں

نکلا حرم سے قصد لڑائی کا کر امام روتا تھا عرش فرش زمیں آسماں تمام
دشمن کے ساتھ ہو کے مقابل کیا کلام بیٹا ہوں میں حسن کا، وہ قاسم ہے میرا نام
کرتا ہوں کون تم میں سوا وے وغا کے تئیں

مردود سن کے بات یہ قاسم کی ڈر گئے بن تیغ و تیر خوف سیں نامرد مر گئے
سعد اور زیاد نظر (پسب) گر گئے طاقت نہیں کسی میں سبھوں کے جگر گئے
ارزق سے تب کہا کہ تو دیکھ اس قبا کے تئیں

ارزق ہوا امام کے آ کر ہوا دوچار تبری و تیغ کی ہوئی آپس کے بیچ مار
آخر کو کھینچ امام نے شمشیر آب دار ارزق کے سر پہ مار کیا تا کمر فگار
پہنچا اس خراش بہ تحت الثریٰ کے تئیں

پھر تاب تھی کسے کہ مقابل ہو شاہ کے منہ زرد ہو گئے تھے تمامی سپاہ کے
مارے ہوئے تھے تیر غضب کی نگاہ کے سب بھاگنے کے واسطے جویاں تھے راہ کے (کذا)
کہتے تھے جانتے (نہ تھے) ہم اس بلا کے تئیں

(کسی؟) امام نے سب کر کے قتل عام کشتوں کے ہر طرف سیتے پشتے (کیے) تمام
لاچار ہو سبھوں نے کیا گرد اژدہام ... شاہ کی کہا ..... کام
زخمی ہو کر گرے تو پکارا چچا کے تئیں

سن کر صدا امام جہاں ہو کے بے قرار پہنچے بے تاب آ... پڑے تھے جہاں کے بار
قاسم کے تئیں دیکھ (کہ) سب زخمی بیشمار سر کو کیا تھا گود میں روتے تھے زار زار
شفقت سے چومتے تھے رخ باصفا کے تئیں

قاسم نے آنکھ کھول کے دیکھا امام کو خنداں ہو کر کے قصد کیا تب کلام کو
خشکی سے تھی نہ تاب زباں کو کلام کو رخصت ہوئے نگاہ میں عالی مقام کو
موڑی عناں شہید نے دار البقا کے تئیں

Marfat.com

نوشہ (کا) حال دیکھ کے روتے رہے زناں کرسی و عرش و فرش بر و بحر انس و جاں
آئے امام جب کہ حرم میں اٹھا فغاں تب کوہ دشت تاب نہ لائے ہوئے طپاں
طاقت کسے کہ دیکھ سکے اس عزا کے تئیں

بے ہوشی آ گئی علی اصغر کو پیاس سے سنتے کہا امام جہاں کو نراس سے
یہ طفل بے گنہ کہ مرتا ہے پیاس سے اصغر کو لے امام نے بانو سے پاس سے
تسکین بہت سی دے کے حرم میں لسا کے تئیں

لے کر مخالفوں کے مقابل کیا صغیر کاے قوم گرچہ میں ہوں گنہ گار بس کبیر
اس طفل بے گنہ نے کیا کیا ہے اے شریر سننا تھا رن میں کھینچ کے مارا ہے ایک تیر
گردن میں لاگ طفل کی توڑا قضا کے تئیں

غم گیں امام ہاتھ میں لڑکا لیے شہید آئے حرم کی سمت یہ بانو کی کر کے دید
توڑے تڑپھ سیں ہاتھ سیتی سب موے سپید ماتم پہ ماتم اور ہوا غم پہ غم مزید
کیونکر کوئی بیاں کرے اس ماجرا کے تئیں

اصغر کے بعد پھر علی اکبر نے کی قتال دیکھلا سبھوں کو اپنی شجاعت کا سب کمال
تھا آفتاب پر ہوا دشمن کے حق میں کال لایا تمام خیم کے لشکر اوپر زوال
دشمن کے توڑتا تھا سر اور دست و پا کے تئیں

آخر کو دشمنوں نے کیا گرد آ کے گھیر تن پر لگے امام علی اکبر کے تیغ و تیر
بے تاب ہو زمیں پہ گرا خون سے بتر کوثر کے جام جا کے پلا تاک ہوے وہ سیر
رخصت کیا شہید کو دار البقا کے تئیں

جب ہو چکے شہید علی اکبر امام دیں تب اقربا میں کوئی نہ رہا اور کوئی قریں
ایک حضرت امام علی زین العابدیں بیمار تھے مرض میں گرفتار دس حزیں
درد و الم میں بھول گئے تھے دوا کے تئیں

لاچار ہو کے جنگ پہ ان کا بھی جی چلا چلنے لگے پہ ضعف سے جاتا نہ تھا ہلا
جب حضرت امام نے یہ حال اٹکلا تب ان کو منع کر کے کہا دل میں یوں بلا
رہنا ہے تم کو نسل کی میری بقا کے تئیں

Marfat.com

موقوف کر کے ان کو کیا آپ قصد جنگ
دل میں رکھا کہ آپ مروں جا کے بے درنگ
یاد آ گیا جناب میں ناموس اور ننگ
خیمے کی طرف پھر کے چلے دل میں ہو کے تنگ
دیکھا بلا کے گھر میں ہر اک مبتلا کے تئیں

وارد ہوا تھا آل نبی پر عجب مقام
بسمل پڑے تھے خاک میں سب صاحب احترام
حسرت سے رو دیتے تھے سب اہل حرم تمام
احوال دیکھ کر کے تحیر میں تھے امام
کس واسطے نزول ہوا اس بلا کے تئیں

Marfat.com

متفرقات
مستزاد

آنکھوں نے تیری دل کوں مرے قتل کیا ہے — بانکی نظراں ہیں
زخماں کے تمن خون جگر غم سوں بہا ہے — چشمِ نگراں ہیں
اے جان نزاکت تری کرتے ہیں غلامی — دل بیچہ نہ سمجھ کر
خوباں نے تجھے دیکھ میاں نام دھرا ہے — سب ڈھو کراں ہیں
معشوق کو پاجی منشی خوب نہیں ہے — عاشق کا سخن سن
کہتا ہوں محبت سیں کہ یہ طور بُرا ہے — مت مل نفراں ہیں
عاشق کا کہو رنگ نہ ہو زرد سو کیونکر — اب طرز کے دیکھے
زرداریس ملتے ہیں یہی طور بُرا ہے — اب سیم براں ہیں
اور چھوٹ گئے صید ہوا دام میں خط کے — آ آ بر و تنہا
سبزے نے ترے ایک اسی دل کوں ہرا ہے — سب دیدہ وراں ہیں

تضمین بر غزل خود

دلِ دیوانہ، اسیرِ سلاسل کہا کرو — صیدِ کمند عقدۂ مشکل کہا کرو
ریشِ وفگار و زخمی و گھایل کہا کرو — بیمار و زار و خستہ و (گھائل) مشکل کہا کرو
اس خانماں (خانماں) خراب کو مت دل کہا کرو

Marfat.com

دو سنگ دل کے جس کو بہت امتحاں کیا — شوخی سیں ان نے زیر و زبر سب جہاں کیا
سختی کوں دیکھ کوہ نے جس کی فغاں کیا — اس کوں اپس کے دل کے اوپر مہرباں کیا
مجھ کوں ہنر ہیں عشق کے کامل کہا کرو

بن شوق جس کو جینا ایک دم کا ننگ ہے — دلدار بن خیال سے دل کے تہنگ ہے
بلبل کے دل میں شوق و جنوں گل ہیں رنگ ہے — جس انجمن میں شمع کوں دیکھے تہنگ ہے
یکتا ہے عشق بیں سے واصل کہا کرو (دتے کے)

سودائیاں ہیں گرم دوکاں چاکری کے بیچ — وحشی کوں رام دیکھتا ہوں دلبری کے بیچ
طفلاں کے سنگ صرف ہیں مینا گری کے بیچ — ہوں رام یہ بتاں جو حریم پری کے بیچ
دیوانہ مت کہو اسے عاقل کہا کرو

نسخہ کوں نوبہار کے دیکھا ہوں پات پات (رہے) — رنگیں زبان حال سے گل کی ستی ہے بات
بلبل کی گفتگو کے سمجھتا ہے سب نکات — عنچے کے دل کی جانتا ہے حل مشکلات
دل کو جنوں کے علم میں فاضل کہا کرو

جس دم سنیں کہ یار یکایک دوچار ہوے — ہنس کر شگفتگی سیتی اشک بہار ہوئے
سب دور کر کے دل سے تکلف کوں یار ہوے — عاشق کوں پاک جان کے اس میں کنار ہوئے
اس دم کوں زندگی (کا) محاصل کہا کرو

جوش بہار جلوۂ باآب و تاب کوں — پنہاں نگاہ لطف کے طرز حجاب کوں
شوخی و جنگ خوئی جو رد عتاب کوں — کرنا خوشی سے مل کے سوال و جواب کوں
حسن و ادا و ناز شمائل کہا کرو

وہ بے نوا کہ دل میں جسے درد و قلق نہیں — موچھوں کے تئیں صفائی و داڑھی کو ملق نہیں
خون جگر غذا و لباس اس کا دلق نہیں — کام اس کا جگ میں غیر شکایات خلق نہیں
آزاد مت کہو اسے سائل کہا کرو

فرہاد جاے کوہ اگر جاں کنی کرے — مجنوں کے دل سے دشت گری دشمنی کرے
پروانہ جی جلا کے اگر روشنی کرے — بلبل جگر کے خوں سے اگر گلشنی کرے
تو بھی مت آبرو کے مقابل کہا کرو

سلہ عجز

Marfat.com

(اضافہ ک)

سرگرم ہے یار کے رکوع وقیام کا　　طالب ہوا ہوں دولت ناموسِ نام کا
صیاد بھی تلاش نہ ہو کیونکے دام کا　　میں معتقد ہوں شیخ یہی اپنے کام کا
ناکردہ کار مت اسے قایل کہا کرو

نازل ہوئی ہے جس پہ عنایات یار کی　　مصحف کے جوں بھری ہوں روایات یار کی
واضح ہوں اس کی دید سیں آیات یار کی　　پڑھتے ہیں جس کی روسیں حکایات یار کی
وہ دل نہیں ہے اسکو ں حمایل کہا کرو

طالب ہوا ہے کفر کا اسلام دیں کو چھوڑ　　زنار کا بنا ہے جو تسبیح کے تئیں توڑ
فرعون ہوگیا ہے بھنواں کے تئیں مڑوڑ　　مردود جان اس کو رہے گو بہیرا یسا زور(؟)
جو حق کو چھوڑ دے اسے باطل کہا کرو

مطلع پہ گال کے ہے نشاں انتخاب کا　　یا دل لگا ہے آکے کئی اک خراب کا
نقطہ ہے جس میں علم بھرا ہے کتاب کا　　تارا مصاحب آکے ہوا آفتاب کا
اس جھلبھلاوے کو نہ تم تل کہا کرو

مشکل ہے یار عشق کے کوچے میں آونا　　دشوار مشکلات ہیں یہاں کی اٹھاونا
ہر روز نقد جان کو آتش سیں تاونا　　پہلا قدم ہے تیغ سیں یہاں سر کٹاونا
مرنے کو اپنے منزلِ اول کہا کرو

تضمین

آہ اے شوخ ستم گار کہاں جاتا ہے
خلق میں کر کے مجھے خوار کہاں جاتا ہے
دیکھ احوال مرا زار کہاں جاتا ہے
روتے ہیں در و دیوار کہاں جاتا ہے
یوں ہمیں چھوڑ ترا دھار کہاں جاتا ہے

کہہ مجھے کیا ہے ترے دل میں سبب کینے کا
حق فراموش نہ کر عاشق دیرینے کا
دیکھ ٹک داغ دل اور سوز مرے سینے کا
ہجر سیں تیرے میں اے جان نہیں جینے کا

Marfat.com

نزع میں چھوڑ کے بیمار کہاں جاتا ہے

ناہم سیتی اے یار تو کیوں ہوتا ہے
پیار اک عمر کا توں کھینچ میں کیوں کھوتا ہے
ہاتھ کیوں جیوں سیں اخلاص کے توں دھوتا ہے
بے گنہ ظلم غریبوں پہ برا ہوتا ہے
کیوں عبث دیتا ہے آزار کہاں جاتا ہے

غم ترے ہجر کا ہم جان نہیں سہہ سکتے
آب بن کے ترے کوچے سیں نہیں بہہ سکتے
دیکھے بن تیرے تو ایک دم بھی نہیں رہ سکتے
اس قدر چاہتے ہیں تجھ کو نہیں کہہ سکتے
آو ٹک رحم کر اے یار کہاں جاتا ہے

ہم ترے جان سے فدوی ہیں تمامی چاکر
سب اکٹھے ہو ترے حکم پہ رکھتے ہیں نظر
اس جماعت کو جدا ہو کے پریشاں مت کر
اپنے بندوں کو نہ کر خوار خدا سیتی ڈر
فوج کو چھوڑ کے سردار کہاں جاتا ہے

بات کہتا ہوں تو دیتا نہیں توں منھ سے جواب
دل کیا ہے مرا آتش میں تغافل کی کباب
کس بد آموز نے سکھلا کے کیا تجھ کو خراب
کس سیتی مل کے توں پیتا ہے شرارت کی شراب
کیوں ایتا مست ہے سرشار کہاں جاتا ہے

اولاً مہر سیتی پیار کر اس مفلس کو
مہربانی سیں گرفتار کر اس مفلس کو
پھر ایتا جان سیں بیزار کر اس مفلس کو
اس طرح بے کس و بے یار کر اس مفلس کو

Marfat.com

متفرقات

ترجیع بند

(واسوخت)

یارب اب حال میرا صبر سے درگزرا ہے — دل مرا صبر جو کرتا تھا سو کر گزرا ہے
سر کوں شمشیر تلے ظلم کی ادھر گزرا ہے — دل قیامت کہ پڑی ہجر کی بھر گزرا ہے
جیوتے جان کفن غم سے پہر گزرا ہے — بلکہ سو بار ترے واسطے مر گزرا ہے

نہیں اب تاب مجھے رشک سے چپ رہنے کی
غیر کے واسطے یہ ظلم و ستم سہنے کی

روز اول کہ ترا کوئی خریدار نہ تھا — نہ ترا چرچا یہ شور یہ بازار نہ تھا
کسی کو زلف (ریزی کی) سیں سروکار نہ تھا — تیری انکھیاں کے کوئی شوق میں بیمار نہ تھا
تجھ کوں یہ خوبی و یہ حسن و یہ دیدار نہ تھا — کسی کے دل میں اے یار ترا پیار نہ تھا

ایک ہم تھے کہ کبھی تجھ پہ نظر کرتے تھے
گاہ گاہے ترے کوچے میں گزر کرتے تھے

شوق نے دل کے ہمارے تجھے معشوق کیا — ہو کہ مشتاق ترا رے تجھے معشوق کیا
ناز کے طور سکھا رے تجھے معشوق کیا — سب طرح تجھ کو پیارے تجھے معشوق کیا
سو جتن کر کے بتا رے تجھے معشوق کیا — کیا برا تیرا کیا رے تجھے معشوق کیا

اب ہوا شوق تجھے غیر سے جا ملنے کا
آ پڑا اور سے ہر وقت مزا ملنے کا

Marfat.com

سوچ تو دل میں اول کن نے تجھے پیار کیا　　دل کوں دے ہان ترے کن تجھے دلدار کیا
سچ بتا کر کے ترے کن تجھے نکدار کیا　　باغباں ہو کے تجھے کن نے حسن دار کیا
کن کھلا کر کے تجھے حسن کا گلزار کیا　　کن نے نظروں کے چمن میں تجھے انگار کیا

اب ہوا شوق تجھے غیر سے جا ملنے کا
آپڑا اور سے ہر وقت مزا ملنے کا

رات کو دیکھ کے اے یار ترے طور مجھے　　اپنے احوال کے دل بیچ ہوئی غور مجھے
یاد آئے ترے وہ ظلم و ستم جور مجھے　　غم نے آگھیر لیا جان مرے دور مجھے
مگر آگے یہ میں اس وقت میں کچھ اور مجھے　　مگر (ایک سیر کی) سوچ آئی تھی فی الفور مجھے

(شعر)
اوسی ایک بند کوں میں ورد زباں کرتا ہوں
پھر گئے بندگی تئیں (پند سبب) مرتا ہوں

آہ افسوس مجھے یار مرا بھول گیا　　غیر سے مل کے ستم گار مجھے بھول گیا
محنت و رنج کا بستار مرا بھول گیا　　جان اور لوجھ کے سب پیار مرا بھول گیا
درد اور شوق اور آزار مرا بھول گیا　　ہائے رے ہائے رے غم یار مرا بھول گیا

جیوں میں آتا ہے کہ جا یار سیتی لڑ رہیے
یا زمیں کھود کے اس شرم سیتی گڑ رہیے

ہم جو تب پاس تمہارے اے سجن آئے تھے　　تم سے ہم مل کے گلے یا جان نئی پاتے تھے
جو نہ آتے تھے کبھی آپ تو بلواتے تھے　　دیر کرتے تھے تو چل دوڑ کے آپ آتے تھے
بیٹھ کر پاس سخن پیار سے بہلاتے تھے　　ہر طرح ساتھ منا کر ہمیں لے جاتے تھے

منیت کر کے ہمیں چھوڑ مدارا توں کوں
یک دگر بیٹھ کے مرتا ہوں سجن راتوں کوں

اب وہ اخلاص و محبت کی طرح بھول گئے　　غیر سے مل کے مروت کی طرح بھول گئے
مہربانی و شفقت کی طرح بھول گئے　　چپکے ملنے وہ خلوت کی طرح بھول گئے
جو ہمیشہ تھی وہ صحبت کی طرح بھول گئے　　پیار اور عشق و محبت کی طرح بھول گئے

اب یہ انکھیاں تری میں آئے وہ اب جو نہیں
وہ جو اخلاص تھا سو اس کے تو کہوں تو نہیں

Marfat.com

یار یہ طور تو نے ہم سیتی کچھ خوب نہ کی
طرح تھی جو کہ میری طبع سے مرغوب نہ کی
چشم غیروں کی خجالت سیتی محجوب نہ کی
شرم اخلاص و محبت کی اے محبوب نہ کی
یوسفی کی یہ وفاداری یعقوب نہ کی
وضع میں پیار کہ یہ طور خوش اسلوب نہ کی

آبرو چھوڑ (کے) اوروں کا ہوا جا ہمدم
دوست اوروں کا ہوا ہم سے ہوا ملنا کم

●

Marfat.com

ترجیع بند کلام آبرو علیہ الرحمہ

وہیں جان مجھ دل کا آرام ہے — کہ جس شوخ کا بے وفا نام ہے
نظر کوں مقوی ہے تیرا جمال — دہن پستہ و چشم بادام ہے
سکوں کیوں نہ کر تنگ آغوش میں — عزیزاں نپٹ نازک اندام ہے
پرستش اسی کی ہوئی ہے قبول — کہ جس کا وہ کافر ادا نام ہے
نہیں دل کوں بن درد ہرگز قرار — سمندر کوں آتش میں آرام ہے
لگا دل کوں معشوق سے پھیرنے — سمجھ ہائے واعظ برا کام ہے
غریبان و بے چارگاں کے مدام — یہی عرض ہر صبح و ہر شام ہے

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلائے مجھے ایک دم آن کر

جس اس سنگ دل سے محبت کری — اسے زندگی جگ میں بھاری پڑی
چھپا جائے کر کوہ ساراں کے بیچ — تری چال کو دیکھ کبک دری
پہر کر کے کاجل کے زنار کوں — کری ہے تری چشم نے کافری
ستم ہے کہ دل چھین لینا بزور — جفا جو کے مذہب میں ہے دلبری
مبادا ہو کر ہجر میں خواب بیچ — چھری ایک دیکھی ہے لو ہو بھری
سیہ دل کی محنت اثر کیوں نہ ہووے — سکھائی تجھے زلف نے ابتری

Marfat.com

اُلکلا کس کو ہے زر دار کہاں جاتا ہے

کیوں نہ تُوں میرے اوپر ظلم کریں آئی بہار
جانتا ہے کہ دیوانا ہوں تیری دیکھ بہار
خاطر اب جمع ہے تیری کہ ہوا ہے لاچار
طاقت اور تاب نہیں اس میں ہوئے عاشق زار
ہو چکا خوب گرفتار کہاں جاتا ہے

حسرت و غم میں جہاں دیں ہیں نشان عاشق کا
سود ہے عشق کے سودے میں زیاں عاشق کا
جیونا بوجھنا اے مرگ کو جاں عاشق کا
غم کے دریا کا ہے منجدھار مکاں عاشق کا
وار کیوں کر رہے ہو پار کہاں جاتا ہے

کیوں مرے شوق میں کرتا ہے بھوں سیں انکار
دیکھتے بن نہیں ہے حسن کے مجھ دل کو قرار
چھوٹنے کا نہیں اب تجھ سیں تو خوباں کا پیار
جھوٹھ کیوں کرتا ہے اس باب پہ پھر پھر تکرار
آبرو تجھ سے یہ آزار کہاں جاتا ہے

تضمین

دستور پر اپنے سخن آیا نہیں یہ کیا سبب، مچھلی پھڑکنی کی طرح گزری ہے مجھ بیکل کو شب
کر عرض جا کر اے صبا احوال میرے دل کا سب، انت آ لگا ہے جیو کو نئیں طاقت رہی؛ اک دم کی اب
اس وقت اگر آتا نہیں ظالم تو پھر آوے گا کب

اے بے مروت، بے وفا، بے رحم، ظالم دل شکن، میں کیا کروں بات ہی آتی نہیں کچھ مجھ سے بن
یوں کب تلک دیوے گا توں جیلے سوں میرے دل کو فن، پر بس ہوں بیکس مبتلا، عاجز، مسافر، بے وطن
احوال پر میرے کیوں سختی کا کرنا ہے عجب

۵۰ پر اے بس میں

Marfat.com

یوں گرم کر کے دشتی پھر کیوں گئے ناگاہ تم — لے کر علائی خاک میں دل کی ہماری چاہ تم
کیا درد و غم سیں اور؟ مرے دل میں نہیں آگاہ تم — کیونکر کہے کو غیر کے سن ہو رہے گمراہ تم

(ہو)
کچھ جانتے نہیں کس سبب نہیں ہے کسی کو اس کے دب

ظالم رقیب رو سیاہ مردود کافر کیش ہے — جس کی جفا کی تیغ سوں ہر بیگنہ دل ریش ہے
اپنی زبردستی سیتی کر زیر تم کو پیش ہے — یوں کیوں ہے اس حیرت میں ہوں دل میں مرے یہ پیش ہے

وہ حرکت بیجا کرے برداشت تم کرتے ہو سب

اے نازنیں دل میں ترے کیا طور کیا انداز ہے — یا دوستی یا دشمنی، یا دلبری یا ناز ہے
جو بھید سن کر اور سیں جا کر کہے غماز ہے — خدمت میں تیری اے سجن دل میں مرے اک راز ہے

ہے عرض اس کی واجبی کیجے کہ فرماؤ گے حسب

سنتا نہیں کہتا ہے یوں فرصت نہیں کچھ کام ہے — ترک وفا و مہر کا ہر روز اٹھ پیغام ہے
یہ کچھ تغافل ہے کمر جو عاشقاں کا دام ہے — یا کچھ وہی آڑے ہوا کافر کہ جس کا رام ہے

گر یوں نہیں تو کیوں ہوئے آزردہ ہم سیں بے سبب

دیبنہ دل کے اوپر کیوں ہم سیں زنگ آیا تھیں — کیوں شوق میرے قتل کا دل میں اُمنگ آیا تھیں
کیا کہہ چلے جب دل میں یوں کفر فرنگ آیا تھیں — ہم بے گناہوں سیں عبث دل کیوں تنگ آیا تھیں

ٹک آخدا کے واسطے دل پر نہ کر اتیا غضب

تم دیکھتے تھے جس طرح سو بار آتے ہے ہمیں — پھر مسکرانے کی سرت دل میں ستاتی ہے ہمیں
جو یاد آتی ہے ادا نیزے پہ کھاتے تھے ہمیں — تب کیا کہیں کیونکر پیاں تم بن بہاتی ہے ہمیں

آزار و غم درد و الم آہ و فغاں رنج و تعب

نامہرباں ہو ہے پیا میں اس سبب ناشاد ہوں — دل پر ستم کرتے ہو تم سر تا قدم فریاد ہوں
جتنی ہیں تقصیریں مری وے سب مجھے ارشاد ہوں — تب عجز زاری کر گنہ گاری سے ہم آزاد ہوں

اے ماہ رُو تجھ مہر کے ۔۔۔۔ روز و شب

تو رشید الوز ہے یہ سب خوباں ہیں تو اے ماہ رو — زہرہ جبیں ہے مشتری تیرے درس کے سنو سو
باغ و بہار حسن ہے اور سرزمین ناز تو — چشم و بھواں مل کر نہیں ہم شکل میزاں ابرو

۔۔۔۔ ہوتی ہے اس میزاں سے عمر منشعب

Marfat.com

تضمین

مری کاکل مرے دل کو بلا ہے — سیہ مار دراز جاں گزا ہے
غضب اس قدر دل کیوں پیچ کھا ہے — جگر اس ڈر سے میرا تھرتھرا ہے
ایسی آفت سیتی ڈرنا بھلا ہے

سجے جب سر کے اوپر سُرخ دستار — سجیلے چہچے پگڑی کے نک دار
چبھا دل میں چمن کے رشک کا خار — ہوا گل چاک جوں بلبل کی منقار
نہ ہو کیونکر قیامت خوش نما ہے

محک عشاق کی جور و جفا ہے — کسوٹی خوب رویاں کی وفا ہے
دلوں کی وصف اور خوبی صفا ہے — وہی جانو جگت میں آشنا ہے
جو حاضر اور غائب ایک سا ہے

جو کوئی انسان کی ہوتا ہے صورت — محبت اس کو ہوئے بالضرورت
کہ الفت دل سیں بے جا ہے کدورت — جسے پیاری نہ لاگے خوب صورت
..... نہیں تو اور کیا ہے

جگت کی روشنی ہے رو برو کی — محبت ایک سے ہے کم کسو کی
غنیمت جان صحبت آبرو کی — سمجھ لے قدر دل میں ایک سو کی
کہ ایسا آشنا کس کو ملا ہے

●

Marfat.com

مخمّس

مچی ہے آج جگت میں جہاں تہاں ہولی
پڑی ہے دھوم کرآئی ہے دف زناں ہولی
لگے ہیں کھیلنے معشوق عاشقاں ہولی
پکارتے ہیں ہر اک پیر اور جواں ہولی
اٹھا ہے شور یہی ہر طرف کہ ہاں ہولی

سروں پہ چیرے ہیں نکدار زعفرانی رنگ
بروں میں زرد نیٹ گھیر دار جامے تنگ
دلوں میں حسن جوانی کی بھر رہی ہے امنگ
گویا کہ لوٹ کر آئی دلوں کی فوج فرنگ
لگے ہیں کھیلنے معشوق عاشقاں ہولی

بھرے شراب کے شیشے اڑے ہیں رنگ گلال
ہوئے ہیں مست خوشی سے کلانونت اور قوال
لگے ہیں گانے ہولی بجانے دف و تال
جگت نشاط و طرب سے ہوا ہے مالا مال
بھری زمیں سے لگا تا بہ آسماں ہولی

ہوا تھا سب کا نمایاں دلوں میں تھا جو چاؤ
گواہی عضو میں دے تھا بتا کے ناچ میں بھاؤ
. . . . اٹھا دل کے اوپر نفخ صور . . . .
سنی تھی خاک میں انساں . . .
سنی تھی کل جو قیامت سو آج یہاں ہولی

سنا کہ آؤ پیارے خوشی سے کھیلیں پھاگ
بجی ہے بین سدا رنگ کی ہوا ہے راگ
غنیمت آج سمجھ عیش کا جگا ہے بھاگ
بلاوتا ہے تجھے آ بر و گلے سے لاگ
پھر اور سال سجن ہم کہاں، کہاں ہولی

Marfat.com

آفرینش ہوئی نہ تھی پیدا — تبھی سے اس کو دیکھتا ہے جدا
آیا جاہے زبان پر جو سخن — اول اس کو خدا ہی لے ہے سن
بن زباں بولتا ہے سب کو زباں — نہ اُسے لب نہ تالو اور نہ زباں
ہے ازل سے ہمیشہ وہ گویا — خاموشی اس کے تئیں نہیں ہے روا
آشکارا کیے ہے جو ان راز — اس کیے کو نہ حرف نے اوزار
حرف اور بن کہی ہوئی باتاں — رمز بن اس میں رمز کو باتاں
کچھ عدم سے کہا کہ وہ سُن کر — آ دتے ہیں وجود کو دھنکر
خیر اور شر جو کہ پیدا ہے — اس کی تقدیر سے ہویدا ہے
ان نے پیدا کیے ہیں سارے فعل — نیک اور بد جو ہیں ہمارے فعل
نیک کوئی کہ اس میں راضی ہو — بد نہ کیجے کہ اعتراضی ہو
جو کہ چاہا بھلا بُرا سو کیا — دخل رکھتا نہیں ہے چون وچرا
عدل اور فضل کے کیے سب کام — ظلم اور کفر ہے جو سچی نام (سچے نام)
پھر خدا کے سنو فرشتے ہیں — خیر و خوبی میں وہ سرشتے ہیں
ان میں کوئی نہ نر (نہ) مادا ہے — خوبی ان کی بہت زیادہ ہے
ان میں اک یہ صفت جدی ہے سنو — کہ سدا ان کو بیخودی ہے سنو
لگے ہیں کسب میں سعادت کے — ہر دم عاشق ہیں وہ عبادت کے
حق کے دیدار میں ہمیشہ سب — سارے عالم سے بے خبر یکدست
جا رہیں اور آدمی کے ساتھ — دو رہیں دن کو ساتھ اور رد و رات
داہنے ایک اور بائیں ایک — لکھتے ہیں فعل خواہ بد خواہ نیک
(حق) خاص کی نظروں میں وہی آتے ہیں — شکل جا ہیں سوئی بناتے ہیں
انبیا ہیں خدائی کے مقبول — سب جگت میں کیا ہے ان کو قبول
ان کو جانو کہ جگ میں برتر ہیں — بلک سارے ملک میں برتر ہیں
نفس شیطاں کا ان پہ کچھ نہ چلے — ہو پشیمان اپنے ہاتھوں سے
جو کہ صادر ہو ان میں کچھ ذلت — مصلحت جان اس کو یا حکمت
حضرت آدم نہ کھاتے جو گندم — کیونکہ آتے وجود میں ہم تم

Marfat.com

وہی دانائیوں نے بیج بو ا — تب تو سارا جہاں نہال ہوا
بعض ان کے ہیں بعض سے افضل — جیسا جس کو ہوا ہے فیض ازل
سب سے افضل محمد عربی — فضل حق سیں وہ (ہے) ہمارا نبی
انبیا اولیا سبھی باھیم — مل کے اس کے کمال سے ہیں کم
ہر نبی کی ہر ایک امت تھی — اس کے تابع وہی جماعت تھی
اس نبی پر ہوا ہے فضل تمام — امت ان کی ہوا ہے خلق تمام
خاتم الانبیا محمد ہے — کوئی اس سا جہان میں کد ہے
اس کو پیچھو کوئی پیمبر نہیں — اس کا کوئی جہاں میں ہمسر نہیں
دین اس کا رہے قیامت تک — تا قیامت اسی کا ہے سب جگ
حضرت عیسیٰ جب کریں گے نزول — اسی کے دین کو کریں گے قبول
اسی کے دین کو زور پکڑا دیں — جگ کو رب اس کے دین میں لاویں
شرع اس کی تے اور شرع تمام — باطل اور شرع کر دیے گمنام
شرع احمد کی اور شرع اگر — متفق آ پڑے جو یک دیگر
ہم کوں اس شرع سیں نہیں کچھ کام — مگر اتنا کہ سچ ہیں وہ پیغام
اس کے معراج کی سنو اب بات — کہ بلایا تھا اس کو حق نے رات
سوتے سیں اٹھا بدن کے ساتھ — مسجد اقصیٰ کو لے گئے اس رات
(سودتے) (لیات)
وہاں سے چڑھ کے براق کے اوپر — آسماں پر گئے تھے پیغمبر
آسماں سیر کر لیے تھے تمام — انبیا سیں ملے تھے نام بنام
عرش و کرسی بہشت و دوزخ رب — آیے اس کی نظر منیں یہ سب
سدرۃ المنتہیٰ پہ جب پہنچے — ساتھ ان کے سیں جبرئیل رہے
لے گئے ان کو وہاں سے جب رفرف — اس مکاں پر کہ تھا بڑا اشرف
لامکاں تھا مکان کیونکے کہوں — جانتا نہیں میں جان کیونکے کہوں
دیکھنا تھا جو کچھ کے سب دیکھا — نقد نانے (؟) کیا کہوں لکھا
جو سنا (؟) وہاں نبی ہمارے نے — آگیا سب خدا کے پیارے نے
جلد اس طرح سیر کر آیا — کہ بچھونے کو گرم آ پایا

Marfat.com

اور نبیوں کی تھیں سبھی جو امم — فضل رکھتی تھی لیکن اس سے کم
ولیاؤں کی سب جو امّت ہیں — نا لیے شرع اور سنت ہیں
عام لوگوں سیں ان کو افضل جان — خاص کر بوجھ اور اکمل جان
پھر پیمبر کی آل اور اصحاب — سب سے بہتر ہیں اور سب کے باپ
پھر خلافت کے حق منیں افضل — سب سیتی تھا خلیفہ اول
ان کے پیچھے عمر کو جان شرف — تھا خلافت میں اس کے حق نظر (؟)
پھر کے عثمان کوں خلیفہ جان — ان کے پیچھے علی ولی کو مان
ہر خصومت کہ ان کو تھی باہم — بیچ میں اس کے تم نہ مارو دم
کسی پر اعتراض تو مت کر — کہ ترے دین میں نہ ہووے ضرر
وہ صحابی کہ روز لڑتا تھا — مرتضیٰ ساتھ آ جھگڑتا تھا
جان رکھ دل میں مرتضیٰ کا حق — پھر خلاف اس کا جھوٹ تھا مطلق
لیکن اس کو زبون کچھ مت کہہ — طعن کرنے سوں منہ کو مونڈے رہ
کہ خدا نے جسے کیا ہو بُرا — اس کو ہم نے برا کہا تو کیا
اور جس کو خدا نے خوب کہا — کس طرح کر بدی ہو اس کی روا
جو کہ ہو اہل قبلہ اور مومن — مانتا ہو نبی (پیر) کے تئیں سن دن
اس کو کافر نہ جان اور است کہہ — دوزخی نہیں کرے اگرچہ گنہ
اور جس کو صلاح و تقویٰ ہو (اور امت) — زاہد و متقی ہو اور خوشخو
نہ کہہ اس کوں من سیتی (منسنے؟) ہمہ موں — نہ بھلا کہہ کسی کو اور نہ زبوں
(؟) ان نے قطع بہت بنایا ہے — کہ نبی نے جسے بنایا ہے
گرچہ مشہور ہیں جگت میں دس — لیکن اس سے بیچ مت کر بس
ایک جماعت کو آل کی امت — ہے مقرر بشارت رحمت
جو کہا قبر بیچ مر کر کر — دار دنیا سے وہ سفر کر کر
وہ فرشتے اسے بشکل مہیب — کرتے ہیں گے سوال کی مریب (؟)
کہ خدا کو ہے تیرا (اور) نبی — دین و ایمان بوجھتے ہیں سبھی
اگر ان کا جواب نیک رہے — غم سے چھوٹے ہمیشہ شاد رہے

Marfat.com

دونوں مل اس کو آفریں بولے
یک دریچا بہشت کا کھولے

دیکھ لیوے عیاں مقام اپنا
باغ اپنا ہو حوض جام اپنا

قبر کے تئیں بدی سے وسعت ہو
کہیں اس کو عروس کی جوں سو

اور جو اور طرح دیوے جواب
قبر چاروں طرف سے لیوے داب

آہنی گرز اس کے سر پہ لگے
پڑا دوزخ کے آگ بیچ جلے

ایک دوزخ کا کھول دے روزن
کہ جلے آگ بیچ سارا تن

دیکھ لیوے مکان کو اپنے
آگ کے بیچ میں لگے تپنے

گرز کھانے کے وقت اس کا شور
سنیں گے سب طیور مار اور مور

مگر اک آدمی و ایک پری
رکھتے ہیں اس فغاں سے بے خبری

کہ اگر یہ سنیں تو ہوں بے تاب
چھوڑ دیں باب جنت اور خورد خواب

حق تعالیٰ اگر کرے احسان
کہ رہے وقت مرگ کے ایماں

جب کہ ہو نوبت جہان آخر
نزع کے سب نشان ہوں ظاہر

نام اللہ کا زباں سے کہے
ایسا کوئی جہان میں نہ رہے

حکم ہووے گا تب کہ اسرافیل
پھونک دیوے گا صور کوں بن ڈھیل

اس کے اک پھونکنے سے سب عالم
ہووے جاویں گے ایک پل میں عدم

مدتوں آسماں رہے خالی
سب زمین و زماں رہے خالی

حکم ہر سور پھونکنے کا ہو
گر اٹھے سب جہاں پھر کے عسو (؟)

ایک دم مارتے میں سب بندے
مر گئے تھے سو ہو اٹھے زندے

نیک اور بد کے نامۂ اعمال
سب کے ان میں لکھے ہوئے احوال

حکم سیں جو کہ اڑ کے آویں گے
ہر کسی کو جو آ دیکھا دیں گے

نیک کو داہنے سیں دیویں گے
جو اسے دست چپ سے لیویں گے

پھر بڑا زور گھن کے لا ناگاہ
جس میں تولیں عبادت اور گناہ

نیکیاں ہوں زیادہ جس کے ہاں
اسے ہوگا نصیب باغ جناں

ہوئی جس کی برائیاں بھاری
اس کوں شرمندگی ہے اور خواری

کھڑے ہونے کے ہیں پچاس مقام
جس کوں نیں غاصبوں کے خاص و عام

(کری)

Marfat.com

کروعرض اس قبلۂ حسن سے جسے خوب رویاں کی ہے سروری
تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلاے مجھے ایک دم آن کر

کہاتے ہیں گو آج وہ خوش نہیں کہ جس کی نگہ کے بندے ہیں ہمن
خجل ہو کے اس کا مکھ (کی) جھلکا رسے ہوا آب میں غرق در عدن
اسی چشم کی فتنگی نے مدام یہ گردش میں ڈالا ہے چرخ کہن
(؟) بیچ نازک بدن جگ تنیں ختن بیچ مشہور ہے من بمن
اسے دل شیتی چاہتے ہیں سدا فدا ہو جیو سے جس اوپر ہیں ہمن
کہو اے عزیزاں برائے خدا ہماری طرف سے اسے یہ بچن

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلاے مجھے ایک دم آن کر

نہ جانوں کہ یہ شوخ سرتا بہ پا قیامت ہے یا سحر ہے یا بلا
نظر کر مرے دل کی بے طاقتی اتیا خوش ادائی سے مت مسکرا
تحیر میں ہے اب تلک آرسی ترے مکھ کی دیکھی ہے جب سے صفا
چھپا جا کے ظلمات کے بیچ میں لباں کوں ترے دیکھ آب بقا
عجب کیا ہے خوباں غلامی کریں تری شان کوں دیکھ اے میرزا
مروں گا جدائی سے بے تاب ہوں مجھے چھوڑ کر جان ہرگز نہ جا
جدائی کے مارے جلے شوق کے یہی عرض رکھتے ہیں نس دن سدا

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلاے مجھے ایک دم آن کر

تری زلف کا جب کروں میں خیال اسے ناگ دھوکر مجھے بال بال (؟)
بندھا جو تری زلف کے جال بیچ نہیں ہے اسے تا قیامت نکال
سجیلے میرے شوخ کی چال دیکھ پڑا خو بروياں کے لشکر میں چال (؟)
کرے تیرے مکھ کی (مگر) ہمسری کہ آیا ہے خورشید اوپر زوال
روایت ہے یوں عشق کے دین کی کہ دل بر کوں ہے خون عاشق حلال

Marfat.com

ہماری طرف سے اسے جاں پکڑ کہے کون اپنی کسے ہے مجال
تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلائے مجھے ایک دم آن کر

ترے لب کو جس وقت دیکھے شراب ہوے آگ سیں شک سیں جل کر کباب
یو رخسار کے مطلع اوپر دسے خال چوں نقطۂ انتخاب
قلم برق بے تاب ہو ہاتھ میں اپس دل کا کر میں لکھوں پیچ و تاب
ہوا دار تیرا ہے اے بحرِ حسن نہ دے دل کو بر باد مثل حباب
دلی ریختہ بیچ استاد ہے کہے آبرو کیونکر اس کا جواب
نپٹ آبرو آج بے تاب ہے کہو اس کے اس بے وفا سے شتاب

تغافل نہ کر حال سب جان کر
جلائے مجھے ایک دم آن کر

Marfat.com

متفرق کلام

مثنوی

کروں ہوں میں شروع اس کے نام — جن نے پیدا کیے ہیں خاص و عام
جن نے بھیجا ہے ہم کو پیغمبر — کہ ہوا گمرہوں کے تئیں رہبر
حمد کہیے ثنائے خالق کو — نعت کہیے نبی صادق کو
بعد حمد اور نعت (نات؟) یہ بات — کان دھر کر سنو کہ ہوے نجات
کہ اول فرض یوں ہے عاقل پر — بالغ ہوشیار کے دل پر
کہ دل و جان سے قبول کرے — صدق سے یہ بات زباں پہ دھرے
کہ ہے موجود ایک سرجن ہار — جن نے پیدا کیا ہے سب سنسار
وہ ہمیشہ تھا (ہے؟) اور ہمیشہ تھا — ایک جانے اسے اور ایک (گنا)
ایک ہے یہ شمار سے باہر — فکر سے اور بچار سے باہر
نیست سیں ان نے سب کو ہست کیا — تن بنایا پھر اس کو جان دیا
ہے محمدؐ نبیؐ اسی کا رسولؐ — اسے جو دی خبر ہوئی ہے قبول
اس کی باتوں کو جن نے جانا سانچ — اس کو دوزخ کی لگنی ناہیں آنچ
کہو اس پر درود اور سلامؐ — آل و اصحاب پر نبی کے مدامؐ
یہ تو مجمل ہوا مفصل سن — اب تو باندھی ہے میں سخن کے تن (تئیں)
دوسرا کوئی اس کا اور نہیں — ہرگز اس کا کوئی شریک نہیں

Marfat.com

اگر اس سے کسی کو شرکت ہو — کب جہاں میں یہ فیض برکت ہو۔
خلق میں آ پڑیں فساد ہزار — ملک راج میں نہ ہو آباد
سب صفا ہیں کمال کی اس میں — شان ہیں جب جلال کی اس میں
نام اس کا اگرچہ نو دو نو — کہتے ہیں ملک اور بھی دس سو
لیکن اس کی جناب میں کم ہیں — اس کے اسماء، عالم عالم ہیں
سب صفا میں نہ عین میں دید خبر — یہی بوجھو کہ ہے اسی میں خبر
ایک اس کی صفت سے جان جہات — سب صفت سے بڑی ہے اس کی بات
جیونا اس کا جان اس میں نہیں — زندگانی وہ دم زدن سے نہیں
آپ سے آپ جیوتا ہے سدا — جان و تن ان نے سب کیا پیدا
علم اس کا بڑا ہے اور شعور — جاننے اور نہ جاننے سے دور
جگ کی اور کلیات جزئیات — جانتا ہے تمام دن اور رات
کوئی ایسی نہیں جہاں میں چیز — کہ کبھی اس کی اس کو ہو نہ تمیز
ریت جنگل کی اور برگ درخت — جانتا ہے سبھی کے تئیں یک لخت
ہر ارادہ ہے اس کا اور خواہش — اس ارادے کو نہیں کبھی کاہش
کام جو کچھ کہ جگ میں ہوتا ہے — پلک ہلنا جو رگ میں ہوتا ہے (؟)
اس کو ہوے سبھی ارادت سیں — خواہ ہو قصد خواہ عادت سیں
اس کی خواہش کے بن نہ ہوے یار — نہ چبھے پانو میں کسی کے خار
لوگ اس بات میں جو آویں سب — کہ سر مو سے پل گھٹا دیں سب
یا بڑھاویں جگت میں کوئی چیز — سب اکٹھے ہوں اس پہ اہل تمیز
جو نہ ہو یوں ارادہ معبود — محنت اس کے لیے نہ بخشے سود
قدرت اس کو کہ ہے بڑی کامل — سارے عالم کو ہے وہی شامل
سب کو عدم (؟) تیئں بن آلات — اس کی قدرت کی ہے بڑی سی بات
قادر ہر کمال برحق ہے — اس کی قدرت کا یہ اثر حق ہے
بن آنکھوں دیکھتا ہے سب کچھ جان — بات سنتا ہے سب کی وہ بن کان
سنتا ہے سب قریب ہو یا دور — دیکھتا ہے اندھیر ہو یا نور

Marfat.com

ہر مکاں پر سوال ہووے گا — جیسا واں جس کا حال ہووے گا
نیک دیوے گا جو کوئی کہ جواب — طے کرے گا وہ موقعوں کو شتاب
اور نہیں تو ہزار سال تئیں — گھر اروے گا اپنے حال تئیں
کافروں سیں آگ میں جاکا — سو نہیں چھوٹنے کا پھر سا کا (یہ) بھاگا
تا ابد آگ میں جلے گا وہ — ہاتھ افسوس کے ملے گا وہ
اور مسلمان ہے بقدر گناہ — جاوے دوزخ میں جو کہ ہے بدراہ
بہر پیغمبر اسے چھڑا دیں گے — آخرش وہ نجات پا دیں گے
نہ کرے گا کوئی شفاعت اگر — حق کرے فضل آپ سے اس پر
جب کہ من نجات پا دیں گے — حوض کوثر کی طرف آویں گے
حوض میں دھووے بدن اپنا — بھول جاویں گے آگ کا سپنا (۹)
ہوئیں گے سب بہشت میں داخل — ہووے آسان سب جو تھی مشکل
آٹھ درجے بہشت کے جانو — یوں ہی منقول صدق سے مانو
ایک سے اک مقام ہے بہتر — ہے سعادت سبھوں میں یک دیگر
جیسا جس کا عمل ہے دنیا میں — ویسا اس کا مقام عقبےٰ میں
یا الٰہی رسول کے صدقے — مرتضیٰ اور بتول کے صدقے
اور صدقے سبھی اماموں کے — نیک کار اور نیک ناموں کے
اس گنہ گار پر کرم کیجے — روز محشر کی آبرو دیجے
بخشئے اور کرم سیں کر نثار — فضل کر ئیے دیکھا ئیے دیدار
جبکہ میزاں سے چھوٹ کر آویں — مل کے تب سب کو راہ بتلا دیں
پل ہو باریک تیغ سیں بھی تیز — اس کے اوپر کریں گے سب مہمیز
بال سیں عرض اس کا کم ہو گا — اس پہ چلنا بڑا ستم ہو گا
کافر اس پر اگر رکھے کا یا — قعر دوزخ میں گر پڑے گا جا
مومنوں کو خدا سیں ہو تائید — جس کی قائم ہو جس قدر توحید
جس کیا ہو گناہ سے پرہیز — برق دہ جوں گزر کرے گا تیز
کوئی ایک باوجوں کریں گے یتر — روز موافق کریں گے اس پر سیر

Marfat.com

پر گنہ گار کو مشقت ہے — پار ہونا بدی سے دقت ہے
فضل جب حق کے پاس ہو دینگے — تب بلائیں خلاص ہو ویں گے
نعمتیں اس کی جاودانی ہیں — تا ابد عیش و کامرانی ہیں
گرچہ نعمت ہیں وہاں ہزار ہزار — سب سے برتر ہے نعمت دیدار
گر خدا کو بچشم تر دیکھیں — ہر کوئی اپنے گھر بگھر دیکھیں

یا الٰہی رسول کے صدقے — مرتضیٰ اور بتول کے صدقے
اور صدقے سبھی اماموں کے — نیک کاروں اور نیک ناموں کے
اس گنہ گار پر کرم کیجے — روز محشر کے آبرو دیجے
بخشیے اور کرم کریئے پار — فضل کریئے دکھائیے دیدار

Marfat.com

فرہنگ دیوانِ آبرو

[یہ فرہنگ صرف ان الفاظ تک محدود ہے جو دیوانِ آبرو میں کسی خاص معنوں میں آئے ہیں اور عام طور پر دوسرے شعرا کے ہاں نہیں ملتے]

۱۔ رسما ہوا : ملا دلا ہوا۔ نیند میں بھرا ہوا
۲۔ جاما : جسم کے اوپری حصے کا خاص لباس
۳۔ کسا : کسوٹی پر جانچا ہوا
۴۔ نپٹ : ہرگز
۵۔ بخت سیاہوں : بدنصیبوں
۶۔ مسا : بڑا سیاہ دانا جو جسم پر ہو
۷۔ منیں : میں
۸۔ بالا : بلند
۹۔ پلنگ : ذو معنی چارپائی۔ چیتا۔
۱۰۔ چترکاری ۔ پلنگ پر بنے ہوئے آرائشی نقش و نگار
۱۱۔ چیتا ۔ ذو معنی۔ ایک معنی درندے کے اور دوسرے جاگنا۔ چوکنا ہونا
۱۲۔ طرح ۔ انداز، طریقہ
۱۳۔ میتا ۔ میت ۔ دوست

Marfat.com

۱۴۔ سرت ۔ ایک سانسکے ہم آواز تار
۱۵۔ گیان ۔ علم
۱۶۔ گیتا ۔ (بمعنی بھگوت گیتا و نیز بمعنی گیت)
۱۷۔ جُگ ۔ زمانہ
۱۸۔ آرے ۔ ذو معنی ۔ آرے بمعنی ضرور و نیز بمعنی آجا
۱۹۔ چیرا ۔ پگڑی و دستار
۲۰۔ سوہا ۔ بھلا لگا
۲۱۔ مڑوڑ ۔ بل کھانا
۲۲۔ پھوہا ۔ پھاہا ۔ روئی کا پوس
۲۳۔ انجھو ۔ آنسو
۲۴۔ بروہا ۔ پھاہا ۔ روئی کا پوس
۲۵۔ کوے ۔ آنکھ کا کنارہ
۲۶۔ بان ۔ ذو معنی ۔ تیر، نیز آن بان
۲۷۔ برن ۔ جسم، طرح نیز لباس
۲۸۔ کنچنی ۔ سنارنی
۲۹۔ تری ۔ شکر
۳۰۔ سنمکھ ۔ مقابل
۳۱۔ آرسی ۔ انگوٹھے میں پہننے والا زیور جس میں آئینہ لگا ہوتا ہے
۳۲۔ رجاے ۔ رذیل، ادنیٰ لوگ
۳۳۔ نری ۔ ذو معنی نر ہونا ۔ نیز خاص چمڑے کی جوتی
۳۴۔ ٹھٹھک ۔ حیران ہو کر
۳۵۔ نقش ۔ ذو معنی تصویر یا تعویذ کی لکیریں یا حروف
۳۶۔ خارجی ۔ ذو معنی، دل کا کانٹا، خارجی حضرت علی کے خاندان سے عداوت رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔
۳۷۔ گوشہ گیر ۔ مقیم

Marfat.com

۳۸۔ بالم ۔ محبوب نیز کھیرے کو بھی کہتے ہیں
۳۹۔ پیر ۔ درد نیز بزرگ
۴۰۔ سیلی ۔ گلے میں پڑا ہوا رنگین کپڑا یا رومال
۴۱۔ ٹکا ۔ بمعنی آویزاں کرنا، ڈال لینا، نیز ترکیب یا تعویذ
۴۲۔ اچرج ۔ تعجب
۴۳۔ خوجا ۔ نامرد نیز خو بمعنی عادت یا بمعنی چھوٹ جانا
۴۴۔ غلال ۔ غلیل کا غلہ یا غلولا
۴۵۔ اسپند ۔ رائی کا دانا جو نذر اتارنے کے لیے آگ میں جلاتے ہیں۔
۴۶۔ چٹکنا ۔ چھوٹا سا چمٹا، جس سے بال بھی نوچتے ہیں
۴۷۔ زور آوری ۔ طاقت سے، زور و شور سے
۴۸۔ بکسا ۔ بگڑا ہے
۴۹۔ بالا دینا = دھوکا دینا
۵۰۔ ہالا ۔ ذو معنی ۔ ہلا، نیز چاند کے گرد کا حلقہ
۵۱۔ مالا جپنا ۔ رٹ لگائے رکھنا ۔ پیچھے پڑ جانا ۔ نیز بار بار نام لینا یا ذکر کرنا
۵۲۔ جھمکی ۔ جھلک
۵۳۔ چھنالا ۔ آوارگی، بدچلنی ۔ دھوکہ بازی
۵۴۔ لولو ۔ سوتی نیز بمعنی احمق
۵۵۔ ہمن ۔ ہمارا
۵۶۔ ٹک ۔ ذرا
۵۷۔ درس ۔ درشن ۔ جلوہ نیز بمعنی سبق
۵۸۔ مغز ہونا ۔ مغرور ہونا، دماغ دار ہو جانا
۵۹۔ بے جا ننا ۔ برا بھلا سننا
۶۰۔ حلاوت ۔ مٹھاس
۶۱۔ حرف گویاں ۔ برا کہنے والے
۶۲۔ نوکیں کرنا ۔ دشمنی کرنا

Marfat.com

۶۴۔ بانکا باندھنا ۔ گھیرا باندھنا
۶۵۔ خندہ ۔ غنڈہ نیز ہنسنے ہنسانے والا
۶۶۔ تروار ۔ تلوار
۶۷۔ جھانکا ۔ چمک جھلک
۶۸۔ رجوارے ۔ رج بمعنی مٹی دھول، نیز رجوارے بمعنی اقتدار، حکومت
۶۹۔ پیا ۔ محبوب
۷۰۔ لاوبالی ۔ بے درد ۔ جو کسی خطرے یا مروت کو خاطر میں نہ لائے
۷۱۔ بیدمالی ۔ تلوار بازی کا ہنر
۷۲۔ جمالی ۔ مشہور فارسی شاعر
۷۳۔ حالی ۔ یہاں مراد ہے زمانۂ حال کا تذکرہ نیز شاعر
۷۴۔ فرخندہ فالی ۔ نیک فال
۷۵۔ گھنڈی ۔ گرہ "
۷۶۔ تڑپھ ۔ تڑپ "
۷۷۔ دونا ۔ دوگنا ۔ دگنا
۷۸۔ کنڈل مارنا ۔ دائرہ بنا کر بیٹھنا
۷۹۔ گھڑیال باجنا ۔ وقت کو ظاہر کرنے والے گھڑیال کا بجنا
۸۰۔ کال ۔ قحط
۸۱۔ ٹھٹھا ہے ۔ باندھا ہے
۸۲۔ ٹھاٹھ ۔ جال ۔ منھ بہ
۸۳۔ مکھ ۔ منھ
۸۴۔ سوئی ۔ وہی
۸۵۔ تسی ۔ اسی طرح
۸۶۔ بھاڑی جھونکنا ۔ بے نیاز ہو جانا
۸۷۔ ممولا ۔ محبوب ۔ چھوٹی سی خوش رنگ خوش آواز چڑیا
۸۸۔ بھیتر = اندر

Marfat.com

۸۹۔ چنچل ۔ شریر
۹۰۔ اچپلے ۔ شوخ
۹۱۔ برگ چھوونا ۔ ہرن کی کھال کا بچھونا
۹۲۔ ہیکل ۔ گلے کا ہار
۹۳۔ برہ ۔ فراق ، جدائی
۹۴۔ مگن ۔ خوشی
۹۵۔ اناڑی ۔ ناتجربہ کار
۹۶۔ نرکھ ۔ دیکھ کر
۹۷۔ من ہرن ۔ محبوب
۹۸۔ بر ۔ جسم
۹۹۔ بودلی ۔ بے ساختہ
۱۰۰۔ بچن ۔ باتیں
۱۰۱۔ کاڈھا ۔ نکالا ۔ اٹھایا نیز عرق یا دوا
۱۰۲۔ چرب اتارنا ۔ غالب آنا ۔ فتح کرنا
۱۰۳۔ گھیو کاڈھا ۔ گھی کاڑھنا ۔ سیدھی انگلی سے گھی نہ نکالنا محاورہ ہے
۱۰۴۔ رام ہونا ۔ فریفتہ ہونا یا مطیع ہونا
۱۰۵۔ میرزائی ۔ دلداری ۔ حسن ۔ محبوبی
۱۰۶۔ بوعلی ۔ مراد حکیم بوعلی سینا سے ہے جو عالم اسلام کے سب سے بڑے
۱۰۷۔ دا: ندسمجھے جاتے ہیں ۔
۱۰۷۔ گٹک جانا ۔ ایک گھونٹ میں پی جانا
۱۰۸۔ چرخ بازی ۔ چالاکی ، دوڑ دھوپ
۱۰۹۔ آسیا ۔ چکی
۱۱۰۔ کشن ۔ مراد کرشن جی ہیں
۱۱۱۔ کبجا ۔ مراد وہ کبڑی عورت ہے جسے کرشن جی نے معجزے سے حسین وجمیل
اور جوان دوشیزہ بنا دیا تھا

Marfat.com

۱۱۲ ۔ بیوڑا ۔ جھگڑا ۔ معاملہ
۱۱۳ ۔ بیوڑا ۔ ایک خاص آزاد منش قلندرانہ فرقہ
۱۱۴ ۔ سدھ ۔ جوگی
۱۱۵ ۔ رم کرنا ۔ فرار اختیار کرنا
۱۱۶ ۔ من ہرن ۔ محبوب ۔
۱۱۷ ۔ جیوڑا ۔ جی
۱۱۸ ۔ آس ۔ بمعنی بت، نیز امید
۱۱۹ ۔ دیوڑا ۔ ڈیوڑھی ۔ نیز مندر کی جگہ جہاں آرتی اُتارتے ہیں
۱۲۰ ۔ نلوا ۔ بے آسرا
۱۲۱ ۔ میوڑا ۔ غنڈہ، بانکا
۱۲۲ ۔ گوکلا ۔ ایک پرند
۱۲۳ ۔ زہرہ آب ہونا ۔ ڈر سے پتا پانی ہو جانا
۱۲۴ ۔ بکٹ کہانی ۔ دردناک قصہ
۱۲۵ ۔ نونہرا ۔ نونہروں کی طرح (ایک قصبے کا بھی نام ہے)
۱۲۶ ۔ حرف سے بہرا ہونا ۔ کسی کی بات سے فائدہ یا لطف حاصل ہونا
۱۲۷ ۔ خوش نین ۔ حسین آنکھوں والا
۱۲۸ ۔ سہو ۔ دھوکے سے، بھول کر
۱۲۹ ۔ ہمناسے ۔ ہم سے
۱۳۰ ۔ بات چبانا ۔ ٹال جانا
۱۳۱ ۔ جہیں ۔ جہاں کہیں
۱۳۲ ۔ تہیں ۔ وہیں
۱۳۳ ۔ چوچلا ۔ ناز انداز
۱۳۴ ۔ شوم ۔ کنجوس
۱۳۵ ۔ گھوم کا جاما ۔ ایسا لباس جس کا دامن بڑا ہو اور اس کا گھوم زیادہ ہو
۱۳۶ ۔ چلبلا ۔ شریر ۔ نچلا نہ بیٹھنے والا

Marfat.com

۱۳۰۔ کلکلا ۔ بگلا
۱۳۸۔ بِس ملا ۔ زہر ملا ہوا
۱۳۹۔ خامی ۔ برائی سے ۔ خرابی سے
۱۴۰ ضرہ ۔ تھیلی
۱۴۱۔ چکو ۔ چاقو
۱۴۲۔ بکیا ۔ بک بک کرنا
۱۴۳۔ مرجان ۔ موتی
۱۴۴۔ چھلاؤ ۔ فریب نیز فریبی
۱۴۵۔ راوت ۔ فیل بان
۱۴۶۔ بانکیت ۔ بانکے
۱۴۷۔ بانا ۔ لباس
۱۴۸۔ سیاتے ۔ عقلمند
۱۴۹۔ مردنگ ۔ ایک خاص قسم کا ڈھول
۱۵۰۔ پرچا ۔ جی مائل ہونا
۱۵۱۔ زرچا ۔ کبوتر کی ایک قسم
۱۵۲۔ شید بازی ۔ چالاکی
۱۵۳ تڑ پھڑاؤنا ۔ تڑپنا
۱۵۴۔ وارا ۔ وار
۱۵۵۔ نک دار ۔ بانکا
۱۵۶۔ نتارا ۔ نوازا
۱۵۷۔ پھپھولا ۔ آبلہ
۱۵۸۔ جبر و مقابلا ۔ جبر بمعنی ظلم مقابلہ بمعنی ملاقات مگر جبر و مقابلا اجبرے کو بھی کہتے ہیں ۔
۱۵۹۔ ازمادنے ۔ آزمانے
۱۶۰۔ کلاحاشا ۔ حاشا وکلا قسم کھانے کا ایک طریقہ ہے یہاں مراد بہانہ بازی اور

Marfat.com

حیلہ جوئی سے ہے

۱۶۱۔ باشا ۔ کبوتر کو شکار کرنے والا پرندہ

۱۶۲۔ انوٹھا ۔ انوکھا

۱۶۳۔ شست دکھلانا ۔ چھوٹی امید یا لالچ دینا

۱۶۴۔ انگوٹھا دکھانا ۔ انکار کرنا

۱۶۵۔ دنبالہ ۔ کاجل کی لکیر.

۱۶۶۔ اِلّا ۔ فوراً آجا

۱۶۷۔ برکا ۔ گھٹا

۱۶۸۔ ترش پیشانی ہونا ۔ غصہ ہونا

۱۶۹۔ لینڈی ۔ بازاری کتا ۔ بزدل اور ڈرپوک

۱۷۰۔ چرکا ۔ ڈرا

۱۷۱۔ چَرکا ۔ بمعنی وار لگنا

۱۷۲۔ بتاشے کا قفل ۔ ایک خاص قسم کا تالا

۱۷۳۔ ثاشے ۔ چھوٹی چڑیاں

۱۷۴۔ باشا ۔ شکاری پرندہ.

۱۷۵۔ خاما ۔ بمعنی قلم نیز بمعنی کچا

۱۷۶۔ اگن ۔ آگ

۱۷۷۔ سیاما ۔ بمعنی سیاہ

۱۷۸۔ محمودی ۔ ایک خوشنما اور قیمتی کپڑا جس کا محمد شاہی دور میں رواج تھا

۱۷۹۔ پاؤنا ۔ پانا ۔ حاصل ہونا

۱۸۰۔ مرن ۔ مرنا ۔ موت

۱۸۱۔ عَلم ہونا ۔ بلند ہونا

۱۸۲۔ بنگی ۔ بھنگ کھانے والا

۱۸۳۔ سبزی ۔ بھنگ

۱۸۴۔ تواضع ۔ خاکساری ۔ نیز مدارات

Marfat.com

۱۸۵۔ طالع ۔طلوع ہونا۔ نکلنا
۱۸۶۔ نام دھروانا ۔ برا بھلا کہلوانا
۱۸۷۔ وا کرنا ۔ کھولنا
۱۸۸۔ خوان دمان ۔ سارا مال اسباب، عزت اور دولت
۱۸۹۔ سبزہ رنگ ۔ محبوب
۱۹۰۔ کنہی ۔کسی
۱۹۱۔ عرق ۔ پسینہ
۱۹۲۔ خوش کا ۔ تیری پسند کا نیز خشکا ۔ سادہ چاول
۱۹۳۔ مبکی ۔ رونے والا
۱۹۴۔ ہم چشم ۔ برابر
۱۹۵۔ پھلک ۔ آبلہ
۱۹۶۔ ریلے ۔ سیلاب ۔جوش ۔ دھکا
۱۹۷۔ کرارے ۔ ساحل
۱۹۸۔ کمک ۔ مدد
۱۹۹۔ سماتا سمک ۔آسمان سے اس مچھلی تک جس پر زمین قائم سمجھی جاتی ہے
۲۰۰۔ گنجفہ ۔ تاش کی قسم کا ایک کھیل جو گول پتوں سے کھیلا جاتا ہے
۲۰۱۔ سوخت ہونا ۔ ہار جانا گنجفے کی اصطلاح ہے
۲۰۲۔ خال خال ملنا ۔کبھی کبھار ملنا
۲۰۳۔ عارضہ ۔ بیماری یا کبھی کبھی ہونا
۲۰۴۔ سیج ۔ بستر
۲۰۵۔ چھچھوندر چھوڑنا ۔ غلط خبر اڑا دینا
۲۰۶۔ ٹوٹا ہونا ۔ نقصان ہونا
۲۰۷۔ بھاؤ بتانا ۔ موسیقی کے مضمون یا کیفیت کو حرکات اور اشاروں سے ادا کرنا۔
۲۰۸۔ گت ۔ نغمہ
۲۰۹۔ سگھڑ ۔ سلیقہ مند

Marfat.com

۲۱۰۔ دیہہ ۔ جسم
۲۱۱۔ لہنا ۔ نصیب میں ہونا
۲۱۲۔ نعمت خان ۔ محمد شاہی دور کے مشہور بین کار
۲۱۳۔ درپڑا ۔ دھواں دھار بارش
۲۱۴۔ سدارنگ ۔ محمد شاہی دور کے مشہور بین کار
۲۱۵۔ ڈیرا ۔ گھر بار
۲۱۶۔ مرم ۔ بھید
۲۱۷۔ سوت ۔ سوکن
۲۱۸۔ کنٹھا ۔ ہار
۲۱۹۔ منتا ۔ تمھاری منت میں ۔ تمھاری خاطر
۲۲۰۔ تلپھر کر ۔ تڑپ کر
۲۲۱۔ اکارت ۔ بیکار
۲۲۲۔ اوچھے ۔ کم ظرف
۲۲۳۔ جس ۔ عزت وقار
۲۲۴۔ نس دن ۔ دن رات
۲۲۵۔ چوپڑ ۔ پچیسی کا کھیل
۲۲۶۔ پاس آ ۔ پاسا پھینکنا یعنی کوڑیوں کو پھینکنا ۔ نیز پاس آکر بیٹھنا
۲۲۷۔ منکر پنا ۔ مغرور ہونا ۔ انکاری ہونا
۲۲۸۔ لاسا ۔ شکار پھانسنے کے لیے جو چیز ترغیب کے طور پر جال یا چھڑی میں لگائی جائے۔
۲۲۹۔ چواسا ۔ چاروں طرف چلنے والی ہوا
۲۳۰۔ باسا ۔ باس بمعنی ، خوشبو
۲۳۱۔ کاسا ۔ بمعنی پیالا
۲۳۲۔ چکورا ۔ چکور، چاند کے گرد گھومنے والا پرندہ
۲۳۳۔ دریاؤ ۔ دریا
۲۳۴ تڑپھیں ۔ تڑپ ۔ ترکیب

Marfat.com

۲۳۵- بھگوڑا - بھاگ جانے والا
۲۳۶- زنار - جنیو کا ڈورا
۲۳۷- پالی ہونا - نرم اور خلیق ہونا
۲۳۸- خوبانی - محبوب سے نسبت ہے .نیز ایک موسمی پھل
۲۳۹- گورائی - گوراپن ،صباحت
۲۴۰- بورانی - رائتے کے طرز کا کھانا
۲۴۱- پیکن دہی کا تھوڑا سا حصّہ جس سے دہی زیادہ دودھ میں ڈال کر بنایا جاتا ہے۔
۲۴۲- بانات - قیمتی کپڑا ، پوشاک
۲۴۳- محکم - مضبوط
۲۴۴- کبر - غرور
۲۴۵- گھنانا - گھنا کرنا ۔رقیق سے گاڑھا کرنا
۲۴۶- ابٹنا - بدن کو خوشبودار کرنے کے لیے تیار کردہ سفوف
۲۴۷- بکر - دوشیزگی
۲۴۸- نانو - نام
۲۴۹- بت بنا . باتیں بنانے والا
۲۵۰- دھاڑا - داڑھی
۲۵۱- کاڑھا - عرق
۲۵۲- دارو - دوا نیز ،شراب
۲۵۳- چٹاخا - زوردار آواز
۲۵۴- پشت دینا - دھوکا دینا ۔ دھکا دینا
۲۵۵- رسیا - عاشق نیز رسّی کی تصغیر
۲۵۶- دوالی کا دیا- مشہور ہے کہ دیوالی کے دیے سے جادو کیا جاتا ہے
۲۵۷- نظامی - مشہور فارسی شاعر،نظامی گنجوی
۲۵۸- جامی - مشہور صوفی شاعر جامی
۲۵۹- بنگلا - گھر

Marfat.com

۲۶۰۔ جنگلا ۔ محمد شاہی دور کا مشہور راگ
۲۶۱۔ مورکھ ۔ بے وقوف ۔ نیز مومعنی بال رکھ معنی بڑھا
۲۶۲۔ تاڑ ۔ گھورنا
۲۶۳۔ ہندوستان زا ۔ ہندوستانی نژاد
۲۶۴۔ جکڑا ۔ باندھا
۲۶۵۔ بانبی ۔ سانپ کے رہنے کی جگہ
۲۶۶۔ من کا ۔ تسبیح کا مرکزی حصہ
۲۶۷۔ آب داری ۔ پانی پلانے کا محکمہ نیز تلوار کو آب دینا اور کاٹ میں اضافہ کرنا۔
۲۶۸۔ سالنا ۔ سالن کی تصغیر۔ وہ ترکاری یا گوشت جو روٹی کے ساتھ کھایا جائے
۲۶۹۔ لنجا ۔ جس کا ہاتھ خراب ہو
۲۷۰۔ بیا ۔ بمعنی آجا نیز بیا ایک پرند ہے جس کا گھونسلہ بڑی ہنرمندی سے بنتا ہے
۲۷۱۔ عنبری ۔ محمد شاہی دور کا مشہور کپڑا
۲۷۲۔ سٹکنا ۔ خاموشی سے نکل جانا
۲۷۳۔ توتیا لگایا ۔ دھوکہ دیا ۔ خاموش کر دیا
۲۷۴۔ مسوسا ۔ پچوڑا ۔ خوب جی بھر کر ملا دلا
۲۷۵۔ بنگلے کا پان بنگلہ پان لذت میں مشہور ہے
۲۷۶۔ پاجی ۔ بمعنی چور ۔ بدمعاش
۲۷۷۔ کرداتا ۔ کرتوا ہونا
۲۷۸۔ چاکر ۔ نوکر
۲۷۹۔ سرنوانا ۔ سر نیچا کرنا جھکانا
۲۸۰۔ سیٹار پھیکا
۲۸۱۔ کوڑی ۔ پہلے زمانے میں کوڑی سب سے کم قیمت سمجھی جاتی تھی
۲۸۲۔ کہنا ۔ پرانا
۲۸۳۔ پٹکا ۔ کمر میں باندھنے والا کپڑا
۲۸۴۔ من کٹھا ۔ دل ہٹ جانا

Marfat.com

۲۸۵۔ سوائی ، ایک چوتھائی زیادہ
۲۸۶۔ سگھڑائی ۔ سلیقہ مندی
۲۸۷۔ خرطبنور ۔ طبنورے یا ستار کی موٹھ
۲۸۸۔ فغفور۔ بادشاہِ چین
۲۸۹۔ نفخ صور ۔ صور پھونکنا جو دنیا کے تہ و بالا ہونے اور قیامت بپا ہونے کی نشانی
۲۹۰۔ ہوگا صور سے مراد ہیبت ناک بگل کی آواز
۲۹۱۔ دمیدن ۔ ظاہر ہونا
۲۹۲۔ نوشین ۔ میٹھا
۲۹۳۔ زنبور ۔ شہد کی مکھی
۲۹۴۔ گلائی ۔ گولائی
۲۹۵۔ کہلا ۔ کاہلی کرنا نیز کہہ کر لے آنا
۲۹۶۔ ارسنا ۔ دامن کو لباس کے کسی حصّے میں اٹھا کر رکھ لینا ۔
۲۹۷۔ کھپ جانا ۔ اچھا لگنا
۲۹۸۔ کنارِ گل ۔ گلاب کے پاس
۲۹۹۔ تھانہ ۔ ٹھکانہ ، مرکز
۳۰۰۔ دوش دینا ۔ الزام دینا
۳۰۱۔ سیوا ۔ خدمت
۳۰۲۔ زنخ ۔ ٹھوڑی
۳۰۳۔ کھیوا ۔ ملّاح، ناخدا
۳۰۴۔ مُہر منھ پر دے بیٹھنا ۔ خاموش ہو رہنا
۳۰۵۔ اے وا ۔ وائے افسوس
۳۰۶۔ اکارت ۔ بیکار
۳۰۷۔ چار آئینہ ۔ سپاہیوں کا سینے پر پہننے کا لوہے کا لباس
۳۰۸۔ بے کو ۔ بے آسرا
۳۰۹۔ نافش ۔ دعویٰ

Marfat.com

۳۱۰۔ کس رو۔ کس طرح
۳۱۱۔ رحمت ۔ شکریہ
۳۱۲۔ تراوش ۔ برسنا
۳۱۳۔ جتے ۔ جیتے
۳۱۴۔ تعب ۔ تکلیف
۳۱۵۔ برشتہ۔ تلا ہوا
۳۱۶۔ آسیب ۔ بھوت
۳۱۷۔ کارجوب ۔ سونے چاندی کے کام سے کڑھا ہوا قیمتی کپڑا
۳۱۸۔ چکن ۔ ایک خاص قسم کا بوٹی دار کپڑا
۳۱۹۔ ہاٹ ۔ بازار
۳۲۰۔ بارہ باٹ ہونا ۔ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بٹ جانا
۳۲۱۔ پاٹ ۔ پھیلاؤ
۳۲۲۔ دھول کوٹ ۔ حصار
۳۲۳۔ گوٹ ۔ چوپڑ کے کھیل کا مہرہ
۳۲۴۔ سراہے ۔ تعریف کی
۳۲۵۔ گپ چپ کی ۔ ایک خاص قسم کی مٹھائی
۳۲۶۔ بتاسہ ۔ شکر
۳۲۷۔ بورانا ۔ مست ہونا۔ پگلانا
۳۲۸۔ گن گانا ۔ تعریف کرنا
۳۲۹۔ ٹیسو کے پھول ۔ بسنت کے زمانے میں کھلنے والے خاص سرخ پھول
۳۳۰۔ برہن ۔ فراق زدہ عورت
۳۳۱۔ ہنڈول ۔ خوشی کا ایک خاص راگ
۳۳۲۔ کلاونت ۔ گانے والے
۳۳۳۔ ہلس ہلس ۔ خوش ہوکر
۳۳۴۔ کمیت ۔ گھوڑا

Marfat.com

۳۳۵۔ پھندیت ۔ چالاک
۳۳۶۔ نعل ولیت ۔ ٹال مٹول
۳۳۷۔ برائے بیت ۔ صرف نام کے لیے
۳۳۸۔ گایک ۔ نغمہ نواز ۔ گویے
۳۳۹۔ سبزہ ۔ مراد محبوب
۳۴۰۔ الّا ۔ سوائے
۳۴۱۔ دبدبا ۔ رعب
۳۴۲۔ ہزار ۔ بلبل
۳۴۳۔ مبتذل ۔ بازاری
۳۴۴۔ بردوش ۔ جسم اور کاندھے ۔ روپ رنگ
۳۴۵۔ حبتہ البنات مصری کی ڈلی ۔ شکر کی ڈلی
۳۴۶۔ مخطط ۔ داڑھی والا
۳۴۷۔ بت ۔ مراد گھونسا
۳۴۸۔ کسب ۔ مراد ہنر ۔ پیشہ
۳۴۹۔ پت پڑ گنج ۔ دہلی کے نواح کا ایک علاقہ بھی ہے ۔
۳۵۰۔ اطریفل صغیر ۔ طب کی ایک مقوّی دوا
۳۵۱۔ خوب کلاں ۔ طب کی دوا نیز ایک پھل
۳۵۲۔ پرانے ۔ بیگانے ۔ غیر
۳۵۳۔ ہرزہ گرد ۔ آوارہ گرد ۔ بیہودہ گو
۳۵۴۔ کلّے ۔ گال
۳۵۵۔ پلّے ۔ پلّے، کتّے کا بچہ
۳۵۶۔ کشادکرنا ۔ پھیلانا
۳۵۷۔ کلّ یوم جان فی شان ۔ قرآن کی آیت ہے، معنی ہے مراد ہر روز اس کی نئی شان ہے ۔
۳۵۸۔ امتداد ۔ تبدیلی ۔ ردّو بدل
۳۵۹۔ مستفاد ۔ فیض یاب ہونا ۔

Marfat.com

۳۶۰۔ سواد ۔ مزہ
۳۶۱۔ وسمہ ۔ خضاب
۳۶۲۔ زینت المساجد ۔ دہلی کی ایک مشہور مسجد جو لال قلعے کے قریب ہے ۔
۳۶۳۔ گودنا ۔ چھریاں چبھو چبھو کر مار ڈالنا
۳۶۴۔ بازخویش آوند ۔ اپنوں کے بخیریت واپسی کی تمنا
۳۶۵۔ جہد نہ تد ۔ وقت بے وقت
۳۶۶۔ دانہ زاد ۔ دانے کے لیے ترسنے والا ۔ دانے پر پلا ہوا
۳۶۷۔ کروڑوا ۔ حملہ آور
۳۶۸۔ بھوجینا ۔ چمکدار کپڑا ۔ جگنو
۳۶۹۔ بڑ مارنا ۔ شیخی مارنا
۳۷۰۔ رودبار ۔ نہر، دریا
۳۷۱۔ جوار ۔ قریب
۳۷۲۔ کریز ۔ پرندوں کے دوبارہ بال آنے کا موسم
۳۷۳۔ اتیت ۔ جوگی
۳۷۴۔ کرنگ ۔ ایک قسم کا گھوڑا
۳۷۵۔ قرار ۔ وعدہ
۳۷۶۔ اکھیاں ۔ آنکھیں
۳۷۷۔ دوستدار ۔ قریبی دوست
۳۷۸۔ رکھاوٹ ۔ بے نیازی ۔ سرد مہری
۳۷۹۔ کٹار ۔ تلوار
۳۸۰۔ استعداد ۔ صلاحیت
۳۸۱۔ مسطر ۔ متوازی لکیریں کھینچنے کا پیمانہ
۳۸۲۔ جھلجھلاتا ۔ چمک دمک دکھاتا
۳۸۳۔ پچھڑا جا ۔ ماند پڑ جا
۳۸۴۔ خاور ۔ سورج

Marfat.com

۳۸۴- سربر ہونا ۔ برابر ہونا
۳۸۵- مدامی ۔ ہمیشہ ۔ سدا
۳۸۶- مکھی کبوتر ۔ سدھا ہوا خاص کبوتر
۳۸۷- مفتخر ۔ عزت یاب ہونا ۔ایہام کی رعایت سے، 'مفت خر' بھی اس کا املا ہوگا جس سے متضاد معنی پیدا ہوتے ہیں ۔
۳۸۹- آز ۔ ہوس
۳۹۰- کدو ۔ کبھو
۳۹۱- چھتیوں ۔ چھاتی سے مراد ہے
۳۹۲- منگتا ۔ بھکاری ۔ امیدوار
۳۹۳- پواج ۔ جمع پاجی
۳۹۴- سلام علیکی ۔ دعا سلام
۳۹۵- تبختر ۔ غرور
۳۹۶- تیمم ۔ پانی موجود نہ ہونے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے لیے خاک سے وضو کرنا
۳۹۷- بے قدرتی ۔ مجبوری
۳۹۸- ترحم ۔ رحم
۳۹۹- قلزم ۔ سمندر
۴۰۰- دولندھی ۔ ہولی کے دوسرے دن غبار اور مٹی کی ہولی
۴۰۱- بیر ۔ کنواں نیز بھائی
۴۰۲- چھب ۔ خوبی
۴۰۳- چھو کر منتر پھونکنا ۔ جادو کرنا
۴۰۴- پیٹھ دے کر جانا ۔ دھوکا دے جانا
۴۰۵- شک کر ۔ شبہ کر نیز شکر بمعنی چینی
۴۰۶- مار ۔ سانپ
۴۰۷- بچن ۔ باتیں
۴۰۸- گوش ۔ کان

Marfat.com

۴۰۹۔ کلھیا میں گڑ پھوڑنا ۔ راز رکھنا
۴۱۰۔ باز آنا ۔ کسی کام کو کرنے کی بات مان لینا
۴۱۱۔ بہلی ۔ بیل گاڑی ۔ سواری
۴۱۲۔ باؤلی ۔ یا گل ۔ نیز کنواں
۴۱۳۔ راس آنا ۔ سازگار ہونا
۴۱۴۔ ابھا برس ۔
۴۱۵۔ نکس ۔ نکل جانا
۴۱۶۔ عبس ۔ ۔ عبث ۔ بے کار
۴۱۷۔ بیتھا ۔ سرگزشت ۔ حال دل
۴۱۸۔ کھویا ۔ دودھ سے بننے والا ماوا ۔ نیز خدا کا معتوب
۴۱۹۔ آواز کوس ۔ گھڑیال کی آواز
۴۲۰۔ معطی ۔ امیر ۔ دولت مند
۴۲۱۔ بربط ۔ ایک قسم کا تار والا باجا
۴۲۲۔ ایتا ۔ اتنا
۴۲۳۔ الحفیظ ۔ معنی ، خدا کی پناہ
۴۲۴۔ لامع ۔ چمک دار
۴۲۵۔ طامع ۔ لالچی
۴۲۶۔ کالے کے آگے چراغ نہ جلنا ۔ محاورہ ہے ۔ مراد یہ ہے کہ زیادہ چالاک سے بار پانا مشکل ہے
۴۲۷۔ جتا ۔ جتنا
۴۲۸۔ خصم ۔ دشمن
۴۲۹۔ بے لام کاف ۔ بے گالی کے
۴۳۰۔ منقلب ۔ اُلٹا
۴۳۱۔ ٹیکا ۔ ماتھے کا زیور (تلک بھی ماتھے ہی پر لگا یا جاتا ہے) ۔
۴۳۲۔ گور ۔ قبر ۔ مراد مقام گور سے بھی ہے جو بہرام وطن تھا ۔
۴۳۳۔ تن کا ۔ ان لوگوں کا

Marfat.com

۴۳۴۔ طاق ۔ ممتاز ۔ یکتا۔
۴۳۵۔ قاق ۔ سوراخ
۴۳۶۔ تودہ ۔ ڈھیر
۴۳۷۔ جفت، طاق ۔ دو سے تقسیم ہونے والے اور نہ ہونے والے
۴۳۸۔ سیاق۔ اولیت ،سبقت
۴۳۹۔ کلنک ۔ الزام ۔ عیب لگنا ۔
۴۴۰۔ کرنک ۔ سوکھا ہوا
۴۴۱۔ انک ۔ شمار ، عدد
۴۴۲۔ سورٹھ ۔ موسیقی کا راگ
۴۴۳۔ بہاگ ۔ موسیقی کا راگ
۴۴۴۔ کلیان ۔ موسیقی کا راگ
۴۴۵۔ بھاونا ۔ اچھا لگنا
۴۴۶۔ مال ۔ چرخے پر چڑھی ہوئی "تانت کی ڈوری
۴۴۷۔ نال ۔ ساتھ
۴۴۸۔ گاڈی ۔ احمق ، بے وقوف
۴۴۹۔ جریان ۔ جاری ہونا
۴۵۰۔ سلسبیل ۔ بہشت کی ایک نہر
۴۵۱۔ مباح ۔ جائز
۴۵۲۔ اقلیم ۔ ریاست
۴۵۳۔ سان ۔ تلوار تیز کرنے کا آلہ
۴۵۴۔ ندان ۔ کبھی نیز نادان ، بے سمجھ
۴۵۵۔ سبدھی ۔ دانش مند ، اچھی عقل والا ۔ دانا
۴۵۶۔ منگل گانا ۔ خوشی کے گیت گانا
۴۵۷۔ ہٹ دھرم ۔ ضدی ۔ نیز ، بے ایمان
۴۵۸۔ حرفت ۔ چالاکی

Marfat.com

۴۵۹۔ سالنا ۔ باقی رہنا
۴۶۰۔ دھمال ۔ شور شرابا ۔ اچھل کود
۴۶۱۔ تھوں نے ۔ تمھیں نے
۴۶۲۔ اوتال ۔ بوجھ
۴۶۳۔ آل ۔ اولاد
۴۶۴۔ ڈھنڈال ۔ ویران
۴۶۵۔ عدول ۔ سرتابی
۴۶۶۔ آڈوتا ہے ۔ آتا ہے
۴۶۷۔ تریھرانا ۔ تڑپنا
۴۶۸۔ مکھڑا ۔ چہرہ
۴۶۹۔ بھانت ۔ مثل ، طرح
۴۷۰۔ ڈانواں ڈول ۔ مذبذب ۔ الجھن میں ہونا
۴۷۱۔ غول ۔ راستے میں مسافر کو بہکانے والے ، بھوت
۴۷۲۔ خلال ۔ گنجفہ میں مکمل شکست ہونا
۴۷۳۔ قال وقیل ۔ بے کار باتیں کرنا
۴۷۴۔ شملہ ۔ دستار کا اوپر کا حصہ
۴۷۵۔ لٹو ۔ گھمانے پھرانے کا گول ٹکڑا
۴۷۶۔ گھساڑ ۔ ڈال
۴۷۷۔ دھس کر ۔ گھس کر
۴۷۸۔ جاجم ۔ دری ۔ نیز ۔ جاکر جم جانا
۴۷۹۔ سادھنا ۔ عقیدت
۴۸۰۔ سرگم ۔ موسیقی کے سات سُر
۴۸۱۔ نیمہ ۔ نصف ۔ آدھا
۴۸۲۔ حلیم ۔ کھچڑا گوشت اور دال کا پکا ہوا ۔ نیز بُردبار ، سنجیدہ
۴۸۳۔ عظم رحیم ۔ ہڈی ، جس میں جان پڑ جائے ۔

Marfat.com

۴۸۴- دونیم - ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ ٹوٹا ہوا
۴۸۵- ابتنے - اداس
۴۸۶- خرّم - خوش
۴۸۷- بھرم رکھنا - عزّت رکھنا، عیب پوشی کرنا
۴۸۸- بَرن - بھیس
۴۸۹- بیتھن - تکلیف
۴۹۰- ڈہکانا - ڈرانا
۴۹۱- امول - لاثانی، بیش قیمت
۴۹۲- سگھڑ - سلیقہ مند۔ شریف، نیز علم جاننے والا
۴۹۳- سم توڑنا - موسیقی کی اصطلاح میں راگ کے دائرے کو مکمل کرنا۔ سم زہر کو بھی کہتے ہیں۔
۴۹۵- تال - موسیقی کی اصطلاح میں راگ کا دائرہ
۴۹۶- پرفشاں - اڑتا۔ کھلنا - بازو یا پٹ کھولنا
۴۹۷- بین بین کر - گن گن کر
۴۹۸- نانودھرنا - بُرا بھلا کہنا
۴۹۹- کتا ہے - کہتا ہے
۵۰۰- شتاب - جلد
۵۰۱- کمیت - گھوڑا
۵۰۲- مرم - بھید
۵۰۳- طپاں - تپاں - جلتے ہوئے
۵۰۴- سیم - چاندی
۵۰۵- حوّا - خوفناک، ڈرانے والی چیز، نیز حضرت آدم کی رفیقۂ حیات
۵۰۶- دھروانا - امانت رکھوانا
۵۰۷- برجا - مناسب
۵۰۸- مزاخ - مذاق

Marfat.com

۵۰۹۔ لخت ۔ ٹکڑے
۵۱۰۔ بسن ۔ بسنا ، آباد ہونا
۵۱۱۔ فاتحہ ۔ قرآن کی ایک سورت جو کسی کو ثواب پہنچانے کے لیے پڑھتے ہیں
۵۱۲۔ اچرج ۔ تعجب
۵۱۳۔ دہریا ۔ مادے کو اصل کائنات ماننے والا ۔ نیز منکر خدا
۵۱۴۔ نخصمیں ۔ بغیر شوہر کے ، یعنی جو کسی کے نہ ہوں ۔ خودغرض ۔ خودرائے
۵۱۵۔ چرکھاؤ ۔ چھڑکاؤ ۔
۵۱۶۔ رمق ۔ سانس
۵۱۷۔ نگار ۔ زخمی
۵۱۸۔ آن ۔ شان
۵۱۹۔ باور ۔ یقین ہونا
۵۲۰۔ مکدر ۔ گرد آلود ۔ نیز رنجیدہ
۵۲۱۔ احولی ۔ بھینگا
۵۲۲۔ بلی ۔ بہادر
۵۲۳۔ بھال ۔ بھالا ۔ نیزہ
۵۲۴۔ بر و دوش ۔ جسم ۔ آغوش
۵۲۵۔ پوٹلی پھیرنا ۔ ہلکی سینک کرنا
۵۲۶۔ انتاہٹ ۔ رنجیدگی ۔ دوری ۔ خفگی
۵۲۷۔ خجلت ۔ شرمندگی
۵۲۸۔ افتادگی ۔ عاجزی
۵۲۹۔ بھسم ۔ جلاکر راکھ کر ڈالنا ۔ نیز راکھ
۵۳۰۔ متہم کرنا ۔ الزام دینا
۵۳۱۔ بھالے ۔ بوجھ لینا ۔ پتہ لگا لینا ۔
۵۳۲۔ بیت الحرام ۔ کعبہ ، مقدس جگہ ، نیز خدا کا گھر
۵۳۳۔ استخارہ ۔ قرآنی دعا کے ذریعے کسی کام کے کرنے کے لیے فال نکالنا

Marfat.com

۵۳۴۔ بجرسل ۔ پتھر کی سل
۵۳۵۔ زلف مطول ۔ لمبی زلف ، نیز مطول سے مراد ہے مشہور کتاب در بیان عروض
۵۳۶۔ خشم گیں ۔ غصے میں
۵۳۷۔ سامری ۔ حضرت موسیٰ کے دور کا مشہور جادوگر
۵۳۸۔ منیں ۔ میں
۵۳۹۔ بکتری ۔ محمد شاہی دور کا زگر کھا نما لباس
۵۴۰۔ دھڑی ۔ ہونٹ پہ پان کی رنگیں جما نا
۵۴۱۔ چونا ۔ ٹپکنا
۵۴۲۔ کل ۔ قرار ، چین
۵۴۶۔ دنگل ۔ محفل ۔ مجمع
۵۴۷۔ بل ۔ زور
۵۴۸۔ سانکل ۔ زنجیر ۔ کنڈی
۵۴۹۔ بانکی ۔ ٹیڑھی میڑھی
۵۵۰۔ فربہی ۔ موٹاپا ۔ نیز غرور ، فراغت
۵۵۱۔ کپٹ ۔ کدورت ، دشمنی
۵۵۲۔ فرصت ۔ آرام ۔ دکھ سے نجات
۵۵۳۔ صاحب ۔ مالک ، آقا ، مختار
۵۵۴۔ خدمت ۔ ملازمت
۵۵۵۔ الحق ۔ دراصل ۔ سچ
۵۵۶۔ کحل بین ۔ آنکھ کا سرمہ
۵۵۷۔ تجا ۔ ترک کیا
۵۵۸۔ کستے ہو ۔ آزماتے ہو ۔ نیز سختی کرتے ہو ۔
۵۵۹۔ سفلہ ۔ غنڈہ ۔ ذلیل
۵۶۰۔ حلقہ بگوش غلام نیز حلقے والوں کو توجہ سے سننے پر مجبور کیا ۔
۵۶۱۔ قوال ۔ قوالی گانے والا

Marfat.com

۵۶۲۔ رسیں ۔ نقالی
۵۶۳۔ جس تس کوں ۔ ہر کسی کو
۵۶۴۔ نصاب ۔ وہ دولت جس پر زکوٰۃ واجب ہو
۵۶۵۔ زکات ۔ دولت کا اکیانواں حصّہ جسے ہر سال زکات کے طور پر مستحقین کو دینا فرض ہے ۔
۵۶۶۔ مردمک ۔ پُتلیاں
۵۶۷۔ چین بجبیں ہونا ۔ ماتھے پہ شکن لانا
۵۶۸۔ کھیوا پار ہونا ۔ ناؤ پار لگنا
۵۶۹۔ پلے ۔ پتوار
۵۷۰۔ سنوارے ۔ آرائش کیے ہوئے بنائے ہوئے
۵۷۱۔ ولایت ۔ دوسرے مُلک سے مراد ہے عموماً افغانستان، ایران یا مغربی ممالک سے مراد ہے ۔
۵۷۲۔ سماؤ ۔ برداشت ۔ سمائی
۵۷۳۔ چھپاؤ ۔ راز رکھنا، چھپانے کی بات
۵۷۴۔ بیتیں اشعار
۵۷۵۔ گھڑیاں ۔ گڑیاں ۔ بنائیں ۔ لکھیں
۵۷۶۔ اوبھنتا ۔ اُبال کھانا
۵۷۷۔ وچنتا ۔ فکر مند ہونا
۵۷۸۔ مشیخت ۔ شیخی مارنے کا، اوّلیت کا دعویٰ
۵۷۹۔ کرنتا ۔ کام کرنے والا
۵۸۰۔ تنتا ۔ پوری طرح بے شکن رکھنا
۵۸۱۔ سرس ۔ آسان ۔ سہل
۵۸۲۔ سرلور ۔ شرابور ۔ مکمل طور پہ سرشار
۵۸۳۔ بھریاں ۔ بھری ہوئی
۵۸۴۔ بریاں ۔ جلی بھنی

Marfat.com

۵۸۵۔ پریاں ۔ پڑی ہیں
۵۸۶۔ پھرکر ۔ پہن کر
۵۸۷۔ کاجر ۔ کاجل
۵۸۸۔ کافریاں ۔ شوخی ۔ لوٹ مار
۵۸۹۔ ذقن ۔ تھوڑی
۵۹۰۔ اٹ پٹاؤ ۔ ناز و انداز
۵۹۱۔ اٹکلی ۔ جان لی، سمجھ لی
۵۹۲۔ چہئے ۔ چاہیے
۵۹۳۔ فرزیں ۔ شطرنج کا ایک مہرہ جو وزیر بھی کہلاتا ہے
۵۹۴۔ شہ ۔ شطرنج کا ایک مہرہ جو شاہ بھی کہلاتا ہے اور اس کے گھر تک کوئی دوسرا مہرا پہنچے تو اسے "شہ دینا" کہتے ہیں اور جب بادشاہ کے لیے کوئی گھر نہ رہے تو مات ہو جاتی ہے۔
۵۹۵۔ نفر۔ معمولی نوکر ۔ نیز پیدل
۵۹۶۔ ابلہ ۔ بے وقوف
۵۹۷۔ چار مغز ۔ چار گنا دماغ دار۔ چار گنا مغرور
۵۹۸۔ چارابرو ۔ چارابرو کا صفایا کر کے یعنی ابرو سمیت داڑھی مونچھ منڈا کر
۵۹۹۔ اٹکھیل ۔ شرارت
۶۰۰۔ پوسنا ۔ پالنا
۶۰۱۔ ضرب نعرہ لگانا ۔ آواز لگانا
۶۰۲۔ بے روئی ۔ بے نیازی ۔ بے پروائی
۶۰۳۔ جامہ زیب ۔ وہ شخص جس پر ہر پوشاک اچھی لگے
۶۰۴۔ لٹ پٹے ۔ بے پروائی کی سج دھج ۔ بے ساختہ پن
۶۰۵۔ توکل ۔ خدا پر بھروسہ ۔ قناعت
۶۰۶۔ بر ۔ جسم ۔ آغوش ۔ بغل ۔ کنار
۶۰۷۔ تندی ۔ دشمن

Marfat.com

۶۰۸- اچھے - اُگے
۶۰۹- خوب روئی - حسن - خوبصورتی
۶۱۰- نیاؤ - انصاف
۶۱۱- نگر - بستی - شہر
۶۱۲- ادھر - ہونٹ - لب
۶۱۳- بپت - بپتا - مصیبت
۶۱۴- کدھر جان - کدھر جائیں
۶۱۵- ساؤن - ساون - بارش کا مہینا
۶۱۶- علم سبز ہونا - علم کارگر ہونا
۶۱۷- بید مجنوں - مشہور نازک سا درخت - یہاں بید سے مراد وید مقدس ہے، جو سب سے بڑا گیان سمجھا جاتا ہے - اور مجنوں سے مراد پاگل پن یعنی یہاں مجنوں کی بڑبھی بند ہوجاتی ہے -
۶۱۸- آپہی - آپ ہی
۶۱۹- سین دینا - خبر دینا - مخبری کرنا - بدگوئی کرنا
۶۲۰- بسرنا - بھول جانا -
۶۲۱- دردغی - جھوٹا
۶۲۲- عین - ٹھیک ٹھیک
۶۲۳- سحن ہونا - شبہ ہونا
۶۲۴- روستائی - چوکیداری
۶۲۵- سد - حد
۶۲۶- گو - بات کرنے کی صلاحیت
۶۲۷- کنھیا - سری کرشن جی
۶۲۸- غرفش کرنا - گیدڑ بھبھکیاں دینا - ڈرانا - دھمکی دینا
۶۲۹- بھلیاں - بھلی باتیں
۶۳۰- کپٹ - کینہ - کدورت

Marfat.com

۶۳۱- جیو - جی

۶۳۲- کج روی کرنا . بُرا برتاؤ کرنا

۶۳۳- بھو - پالتو

۶۳۴- مشروع - محمدشاہی عہد کا مشہور کپڑا

۶۳۵- ازار - پاجامہ

۶۳۶- کٹاری دار - کٹاؤ والے کنارے کی

۶۳۷- پھرنی - پھرکنی - لٹو

۶۳۸- اندر کی سبھا - راجہ اندر کی سبھا جو پریوں کے ناچ کے لیے مشہور ہے

۶۳۹- کراں - ساحل

۶۴۰- مان - غرور

۶۴۱- نایک - گویا نیز ہیرو

۶۴۲- دبکانا - ڈرانا - للکارنا

۶۴۳- بخت - قسمت - مقدّر

۶۴۴- محنت - کلفت - تکلیف

۶۴۵- کٹ راگ - کھرا گ - جھنجھٹ - الجھن - پیچ کی باتیں

۶۴۶- قادری - محمدشاہی دور کا خاص لباس

۶۴۷- ملاں - مُلّا - مولوی

۶۴۸- نبل - کمزور - ناتوان

۶۴۹- انزال - گرنا نیز جنسی بیماری

۶۵۰- گزک - شراب کے ساتھ کھانے کے لیے کوئی چٹ پٹی چیز - تل سے بنائی ہوئی میٹھی چیز کو بھی کہتے ہیں

۶۵۱- پودنے - چھوٹی سی چڑیا

۶۵۲- نسی - چنے یا موٹے اناج کی روٹی

۶۵۳- اندھیاری - تاریک - اندھیری

۶۵۴- کوکو - فاختہ کی آواز نیز 'تو کہاں ہے' کا ترجمہ

Marfat.com

۶۵۵- نظر باز - عیاش - محبوبوں کو تکنے والا
۶۵۶- دل تنگ ہونا - رنجیدہ ہونا
۶۵۷- پلے پہ آنا - قبضے میں آنا
۶۵۸- نارد - پھوڑا
۶۵۹- تماکو - تمباکو
۶۶۰- سیہ چشمی - چالاکی
۶۶۱- ماہیت - حقیقت - اصل
۶۶۲- زاری کرنا - رونا
۶۶۳- جیسیں - جیسے
۶۶۴- زناری - غلامی - اطاعت
۶۶۵- سبک - ہلکا
۶۶۶- وار پار - اِدھر اُدھر کے
۶۶۷- محرم - واقف
۶۶۸- نمن - مثل
۶۶۹- خونخوارۂ عاشق - عاشق کا خون پینے والا
۶۷۰- بستار - تفصیل
۶۷۱- افغی - اژدہا
۶۷۲- بنچا - چھوٹی تلوار
۶۷۳- پرگھٹ - برملا - صاف صاف
۶۷۴- شاہ نجف - حضرت علی مراد ہیں
۶۷۵- دُر - موتی نیز کانوں میں پہننے کا بُندہ
۶۷۶- کان دینا - غور سے سننا
۶۷۷- بیا - بمعنی آؤ
۶۷۸- بَرد - بمعنی جاؤ
۶۷۹- گرو - گردیں رکھنا

Marfat.com

۶۸۰۔ معصیت ۔ گناہ
۶۸۱۔ فی المثل ۔ فوراً ۔ برجستہ
۶۸۲۔ پنتھ ۔ راہ
۶۸۳۔ سواد ۔ علاقہ ۔ نواح
۶۸۴۔ پتنگ ۔ پروانہ
۶۸۵۔ اٹ پٹا ۔ مشکل ۔ پیچیدہ
۶۸۶۔ گاہق ۔ گاہک ۔ خریدار
۶۸۷۔ کہا وتا ہے۔ کہلاتا ہے
۶۸۸۔ ناطق ۔ بولنے والا
۶۸۹۔ لات کرنا ۔ ردکرنا ۔ مار بھگانا
۶۹۰۔ اسپ ۔ گھوڑا
۶۹۱۔ مدارات ۔ خاطر تواضع کرنا
۶۹۲۔ التماس ۔ گزارش
۶۹۳۔ برتو ۔ استعمال کرو
۶۹۴۔ پرم ۔ پریم ۔ محبت
۶۹۵۔ سرت ۔ سنگیت
۶۹۶۔ اِمساک ۔ بچاکر رکھنا ۔ کنجوسی ۔ دیر سے آسودہ ہوتا
۶۹۷۔ اصراف ۔ فضول خرچی
۶۹۸۔ ناجی ۔ نجات پانے والا
۶۹۹۔ کودو ۔ معمولی اناج (محاورہ ہے کہ معمولی اناج دے کر پڑھنے والا کچھ نہیں سیکھ پاتا
۷۰۰۔ رکت ۔ خون
۷۰۱۔ رکت چندن ۔ صندل اور خون کا ٹیکہ
۷۰۲۔ سنگ تاؤ ۔ پتھر پر تپانا ۔ نیز ایک دوا
۷۰۳۔ موسی ۔ مراد حضرت موسیٰ ۔ نیز موسے سے مراد بال اور سی سے مراد جیسی

Marfat.com

یعنی بال جیسی پتلی کمر

۷۰۴۔ فرعون ۔ مصر کا بادشاہ، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ ویسے مصر کے بادشاہ کا فرعون لقب تھا۔

۷۰۵۔ مڑھ ڑواں ۔ بل

۷۰۶۔ باندھنوں ۔ ارادہ کرنا اور اسے یاد رکھنے کے لیے گرہ باندھنا

۷۰۷۔ آپ ۔ خود

۷۰۸۔ ساخت ۔ مراد عیاری

۷۰۹۔ جیبھ ۔ زبان

۷۱۰۔ بے دستگاہی ۔ مفلسی ۔ بے نوائی ۔ بے بسی

۷۱۱۔ کالک ۔ سیاہی

۷۱۲۔ اغماض ۔ چھپانے سے رازداری

۷۱۳۔ رنجک ۔ بندوق کا چلنا

۷۱۴۔ داب لینا ۔ دبا لینا ۔ غصہ پالینا

۷۱۵۔ لاگ ۔ لگا ہونا

۷۱۶۔ فاضل ۔ بمعنی عالم نیز باقی رہنا ۔ بیکار رہنا ۔ مزید ہونا

۷۱۷۔ کناس ۔ خاکروب، بھنگی

۷۱۸۔ خدا شناس ۔ خدا کو جاننے والا

۷۱۹۔ پھوہ پھٹنا ۔ شفق ظاہر ہونا

۷۲۰۔ نہ افلاک ۔ نو آسمان

۷۲۱۔ مجرد ۔ کنوارا

۷۲۲۔ قہوہ ۔ کافی

۷۲۳۔ چاہ ۔ چاہت نیز چائے سے بھی مراد ہے (چائے کے بارے میں یہ حوالہ غالباً اردو شاعری میں سب سے پہلا ہے)

۷۲۴۔ موند ۔ بند ہونا

۷۲۵۔ اکلانا ۔ اٹھلانا

Marfat.com

۷۲۶۔ چاؤں ۔ چاہت سے
۷۲۷۔ کشیدہ ۔ کھنچا ہوا
۷۲۸۔ جھکجھورے ۔ صدمے ۔ دھکے
۷۲۹۔ گانٹھ کاٹنا ۔ جیب کاٹنا ۔ چوری
۷۳۰۔ کترنی ۔ قینچی
۷۳۱۔ سریجن ۔ محبوب
۷۳۲۔ چھب ۔ خوبصورتی
۷۳۳۔ موروں ۔ مور کے نقش والی قادری
۷۳۴۔ مکری ترکیبیں ۔ حیلے بہانے نیز بہانہ باز
۷۳۵۔ سکھاوتا ۔ سکھاتا ہے
۷۳۶۔ چکڑی ۔ گروہ
۷۳۶۔ کولا ۔ تھپتھپانا۔ پکڑلینا۔ گود میں بھرلینا
۷۳۷۔ اولا ۔ ژالہ ۔ برف کا ٹکڑا
۷۳۸۔ اجان ۔ انجان
۷۳۹۔ خنک ۔ ٹھنڈا
۷۴۰۔ ملولا ۔ قلق ، رنج
۷۴۱۔ پیوستہ ۔ گھسی ہوئی
۷۴۲۔ اصدقا ۔ سچا دوست
۷۴۳۔ نہنگ ۔ ناکا ۔ مگرمچھ
۷۴۴۔ فرنگ ۔ جادو ، نئی ترکیب
۷۴۵۔ رمز ۔ اشارہ
۷۴۶۔ بھبھوت ۔ راکھ
۷۴۷۔ اودھوت ۔ قلندر ۔ جوگی
۷۴۸۔ ملنگ ۔ سادھو
۷۴۹۔ ٹھاٹھ ۔ طرز ۔ طور طریقہ

Marfat.com

۷۵۰۔ گھٹا ۔ واقع ہونا
۷۵۱۔ جٹا ۔ سادھوؤں کے لمبے بال
۷۵۲۔ بٹا ۔ چوگان کھیلنے کا بلا
۷۵۳۔ داوری ۔ فریادطلبی
۷۵۴۔ خوش قامتاں ۔ بلند و بالا قد والے
۷۵۵۔ کری ہے ۔ اس طرح کا برتاؤ کیا ہے، کری بمعنی کی
۷۵۶۔ سقیم ۔ بُرے حال والا۔ منظام
۷۵۷۔ جیم ۔ اردو ابجد کے نقطہ 'ج' کی طرح سر کو جھکائے ہوئے
۷۵۸۔ گردہ ۔ دائرہ ۔ گیند ۔ گول
۷۵۹۔ دریتیم ۔ پوری سیپی کا تنہا موتی جو زیادہ قیمتی مانا جاتا ہے
۷۶۰۔ دریبہ ۔ محلہ
۷۶۱۔ گہنا ۔ زیور ۔ زیور گرہن
۷۶۲۔ چمنی ۔ چمک دار
۷۶۳۔ ٹھکرا ۔ ٹھیکرا ۔ ٹوٹا ہوا برتن کا ٹکڑا
۷۶۴۔ مصقلا ۔ آئینے پر قلعی ہونا
۷۶۵۔ خال کا چاند ۔ بقرعید سے پہلے والا مہینا
۷۶۶۔ شیرقالی ۔ قالین کا شیر
۷۶۷۔ پرتگالی ۔ پرتگال کی بنی ہوئی شراب
۷۶۸۔ عالی ۔ بلندتر
۷۶۹۔ سویدا ۔ دل کے اندر کا داغ
۷۷۰۔ آخون ۔ شاگرد
۷۷۱۔ گنور ۔ دہلی کے قریب کا ایک قصبہ
۷۷۲۔ سنبھال کے ۔ سنبھل کے (سنبھالکے بھی اسی راستے کا ایک اور قصبہ ہے)
۷۷۳۔ کنکھ ۔ ککھ ۔ دیوالیہ ہونا۔ مفلس ہونا
۷۷۴۔ تحویل دار ۔ امانت دار ۔ مختار ۔ خزانے کا مالک

Marfat.com

۷۷۵۔ سرکار میں داخل ہونا۔ سرکاری خزانے میں شامل ہو جانا۔ ضبط ہو جانا
۷۷۶۔ تاک ۔ انگور کی شاخ، نیز تاکنا۔ غور سے دیکھنا
۷۷۷۔ سیہرا ۔ سہرا
۷۷۸ سرشک ۔ آنسو
۷۷۔ کالندری
۷۸۰۔ سجیلی ۔ شرمیلی
۷۸۱۔ کیلی ۔ قبضے میں کی
۷۸۲۔ چھبی ۔ تصویر ۔ جھلک
۷۸۳۔ رتی ۔ رت جگا ہونا۔ قسمت جاگنا
۷۸۴۔ بتی سی ۔ چراغ کی بتی کی طرح ۔ نیز بتیسی مراد ہے
۷۸۵۔ چھچھے ۔ بہت زیادہ سرخ
۷۸۶۔ بورے ۔ بوریاں ۔ نیز ڈبویا
۷۸۷۔ نیشکر ۔ گنا
۷۸۸۔ اکورے ۔ گنے کا ٹکڑا
۷۸۹۔ سوگند ۔ قسم
۷۹۰۔ اتو ۔ کلابتوں کا کام
۷۹۱۔ کوکے ۔ چیخے ۔ بلند آواز سے بولے
۷۹۲۔ چوکے ۔ ختم ہو گئے ۔ چوک گئے نیز خطا ہو گئے ۔
۷۹۳۔ بھونچال ۔ زلزلہ
۷۹۴۔ بپت ۔ بپتا ۔ مصیبت
۷۹۵۔ خواجہ قطب کا مزار ۔ مہرولی کے قریب دہلی کے مشہور صوفی بزرگ کا مزار ہے
۷۹۶۔ دماغ اٹھانا ۔ غصے کو برداشت کرنا
۷۹۷۔ گن گنی ۔ ہلکی گرم
۷۹۸۔ مٹھن ۔ بہانہ بازی
۷۹۹۔ نمانے ۔ سیدھے سادے لوگ

Marfat.com

۸۰۰۔ بوئی اتارنا ۔ رونق جاتی رہنا
۸۰۱۔ کتابت ۔ تحریر ۔ خط
۸۰۲۔ پھاندے ۔ دائرے کے بیچ
۸۰۳۔ پیزار ۔ جوتی
۸۰۴۔ منقار ۔ چونچ
۸۰۵۔ دھڑی ۔ مٹی یا پانوں کے رنگ سے ہونٹوں پر دھڑی جمانا ۔ نیز دھڑی ½ ۲ سیر کے وزن کو بھی کہتے ہیں۔
۸۰۶۔ نکٹ ۔ قریب
۸۰۷۔ ٹوٹکا ۔ جادو ۔ نیز معمولی سی دوا
۸۰۸۔ خرقہ ۔ لبادہ
۸۰۹۔ مراقب ۔ مراقبے میں بیٹھ جانا ۔ یکسو ہو کر دنیا سے قطع تعلق کر لینا۔
۸۱۰۔ گربہ مسکیں ۔ معصوم نظر آنے والی بلی
۸۱۱۔ چڑھ ہے ۔ زیادہ ہے ۔
۸۱۲۔ سوئی ۔ سودہی
۸۱۳۔ وسواس ۔ اندیشہ
۸۱۴۔ ملن ۔ ملاقات
۸۱۵۔ کہربا ۔ قیمتی پتھر جو سبز رنگ کا ہوتا ہے
۸۱۶۔ سمرن ۔ تسبیح ۔ مالا
۸۱۷۔ مناہی ۔ پابندی
۸۱۸۔ سپارش ۔ سفارش
۸۱۹۔ نہوروں ۔ طعنے ، تشنیع ۔ ناز نخرے
۸۲۰۔ صاحب نوبت ۔ مرتبے والے جس کو سواری کے آگے اور اعزازمیں ڈنکا بجایا جاتا ہے۔
۸۲۱۔ بسارنا ۔ بھلانا
۸۲۲۔ کودک ۔ لڑکا

Marfat.com

۸۲۳- بلولا - بلبلہ

۸۲۴- لاسا - چڑیوں کو پھنسانے کا مسالہ

۸۲۵- اڑتے چڑیا پھنسانا محاورہ ہے چالاکی، ہنرمندی اور تجربے کاری سے مراد ہے

۸۲۶- نہرنی - ناخن کاٹنے کا اوزار

۸۲۷- بھرن پڑنا - ہلکی سی پھوار پڑنا

۸۲۸- ہجرت - جُدائی

۸۲۹- جیہے - جیئے

۸۳۰- آؤنا - آنا۔

۸۳۱- ندھڑکے - بے خطر

۸۳۱- سلک ہگر - موتی کی لڑی

۸۳۲- مانجھا - کاٹ کرنے والی پتنگ کی ڈور

۸۳۳- اوکھٹ جانا - اکھڑ جانا

۸۳۴- سوہنے - خوبصورت - دل نواز

۸۳۵- جل تبلاونا - دھوکہ دینا

۸۳۶- اہیر - کہاروں کا ایک قبیلہ

۸۳۷- نیاری - انوکھی

۸۳۸- پیچھو - پیچھے

۸۳۹- مہید - سمجھ

۸۴۰- مرواربد - موتی

۸۴۱- اینچتا - کھینچتا

۸۴۲- دستاہے - دکھائی دیتا ہے

۸۴۳- مرجیئے - مرمٹنے والے

۸۴۴- چھٹکی - چھوٹی - کم

۸۴۵- بھٹکی - بوند - جمی ہوئی

۸۴۶- جلندھر - پیٹ میں پانی بھر جانے کی بیماری

Marfat.com

۸۴۷- ان دھری - بغیر رکھی ہوئی
۸۴۸- لگن دھرنا - بات طے کرنا
۸۴۹- طوفان - جھوٹا - فرضی - محض الزام
۸۵۰- ہادی - رہ نما
۸۵۱- ان بن ہونا - دشمنی ہونا
۸۵۲- قہریا - غلط بہتان تراشنے والا
۸۵۳- گل دوپہریا - دوپہر میں کھلنے والا پھول
۸۵۴- جلہری -
۸۵۵- جدول - حاشیہ
۸۵۶- سونہری - نہر کے چاروں طرف کا حاشیہ سنہری
۸۵۷- بہری - کبوتروں کو شکار کرنے والا پرندہ
۸۵۸- باؤ - ہوا
۸۵۹- ممک - کنجوس
۸۶۰- خاطر نچنت کرنا - دل کو مطمئن کرنا
۸۶۱- مہنت - اجارہ دار - متولی - پجاری
۸۶۲- انت - آخر - انجام - مطلب کی بات
۸۶۳- اکھاڑا - محفل ، مجمع
۸۶۴- صاحب سلامت چھوڑنا - سلام دعا ترک کرنا
۸۶۵- رہ گزری سودا - بازار میں چلتے پھرتے سودا
۸۶۶- تنبہ - خراب - ذلیل و خوار
۸۶۷- صفی - دوست - باصفا
۸۶۸- بل دار - پیچ دار
۸۶۹- معلق - بے سہارا لٹکی ہوئی
۸۷۰- ملمتی - استنجا کرنے والا
۸۷۱- رجی - خاک میں ملنا - رج بمعنی ، خاک

Marfat.com

۸۷۲۔ بجی ۔ جی جان تک نوبت آجانا ۔ نیز نوبت کی آواز بلند ہونا
۸۷۳۔ چوکا ۔ غلطی کی ۔ نیز چونک پڑا۔
۸۷۴۔ ٹھاڑی ۔ کھڑی ۔ نیز تمھارے سامنے
۸۷۵۔ اپنی کہی ۔ اپنی مرضی ۔
۸۷۶۔ بہی ۔ حساب کی کتاب ۔ نیز بہہ جانا ۔ غارت کرنا
۸۷۷۔ صحی ۔ صحیح ۔ درست ۔ ٹھیک
۸۷۸۔ اللہی ۔ خدا ہی
۸۷۹۔ چتر ۔ بادشاہ کے سر پر سایہ کرنے کا چتر
۸۸۰۔ داؤبازی ۔ دھوکا بازی
۸۸۱۔ اونا ۔ گھنا
۸۸۲۔ ڈاہ ۔ کینہ ۔ حسد نیز ڈھانا
۸۸۳۔ ترشح ۔ ہلکی بارش ۔ پھوار
۸۸۴۔ چونا ۔ ٹپکنا ۔ نیز پان میں کھانے والا چونا
۸۸۵۔ تجھونا ۔ بکھرنا
۸۸۶۔ گھونا ۔ گھنا ۔ چالاک
۸۸۷۔ بن کے چھٹنا ۔ بے خبر بن کر چھوٹ گیا
۸۸۸۔ سیلی ۔ گلے کا رومال یا کپڑا
۸۸۹۔ چیلی ۔ مریدنی ۔ عقیدتمند
۸۹۰۔ بیلی ۔ مددگار
۸۹۱۔ شہدا ۔ پاک ۔ بے یارو مددگار
۸۹۲۔ لیا ۔ لاکر رکھنا
۸۹۳۔ ٹھاڑا ۔ کھڑا
۸۹۴۔ چکنیا ۔ چکنا ۔ خوش اخلاق
۸۹۵۔ بوٹا ۔ پودا
۸۹۶۔ قلعی ۔ پتائی

Marfat.com

۸۹۷۔ جی کھپانا ۔ جی کڑھانا
۸۹۸۔ رُوریا کاملنا ۔ منھ دیکھے کی مگر دراصل دھوکے اور فریب کی ملاقات
۸۹۹۔ تصدیع ۔ کوشش، ملاقات
۹۰۰۔ اشراف ۔ شریف کی جمع
۹۰۱۔ خودی ۔ غرور
۹۰۲۔ کرّھی ۔ کندہ
۹۰۳۔ بےخودی ۔ بےہوشی
۹۰۴۔ نراشی ۔ نااُمیدی
۹۰۵۔ خلاصی ۔ نجات
۹۰۶۔ گنجِ رواں ۔ قائم رہنے والا خزانہ
۹۰۷۔ سوال ۔ ۔ سائل ۔ امیدوار
۹۰۸۔ سناہٹا ۔ سنّاٹا
۹۰۹۔ برس گالی ۔ اب کے برس برسات کا موسم میرے حق میں گالی ہے، نیز
۔ برشگالی یعنی برسات
۹۱۰۔ یک روئی ۔ باہمی محبّت
۹۱۱۔ لباس پنبۂ ۔ روئی کا لباس
۹۱۲۔ خشم ۔ غصّہ
۹۱۳۔ کلا ۔ آن بان ۔ نیز فن ۔ ہنرمندی ۔ خوبصورتی
۹۱۴۔ پُن ۔ ثواب
۹۱۵۔ جس ۔ عزّت
۹۱۶۔ بیری ۔ دشمن
۹۱۷۔ بلک ۔ بلکہ
۹۱۸۔ ایکار ۔ احسان ۔ نیکی
۹۱۹۔ طرح ۔ طریقہ ۔ انداز
۹۲۰۔ بوے ۔ بو

Marfat.com

۹۲۱۔ محجوب ۔ شرمندہ
۹۲۲۔ کبک دری ۔ قمری ۔ چکور
۹۲۳۔ ذوالقرن ۔ زمانے والا ۔ مراد ہے سکندر اعظم بادشاہ سے
۹۲۴۔ العبث ۔ عبث
۹۲۵۔ منتہی ۔ انتہا ۔ اختتام نیز فارغ التحصیل
۹۲۶۔ بے بوجھ ۔ بے سمجھ ۔ ناواقف ۔ اناڑی
۹۲۷۔ چھیپ ۔ چہرے کے داغ
۹۲۸۔ جھائیں ۔ چہرے کے دھبے
۹۲۹۔ دل چھلنا ۔ دل جیتنا
۹۳۰۔ اکا ۔ پگڑی کا مرکز
۹۳۱۔ چین ۔ شکن
۹۳۲۔ تکما ۔ گول گھنڈی
۹۳۳۔ مغرق ۔ کامدار
۹۳۴۔ بیڑے ۔ پان
۹۳۵۔ لٹک ۔ مستی
۹۳۶۔ بخشی ۔ سپہ سالار
۹۳۷۔ مہاجن ۔ جانوں کی جان
۹۳۸۔ سادہ رو ۔ خوبصورت ۔ سادہ دل
۹۳۹۔ متبذل ۔ ذلیل
۹۴۰۔ ہرجائی ۔ ہر کسی سے ملنے والا
۹۴۱۔ دبیل ۔ مغلوب
۹۴۲۔ مقراض ۔ قینچی
۹۴۳۔ کرخت ۔ سخت
۹۴۴۔ رجھانا ۔ اپنا فریفتہ بنانا
۹۴۵۔ خورسند ۔ خوش

Marfat.com

Price Rs 25.00

Marfat.com